

مفتی اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ہمدانی  
کے فکر انگیز خطبات کا مجموعہ

# خطبات علی میاں

جلد سوم

ہدایت دہلی

بیڈ ڈزینب ۱

مولوی محمد رفیق میاں صاحب

ہمدانیہ سوسائٹی، لاہور، پاکستان

لاہور، پاکستان ۱۹۹۵ء  
22/1/2000

دارالاشاعت

جملہ حقوق باقاعدہ و معادہ کے تحت محفوظ ہیں

وجہ : خلیل شرف خانی رابر شاعت کراچی  
 مبعث : آئور سوسائٹی، علمی گرافکس پرنٹنگ پریس، کراچی۔  
 نسخہ صفت : 432 صفحات

..... ملنے کے لیے .....

یہ کتاب خلیل شرف خانی رابر شاعت کراچی  
 کے زیر نگرانی و نگرانی کے تحت  
 شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کی شائع ہونے سے پہلے  
 کسی اور نے اس کتاب کی شائع ہونے سے پہلے  
 اس کتاب کی شائع ہونے سے پہلے  
 اس کتاب کی شائع ہونے سے پہلے  
 اس کتاب کی شائع ہونے سے پہلے

## فہرست عنوانات

۲	انتساب
۲۲	دش مرزب
۲۷	(۱) موجودہ عالم اسلام کیلئے فیصلہ کن محاذوں
۳۸	مرکز کی میدان عمل
۳۸	(۲) اجتماعی ایجن اور قربانی اور ان کا جذبہ
۴۲	(۳) اسلامی بیداری کی لہر پر ایک نظر، بے لگ جائزہ
۴۲	یہ نوجوانوں کی شہر ہے
۴۲	مازکے دہشت
۴۳	بیداروں کی آمد، مکی عالم ہے
۴۶	اسلامی اتحاد کے باوجود عالم ہمہ تنی
۴۷	میں نے کسے دیکھے تھے، ان کا نام ہے اور
۴۸	زور دے، دہشت ہے اور اس کی، ان کا نام ہے اور
۴۹	زندگی کے تحت سے چشم پوشی سے
۵۰	موسم امان، عالم دہشت ہے
۵۱	جہاد کی قیادت کی اہمیت
۵۳	میں کوئی نہ دیکھی تھی، ان کا نام ہے اور
۵۵	یہ لہر، مکی عالم ہے اور اس کی، ان کا نام ہے اور
۵۶	یہ بیداروں کی قیادت کی اہمیت



صفحہ	عنوان
	(۵) اس دنیا کی قانون و سعادت اور تباہی و بربادیت
۷۶	انسان کے ساتھ ولایت ہے
۷۶	عقلمند انسان
۷۷	دنیا کی فلاح و بربادیت اور تباہی و بربادیت انسان کے ساتھ وابستہ ہے
۷۸	انسان کے ساتھ انسان کی فلاح و بربادیت انسان کے ساتھ وابستہ ہے
۷۸	انسان کو یہ علم ہے
۸۰	انسان کی فلاح و بربادیت انسان کے ساتھ وابستہ ہے
۸۱	انسان کے لئے یہ علم ہے کہ انسان کو یہ علم ہے
۸۱	انسان کو یہ علم ہے کہ انسان کو یہ علم ہے
۸۲	انسان کے لئے یہ علم ہے کہ انسان کو یہ علم ہے
۸۳	انسان کے لئے یہ علم ہے کہ انسان کو یہ علم ہے
۸۴	انسان کے لئے یہ علم ہے کہ انسان کو یہ علم ہے
۸۵	انسان کے لئے یہ علم ہے کہ انسان کو یہ علم ہے
۸۵	انسان کے لئے یہ علم ہے کہ انسان کو یہ علم ہے
۸۶	انسان کے لئے یہ علم ہے کہ انسان کو یہ علم ہے
۸۷	انسان کے لئے یہ علم ہے کہ انسان کو یہ علم ہے
۸۸	انسان کے لئے یہ علم ہے کہ انسان کو یہ علم ہے
۸۹	انسان کے لئے یہ علم ہے کہ انسان کو یہ علم ہے
۹۰	انسان کے لئے یہ علم ہے کہ انسان کو یہ علم ہے
۹۱	انسان کے لئے یہ علم ہے کہ انسان کو یہ علم ہے

صفحہ نمبر	عنوان
۹۱	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۹۲	ساری دنیا کی عورتیں
۹۲	ایک شہر کے سوائے سوائے سوائے
۹۳	ہمارا ملک ہمارا ملک ہے
۹۴	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۹۵	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۹۷	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۹۸	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۹۹	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۰۰	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۰۱	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۰۲	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۰۳	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۰۴	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۰۵	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۰۶	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۰۷	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۰۸	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۰۹	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۱۰	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۱۱	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۱۲	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۱۳	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۱۴	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۱۵	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۱۶	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۱۷	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۱۸	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۱۹	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۲۰	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۲۱	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۲۲	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۲۳	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۲۴	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں
۱۲۵	دنیا کے کئی کئی مرد اور عورتیں

صفحہ	مضامین
۱۳۸	بین الاقوامی
۱۳۷	(۹) ترقی پر ایمان کی سلامتی اور ترقی دیکھئے
۱۳۸	صحت کا اہم کام
۱۳۹	امریکی شہر، ریٹ کا کام
۱۳۹	مضامین
۱۴۱	۱۲۱
۱۴۲	اپنے دلی نظریہ چاروں اہل سے دیکھ
۱۴۳	علاقہ سے ملنے والی
	انعام کے لیے میں نے اہل باقی اور مخلوق کے لیے میں نے سب کو
۱۴۴	کا اہل ہے انہوں نے اس کی خدمت میں حاضر
۱۴۵	موجودہ کام کا کام
۱۴۶	امام احمد بن حنبلہ کا کام
۱۴۷	انہوں نے انعام
۱۴۹	(۱۰) موجودہ تہذیب کی کامی ذرائع و اہل و عیال کا کام
۱۴۹	ذرائع کی آسانی اور فراوانی
۱۵۱	مقامی طور پر انہوں نے کام کیا
۱۵۱	ذرائع کو انہوں نے کام کیا
۱۵۲	ذرائع سے پہلے انہوں نے کام کیا
۱۵۳	خیریتوں نے انہوں نے کام کیا
۱۵۴	یہ کام کی ہے انہوں نے کام کیا
۱۵۵	وسائل باعث برکت ہیں
۱۵۶	تہذیب کے لیے کام کیا

صفحہ	عنوان
۱۵۶	مذہب کے گرنے کا کام
۱۵۲	اور الفحاشی کے گرنے کے عقوبت کو تمام ملایا
۱۵۲	ایشیا کا فرض
۱۵۷	جنت کا سب سے اچھا کام
۱۵۸	(۱۱) ظلمی کو ظلمی یہ تسلیم کرنا خطرناک ہے
۱۶۳	(۱۲) کسی ملک وہ معاشرہ کیلئے سب سے خطرناک بات
۱۷۱	(۱۳) اسلام پرورد میں قیادت و رہنمائی کی صلاحیت رکھتا ہے
۱۸۱	(۱۴) خواص امت
۱۸۵	(۱۵) سیاسی آزادی لیکن تہذیبی غلامی
۱۸۵	شرق سے مغرب کا تدارک
۱۸۶	ہندوستان
۱۸۶	مصر
۱۸۶	ترکی
۱۸۷	سیاحان آزادی لیکن تہذیبی غلامی
۱۸۸	ہم تحقیقات میں بھی غور و فکر کریں
۱۸۹	قائد قیادت
۱۹۰	انسان کی طاقت
۱۹۱	عالم اسلام کے قائدین
۱۹۱	دلی کی زمین
۱۹۲	مقصد و وسائل کا فرق
۱۹۳	قدیم و جدید کا خلیفہ



صفحہ	عنوان
۱۹۳	جسم شرق میں لیکن دہلی و دہلیا - غروب میں
۱۹۳	آپ اس امت کے فرد ہیں جس نے اس نیت کو نجات دی
۱۹۵	بنیادی حقیقت
۱۹۶	اگر ہم ہر پے کو کھول سکتے ہیں تو اس سے بہتر کئے بھی سکتے ہیں
۱۹۸	(۱۶) زندگی گزارنے کا بہترین دستور عمل
۲۰۳	(۱۷) ملک کی حقیقی آزادی
۲۰۳	آزادی کے آگے
۲۰۵	قلب کی روشنی
۲۰۶	شریکہ
۲۰۶	حیرت مازی اور اخلاق کی اصلاح کے بغیر کوئی منصوبہ کامیاب نہیں
۲۰۷	کردار کی ضرورت
۲۰۸	اخلاقی زوہد
۲۰۹	انسانیت
۲۱۰	(۱۸) صورت اور حقیقت
۲۱۰	صورت اور حقیقت میں بڑا فرق ہے
۲۱۰	حقیقت کے تقابلی صورت کی کھست
۲۱۱	نفس کا دھوکا
۲۱۲	حقیقت کا سامنا
۲۱۵	صورت اسلام اخلاقیات کرتے کیلئے کافی نہیں
۲۱۶	تہذیبی خطا
۲۱۶	حقیقت اسلام بدلتوں سے میدان میں آئی، اسکی نہیں

صفحہ	عنوان
۲۱۶	رحمت و نصرت تائیدِ ایمان کے اہم حقیقت سے متعلق ہیں
۲۱۷	دین کے قتل اور ہراسن و اہمیزان کا وعدہ
۲۱۸	استقامت سب سے بڑی خدمت
۲۱۹	اقوام، قوم، بڑی جنگ ہو چکی ہیں
۲۱۹	مسلمانوں کے لئے حقیقت کی طرف ترقی کرنے کی ضرورت
۱۲۱	حقیقت اسلام، ہادیہ ہو چکی ہے
۱۲۱	حقیقت اسلام، میراث کی بھی طاقت ہے
۲۲۲	(۱۹) اعلیٰ اخلاقی قدریں دل کے اندر کھوئی ہیں ان کی پھر تلاش
۲۲۳	ایک کہانی
۲۲۲	انسان کو سبوتاژ چندی
۲۲۳	حقیقتوں سے کشتی نہیں لڑی جاسکتی
۲۲۳	انسان دنیا کو لڑی ہے
۲۲۵	انسانیت کا مسئلہ پرانی تہذیبوں سے حل نہیں ہو سکتا
۲۲۵	تہذیبیں انسانیت کا لباس ہیں انسانیت لباس تبدیل کرتی رہتی ہے
۲۲۵	خدا سب کو دیکھتا ہے پھر ایک ڈھانچہ ہے
۲۲۶	رسم الخط یا خمیر، خودی
۲۲۶	پنچمبر، سال نہیں بیدار کرتے حاکم مددگار دیتے ہیں
۲۲۷	انسانیت کو فحشاء و فسادوں کی ضرورت ہے
۲۲۷	ہم نے لی کاروانہ کھوڑا
۲۲۸	نظام تعلیم کا نقص
۲۲۸	وہایت کی تہذیب کی ضرورت
۲۳۰	کوئی زبان غیر نہیں

صفحہ	عنوان
۲۲۰	خدا پرستی کی تحریکوں میں
۲۲۰	مجموعہ احادیث کے حوالے سے
۲۳۱	۶۶۶ پرستی اور وہ
۲۳۲	(۲۰) دنیا کی موجودہ تہذیب یہ نہیں کہ برائی دور ہو بلکہ یہ کہ
۲۳۳	برائی ہماری گمراہی اور اتنا کام میں ہو
۲۳۳	سب عینک اور ہاتھ کیلین پر اس مقام سے ہونا چاہیے
۲۳۳	یہ پڑھنا اور لکھنا اس کی جڑ سے کاٹنا ہے
۲۳۴	عجم و اس کا مسئلہ برائی کا تشویش ہے
۲۳۴	قوموں اور ملتوں کی چاروں ہے
۲۳۵	مستور اور بے گام نمونہ اس کی رہنما
۲۳۶	حکومت اور جمہوریت کا مسئلہ ہے
۲۳۶	یہ غائب ہو
۲۳۷	اس کی ساری باتوں کی نسبت بہت دور میں
۲۳۷	اس کی ساری باتوں کے لیے یہ خود چاہیے اور مانا
۲۳۸	تہذیب کی ترقی اور رہنما
۲۳۸	ہذا کی ساری باتوں کے
۲۳۹	یہ چاہیے
۲۴۰	(۲۱) اس کی ساری باتوں کی نسبت یہاں ہے
۲۴۰	(۲۲) اس کی ساری باتوں کی نسبت یہاں ہے
۲۴۰	یہ ساری باتوں کے
۲۴۰	یہ ساری باتوں کے



صفحہ	موضوع
۱۰۶	نور اللغات
۱۰۷	نور اللغات
۱۰۸	نور اللغات
۱۰۹	نور اللغات
۱۱۰	نور اللغات
۱۱۱	نور اللغات
۱۱۲	نور اللغات
۱۱۳	نور اللغات
۱۱۴	نور اللغات
۱۱۵	نور اللغات
۱۱۶	نور اللغات
۱۱۷	نور اللغات
۱۱۸	نور اللغات
۱۱۹	نور اللغات
۱۲۰	نور اللغات
۱۲۱	نور اللغات
۱۲۲	نور اللغات
۱۲۳	نور اللغات
۱۲۴	نور اللغات
۱۲۵	نور اللغات
۱۲۶	نور اللغات
۱۲۷	نور اللغات
۱۲۸	نور اللغات
۱۲۹	نور اللغات
۱۳۰	نور اللغات
۱۳۱	نور اللغات
۱۳۲	نور اللغات
۱۳۳	نور اللغات
۱۳۴	نور اللغات
۱۳۵	نور اللغات
۱۳۶	نور اللغات
۱۳۷	نور اللغات
۱۳۸	نور اللغات
۱۳۹	نور اللغات
۱۴۰	نور اللغات
۱۴۱	نور اللغات
۱۴۲	نور اللغات
۱۴۳	نور اللغات
۱۴۴	نور اللغات
۱۴۵	نور اللغات
۱۴۶	نور اللغات
۱۴۷	نور اللغات
۱۴۸	نور اللغات
۱۴۹	نور اللغات
۱۵۰	نور اللغات



صفحہ	عنوان
۳۹۸	دین کا اصل مضمون اور دعائے الہی کی قیمت
۳۹۹	آخرت کی عظمت و وسعت
۳۹۹	دین پر عمل کرنے سے دنیا میں بہشت کا حشر
۳۹۲	دین پر عمل کرنے سے دنیا کو توں کو دیکھنے کے لئے دنیا ستر کر کے آئے گی:
۳۹۳	دین پر عمل اور شریعت کے جھے بخرے
۳۹۴	امت محمدیہ سے ساتھ کتنے تعالیٰ کا معاد
۳۹۵	حقا بد و باہات میں مسلمانوں کا طرز عمل
۳۹۶	ہم سے اپنے دین کے لئے لوگوں کو اسلام سے دکا
۳۹۶	ادکا شریعت پر عمل نہ کرنے کی نحوست
۳۹۷	ظلم اور افعال کی تاثیر اور معاشی کے نتائج و اثرات
۳۹۹	(۲۸) ایک چھوٹکا دینے والی آیت
۳۱۷	ادکام اسلام پر پی پلنا چاہئے
۳۱۸	آئندہ نسوں کی فکر کریں
۳۲۰	لیوا اللہ ریٹ کا مطلب
۳۲۲	(۲۹) سیرت و کردار کی تبدیلی کی ضرورت
۳۲۳	(۳۰) چٹائی اور اعتقاد کی برتہ اور ایک ہم مسئلہ فوری توبہ کا حال
۳۲۴	تلاوت
۳۲۶	یورپ کا مایا و لالہ
۳۳۷	وہیں پالا دیت
۳۳۸	آئندہ لاہورٹ
۳۳۹	لاہوریت کی مافقیہ اشاعت کا راز

صفحہ	عنوان
۳۳۰	حق و باطل
۳۳۱	جہاں عیسیت کا رعبہ سنا سہا ہے
۳۳۲	اسلام اس عیسیت سے کیوں پرہیز کرتا ہے؟
۳۳۳	ممالک اسلام پر کس قدر پری کی حکومت
۳۳۴	ممالک اسلام پر کس قدر "ہدایت" کا اثر
۳۳۵	دین اور دنیا کی تقاریر
۳۳۶	ہم کو کس لئے سب سے پہلا خط
۳۳۷	دین و دنیا
۳۳۸	مقدس ترین مقام
۳۳۹	جنت و جہنم
۳۴۰	جہنم کی آگ
۳۴۱	جنت کی آگ
۳۴۲	جنت کی آگ
۳۴۳	جنت کی آگ
۳۴۴	جنت کی آگ
۳۴۵	جنت کی آگ
۳۴۶	جنت کی آگ
۳۴۷	جنت کی آگ
۳۴۸	جنت کی آگ
۳۴۹	جنت کی آگ
۳۵۰	جنت کی آگ
۳۵۱	جنت کی آگ
۳۵۲	جنت کی آگ
۳۵۳	جنت کی آگ
۳۵۴	جنت کی آگ
۳۵۵	جنت کی آگ
۳۵۶	جنت کی آگ
۳۵۷	جنت کی آگ
۳۵۸	جنت کی آگ
۳۵۹	جنت کی آگ
۳۶۰	جنت کی آگ
۳۶۱	جنت کی آگ
۳۶۲	جنت کی آگ
۳۶۳	جنت کی آگ
۳۶۴	جنت کی آگ
۳۶۵	جنت کی آگ
۳۶۶	جنت کی آگ
۳۶۷	جنت کی آگ
۳۶۸	جنت کی آگ
۳۶۹	جنت کی آگ
۳۷۰	جنت کی آگ
۳۷۱	جنت کی آگ
۳۷۲	جنت کی آگ
۳۷۳	جنت کی آگ
۳۷۴	جنت کی آگ
۳۷۵	جنت کی آگ
۳۷۶	جنت کی آگ
۳۷۷	جنت کی آگ
۳۷۸	جنت کی آگ
۳۷۹	جنت کی آگ
۳۸۰	جنت کی آگ
۳۸۱	جنت کی آگ
۳۸۲	جنت کی آگ
۳۸۳	جنت کی آگ
۳۸۴	جنت کی آگ
۳۸۵	جنت کی آگ
۳۸۶	جنت کی آگ
۳۸۷	جنت کی آگ
۳۸۸	جنت کی آگ
۳۸۹	جنت کی آگ
۳۹۰	جنت کی آگ
۳۹۱	جنت کی آگ
۳۹۲	جنت کی آگ
۳۹۳	جنت کی آگ
۳۹۴	جنت کی آگ
۳۹۵	جنت کی آگ
۳۹۶	جنت کی آگ
۳۹۷	جنت کی آگ
۳۹۸	جنت کی آگ
۳۹۹	جنت کی آگ
۴۰۰	جنت کی آگ



صفحہ	عنوان
۳۷۲	حجرت شادی سے بعد مدام اور دیگر داس کی طرح
۳۷۸	(۳۴) حقیقت اسلام اور صورت اسلام
۳۸	صورت اسلام تنہا کھڑے کئے گئے تھے
۳۸۲	حقیقت اسلام یہ تھی کہ یہ ان میں آئی تھی
۳۸۶	دھت سے دھت، تاہم حالات کے بعد حقیقت سے متعلق ہیں
۳۸۴	(۳۵) ۲ دہیت سے بغاوت
۳۸۳	اسان کی تلاش
۳۸۵	دھت کی ترقی
۳۸۵	اسان اور اسانیت
۳۸۷	اسان اور عظمت
۳۸۸	اسان اور اسان
۳۸۹	اسان اور اسان
۳۸۹	اسان اور اسان
۳۹۱	اسان اور اسان
۳۹۲	اسان اور اسان
۳۹۷	(۳۶) فارحانہ علیہ السلام نے والد آفتاب
۳۹۷	(۳۷) اسانی شریعت و حکمت
۴۰۰	طہر و حکم ALEXANDER THE GREAT
۴۱۰	جوہر و حکم JULIUS CAESAR
۴۱۳	(۳۸) حوامین کی مدد سے
۴۲۲	(۳۹) مسلمان کی شان امتیازی



## تعارف

مہرِ تبلیغ حضرت مولانا یونس دہلویؒ کے نام  
 جسہوں نے غمست و جہالت کے گھنا لوپ اندھیرے میں  
 ہمت و تبلیغ اور اصلاح و ارشاد کی وہ شمع روشن فرمائی جس کی  
 ضیاء پاشیوں سے دنیائے انسانیت روشن اور منور ہے، آج  
 اس مبارک محنت کے دریغ پذیروں جھٹکے ہوئے لوگوں  
 کو اس پر آشوب دور میں ملاح و فلاح کی راہ ملی، ہمتہ خولی  
 مہمِ محنت کو نیا قیامت جاری و ساری رکھے۔ آمین۔



## عرض مرتب

حضرت مولانا سید ہاشم علی حسینی مدنی بدخشاہی ایک عظیم المرتبت قلمسداوی تھے۔ آپ کی جہاں جہد کا سرور و محبت دیر تھی آپ فرماتے تھے وہی کہتے دھرتی و تبلیغ کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ ایمان آری تک پہنچ جائے۔ دوسری ایساں والے پر مرقعہ لدا آ جائیں۔ دوسرے یہ کہ بری ایمان تک پہنچ جائے، شیخ بہلول مدنی ابراہی نے اسراطیہ بتایا تھا (اس کے بعد حضرت مولانا غفلت تیر و لٹک کی قنوت نشانی کا قد سناؤ اور یہ کہ کس طرح پوری تہذیب قوم شرف حاصل ہوئی) آپ کے دور کیسے بھی یہی طریقہ کار مناسب ہے " ایک موقع پر حضرت مولانا نے فرمایا حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کی سب سے زیادہ خصوصیت ان کا پناہ جہد اور احاطہ تھا، بروگات دین کے یہاں تو اس کا حسن آمدنی، لشکر اور محنت کی کثرت ہوتی ہے، احسان مدنی بڑی اہم بات ہے " ان کی اس کا اعتراف کرتا ہوں۔ انھیں ہی احسان تھوڑا ہی کہیں گے۔ ان کی حلاق ہائے میں یہ بات ہوتی اہم ہے، ان کو اس کا احسان، شش رخ کا احسان، ہاتھ کا احسان، والہ دین کا احسان، اعلیٰ والوں کا احسان، دوست ہاں، رشتے داروں کا احسان۔

شرعت دین اور اس کی اہمیت بتلاتے دینے حضرت نے ایک موقع پر فرمایا " اس مکتبی پر جو حکم میں اسلام کی اثبات کیلئے یہ بہت ضروری ہے کہ اسلامی بیورو کریسی کے احکامات کی رد کو جس کے جائز ہو سہاوی۔ ایک اہم رد و ردی ہے، جو اس کے لئے مفید ہے۔" اور شور و غوغا، دو دو کاغذ، رشتوں کی دھندلی کے کہہ کر ان کی طبیعت کو بگاڑا، دیکھو، عطا خان دین میں اسلامی بیورو کے حرم کا ایک واقعہ، جو کہ اس مرتبہ کر کے اس سے سخت یہ جلد سے جلد شروع کیا گیا۔ بالکل مدنی سب سے بدیا، دوسرے ہندو بیورو کی سے گھر۔ یا۔ ایک بیورو جس میں سید سید (Prem Chand) پریم چند کی مدد و منتی۔ ان میں





۱۔ دعوت، حیثیت، مہاراجہ، سلام کا نام سے اور حسب تک اسے انکی طریقوں سے مطالب  
۲۔ اس میں دیوانہ۔ کمالی طرح مہاراجہ سلام کے انجور یا اس وقت تک ہا نہیں  
ہوئے ہیں چنانچہ یہ ہے کہ رحمت اللہ علیہ رحمۃ اللہ نے بھی اس خطبات نے بدرفتاری تبلیغ کے  
۳۔ وہمہ یہ اسلوب اور طریقوں کو لائق نہیں قرار دے گا اس کی اصلاح صحیح شادی دینی سے ملے علم  
۴۔ ہا۔ اس کی کہ پہلی حد، جبہ کا سرور رحمت، میرا توحید میں ہی دعوت حضرت امام علی علیہ السلام کی جانب  
۵۔ سے جو ہر وقت میں تمام ہے۔ اس سے بدعتی بدعتی ہے خطبات کے علم و لفظ کا الفاظ رکھتے  
۶۔ سے یہی بات ہے کہ ہر اس حق میں ہر ہا۔ اور اس کو تسلیم کرے، یہی تمام فہم و کلام و کلام  
۷۔ دے، چاہا کرادے اپنی دعوت تبلیغ میں اسی اصول کو لانا چاہیے۔

ضرورت اس وقت ہے کہ حضرت کے خطبات کی ایک ایسی سکر و سبھ  
پیدا کی جائے جو ان کے معانی، عوام اور اسلوب تبلیغ اہل بیت سے حب ہے دعوت و تبلیغ  
کے تمام شعبہ و کچھ میں سے رہنے والے وقت کے سیاح کے کچھ حاصل ہو سکا۔

دعائے کہ اللہ تعالیٰ میں رہتا و ہمیشہ شادمان رکھے، اعلیٰ نہیں میں تھا۔ مرحمت فرماتا۔ اور ہمیں اس سے رسالت و دعوت پر غفلت پر اہل حق کی توفیق بخشے حضرت ہے۔ کھاتہ یہ ہمارے لئے اور صحت، سلامتی کے لئے کائنات کا بے غماز اور پتہ کے لئے۔ دعائے کہ عیب بنائے۔ آمین۔

اس پر تیسری بار وہ اختتام دیا ہے۔ پانچویں عالمہ شاہدہ عالمہ کی مجلس میں سے آراستہ  
میڈیا کے نمائندے، جی۔ان۔اے کے نمائندے، علمی اور ادبی حلقوں کے نمائندے اور  
شاہدہ کی ٹیم کے اراکین۔ یہ سب جمع ہو کر اس مختصر کی گفت کو قبول فرما کر اور مزید  
حسن و جلال فرما کر اسے جاری کیا۔

2012

—

تحریر: علی محمد علی خان

سورۃ النور کراچی ۱۱۱

[illegible]



سم احمد ارمس ہرچہ

# موجودہ عالم اسلام کے لئے فیصد کن محاذ اور مرکزی میدان عمل

مکہ مکرمہ میں ۱۳۳۹ھ ۱۹۱۹ء مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۷ء، دہلیہ عالم سہائی تہہ  
مکرمہ کا قیام اجتماع ہوا جس میں ۱۲۲ خطوں سے دہلیہ تعلیمات چاہنات، ارمس  
ادعا، وٹکریں سے شرکت کی اس کانفرنس نے دبیر مقالہ ہندوستان کے عالم سہیل  
ملکرا اسلام سولہ سید (پروفیسر علی تہہ دی رحمۃ اللہ علیہ) نے دہلیہ کا تہہ ذہن کرمانہ بن  
ماتہم نے مطالب کیا کہ اس سو قمر کی اہمیت تہہ پر قرار دی جائے۔ دہلیہ عالم سہائی کے  
نامب یکرونی تہہ ل عالم سہائی دہلیہ سولہ سید ارجاں کی صدارت کر رہے تہہ۔

الحمد لله بحمدہ وسلمینہ وسلمینہ ، وعود بائہ من ضرور  
الکفا ومن سہبات اھمالہ ، من بھندہ تہہ فلا مضل لہ ، ومن بھلالہ  
فلا ہادی لہ ، وانشہد فی لائہ ، لائہ وحادہ لا شریک لہ ، واضہد بن  
سبدن وعودنا محمد عہدہ ورسولہ ، ارسندہ علی کالہ الناس بھلق  
بشیرا وندیرا ، وادعیہ الی اللہ بھندہ وعودنا عہدہ انا بعدا

مخبر اسم سب سے پہلے بدعتوں کو مٹانے میں

میرے لئے یہ بات پادشہ تہہ ہے کہ میرے بھائی سید دو مہرب ہیں جو مت کی  
نگرں بھائی ، ہے من اوسلانی تہہ تہہ اور تہہ تہہ کے مہرب ہیں اور سب تہہ کی  
خدم سے وابستہ ہیں اور سب سے زیادہ میرے جذبات کے لئے ہمیر کا کام کر رہی  
ہے کہ یہ گفتگو ہاں ہو من ہے جو دعوت اسلام کا اولین مراد رسول کریم ﷺ سے معوث ہے



بگو وہ تمام مال سے جو پاکستان و مفید منصوبے کے دستوں سے لوٹنے اور اسے افریقہ اور  
چین، ایشیا اور وسط ایشیا، افریقہ اور افریقہ کے ناکارے سے پوری آسانی، بادی کا جو ہر اور اس کا  
سب سے صحیح اور مضبوط ترین مجموعہ ہوگا۔

یہ بات کی چھٹی اور دہائی کے لئے مگر یہی طور پر عمل کی وقت کا آدھوں جیساں کے  
شرائط کی پورے سولہ سال افریقہ میں، اور اس کا بھی پانچ سو تیس جن کی ماہ پر وہ سرت  
خود ہندی سے مستحق ہیں اور مشکلات پر کامیاب اور شمسلیا پر غائب آئے کے ہر لا رہی  
وہ بنیادی شرائط ہیں۔

مقصد کی پہلی سرفہرے واحد کی سہادت اور ہر قسم کے شرک اور غلط عقائد سے مراد  
ہونا۔ جاہلیت کے رسوم اور غیر اسلامی شعائر، مذاق عمل اور عقیدہ میں، سرفہرے قول و فعل کے  
اور میان انسان اور گزشتہ قوم کی روش سے اختلاف، جو اپنی بد اعمالیوں کی پواش میں اللہ نے  
عذاب اور بے تعلقی کی حق قرار دی تھی۔ نیز موجودہ اقوام کی روش سے پرہیز۔ جو اللہ کو بھول  
تھیں تو اللہ نے خود ان کو فراموش کیا اور وہ دنیا کو بھلی اور ہلاکت کے راستہ پر چل رہے تھے۔

اسی کے ساتھ ساتھ دینی شعور کو صحیح راستے پر لگانا اور اس کے شعور کی پرورش کرنا بھی  
ضروری ہے جس سے وہ مسائل و تھنق کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ دوست و دشمن میں تیز کر سکیں  
ہر سمت لئے انداز تو یہیں ہے۔ حکومت میں نہائیں۔ تاکہ دنیا کی زندگی میں وہ ایسے وہ بار  
پیش نہ آئیں جو تو ہی وہ بار ہیں اور جاہلیت کی قریبوں کے دھوکہ میں جکڑ جائیں۔ کے جب  
پیش آئے یا جو نہائی، تب اور ہم و وطن کی پابندی کی وجہ سے نیز چالاک و ناپاک  
تیلوتوں اور بیرونی مداخلتوں سے سب سے محفوظ رہیں۔ اور دنیا کو اور راستہ میں کی کی وجہ سے  
مسلم عوام اپنی رہاؤں کا چھکارا نہ لیں۔

۲۔ دینی تعلیم اور دنیا کی صورت کو سمجھنا اور عہدہ صرے صرے صورت سے ملاحظہ  
کرنا۔ یہ بات، انقلابیاتی و اسلامیات، دینی مفاد سے بیان کرنے کے لئے اسہان  
کرنے سے باز رکھنا چاہیے۔ یورپ و ممالک میں باقی تقریب کے طور پر پیش کرے اور عصر حاضر  
کے فلسفیانہ اصول، مذاق اصول کے مطابق کرنے کی حالت پر پیش کیا تصانیف سے یہ نہ رہنا  
بھی ضروری ہے۔ بلکہ یہی حقائق، مدام کے مبادی اور بیحد کا مکر ہے۔ دینی اصول میں وہ



خونگی، رعایتی درجہ کے مہارت کے لئے اس کو کس سرچہ سے دو تہائی آنتی بیائی ہے جو اس کا سر پر حیات کے پھوٹنے کے لئے ہے۔ اور جس کے مہارت کے لئے جو مہارت کے لئے ہے۔

[illegible]

ایں کے معاہدے کے متعلق امتداد کی کمی کا بعد ازاں ہوا اس میں قیصریت کا مرض  
تہہ جس سے مغربی اوقات نے آج کل شریعت میں خود کی "تکلیفیں" کو پیش کیا جس کا مغربیوں  
پر اتنی سے کیا ہوا اور اب یہ بھی ہفتہ کی مدتوں پر ہی ڈال دیا اور واقعی اور کا سب سے  
ساری شادی یا تالی کے ناموں میں جو پرے اور مردود ہیں۔ اس میں اس وقت کی کمپانیوں  
سے ان کی دلچسپی ہے جس میں ان کے علم کے ساتھ ان کے لئے یہ سب سے زیادہ ہے جو صرف  
ان کے لئے ان کی بات سمجھتا ہے جس کے اندر ان کی فکر اور اس کے لئے ان کے کامیاب رہتی  
وہ ان کی نظر میں ہے۔ ان کے لئے ان کے کامیاب رہتی اور ان کے لئے ان کے کامیاب رہتی  
وہ ان کے لئے ان کے کامیاب رہتی اور ان کے لئے ان کے کامیاب رہتی اور ان کے لئے ان کے کامیاب رہتی  
مطلقاً تو ان کے لئے ان کے کامیاب رہتی اور ان کے لئے ان کے کامیاب رہتی اور ان کے لئے ان کے کامیاب رہتی

حضرت امام غزالیؒ نے فرمایا کہ: "میرا دل غمگین ہے، میرا دل غمگین ہے"۔



مدگی کی رجسٹری وقت کے ہر حصہ سے پراکھ غلگی کے برسر پر پوری دوسری ادنیٰ کے ساتھ اس کے  
دے سکتی ہے۔

لار لوگوں کے دئے ہوئے قاتوں جن کو کوٹلی قوتیں کہا جاتا ہے سے بدد جہا جیتہ دمیہ  
اور پائیدار ہے۔

حکومت اسلامی صوبوں اور قومی و جہاں میں تمدنی نظام کی جو بہت گہری ہوتی ہیں  
خاص طور پر ایک نظام معاشرت جو دینی ہیروں اور اس کی تعلیمات کے سایہ میں پرورش چھا  
ہو۔ دوسری کی تعمیر میں ایک خاص انداز کے مطابق لائق کو دخل ہو اور جس پر اس قوم کی چھاپ  
ہو اسے نظام معاشرت (یا تمدن) سے کسی قوم کو الگ کرنا اس کو زندگی کے میدان سے خارج کر  
دینے اور عقیدہ و مذہب اور مذہبی مراسم کے تحت جو کھنے میں قید کر دے اور اس کے حاضر  
کار شدہ اہل سے توڑ دینے کے مترادف ہے بلکہ اسلامی اور مسلم دوسری کا فرض ہے کہ وہ ایک  
مستقل مہذات تمدن کی باریک بینی کے ساتھ تشکیل کریں جو مغرب کی کو ان عقیدہ البیر پلاننگ  
کے سرسری اقدام اور احساس کثرتی کے احساس سے پاک اور اسلامی تمدن کی نمائندگی پر دے  
طور پر اس کے سرسری قیادت میں ملو اور اس میں انگریزوں میں اجتماعی عقیدوں میں بہانوں میں  
تکڑے گاہوں میں اور کسی حد تک اس کے دفتر دل اور ہوائی جہازوں میں اور سفارت خانوں میں  
ہوئی چاہئے جس سے صرف یہی نہیں ہو گا کہ اسلامی مذاہب اس کی زندگی کا ایک نمونہ پیش کریں  
مگر بلکہ اسلام کی ایک خاموش نمائندگی بھی ہوگی۔

میرے دوست! مغربی تمدن جنہوں نے مغربی علوم و فنون کی ایجاد و ایجاد کے  
ایک غلام کی حیثیت سے لوہا بیا جائے جس نے عالم اسلام کے مغربی رہنما اور سربراہ ایک  
یہا پائیدار و مناسب وقت تمدن کو کر رہے ہیں جس کی بنیاد اخلاق پر بیزگاری اور خود اعتمادی پر ہو۔  
اسی طرح اس میں خود اعتمادی کی بنیادیں ہیں جو اس کے قوت و ترقی کا اثر تمام شعبہ حیات  
پر پڑے۔ یہ اندازہ کہ ہم میں خوشحال آگئے

خداوند یہ کہ مغربی علوم سے وہ چیزیں لیا جائیں جس کی مسلم خواہم مسلم نہانک اور حکومتوں  
کو ضرورت ہے جس سے عملی فوائد ملیں۔ اور جس پر مشرق کو مغرب کی چھاپ نہ ہو اس  
کے طلبہ و تلامذہ جس کی تعلیم ضرورت نہیں ہے اس سے استفادہ نہاں سے مغرب سے صفا

یہ صحیح ہے، اور یہ مناقشہ جیسا دیکھ کر مشرق میں بات کی حاجت ہے کہ حضرت علیؑ علوم سے بھرپور ضرورت تھی کہ وہ صحابہ بھی یہی بات چیرا مسلم صحابہ سے کہہ سکتا ہے لیکن اسے کہہ کر عرب میں صحابہ سے لینے کا رواج نہیں ہے۔

مسلم صحابہ میں چند بے شک بھی ہیں جن سے ناموس میں دعوت اسلامی اور اسلامی تمدن کی تعمیل کے لیے شہداء و شہیدانہ شہادتیں دینی ہیں اور عصر حاضر میں یہ بات پرکھی ہوئی ہے کہ جس طرح ممکن ہو سہمی مسلمانوں کو پیروا جائے۔ جس کے یہاں "پروٹریوٹ" جو اسلام کو مقبول بنانے کی کوشش ہو، وہی ہے اور اسلام کی تعمیر و ترقی کے لیے اور فکر و فکر ان کے شخصی ذوق و مزاج کے مطابق فکر و خیال سے ان صورتوں کو دیکھ کر دیکھا جائے کہ یہ سب ایک ناکارہ اور ناجائز سیاست ہے جو کئی اسلامی مفاد میں بھی کامیاب نہیں ہوئی ان حکومتوں کو یہ دیکھ کر اسے کئی ضرورت ہے کہ وہ دیکھ جائے ناممکن اصل اور غیر فطری دشمنوں کے اپنی قوت اور اپنی امکاناتی صلاحیتوں کو ملک و ملت کے مشترکہ دشمن کے خلاف صرف کریں جس سے ملک و ملت کو تقویت حاصل ہو۔

جہاں تک ممالک کا تعلق ہے جس میں کفریت مسلمانوں کی ہے اور خصوصاً اسلام سے "مسلم" کی اصطلاح کا حاملہ کرتے ہیں اور اسلامی قوانین کی طاعت کی ضرورت ہے اور اس لئے انھیں کو سرکار بنانے کی ضرورت ہے۔ جو سہمی قوانین کو نافذ کرنے کے لیے جہاں میں ہونے چاہئے ان کی مدد و نصرت اور بہت سے معاملات حاصل ہوتے ہیں سمجھنے کی ضرورت ہے ہر ان ممالک میں کوشش ہونی چاہئے کہ یہ مضر بنیاد ہو جس کی بنیاد اسلام کے نظام شدنی پر ہو اور غیر انسانی کے کاموں میں باہمی تعاون کی اور یہ ہوا کہ ہم اور ہم اپنی کوئی کامیابی کا احساس ضرور ہو کہ مسلمانانہ امت عالمہ باطلافت اسلام ہے جس کا کافر یا مسلمان کا فرق تھا اور جس کے لئے قائم کرنے سے اس سے پرستش ہو گی۔

اور ممالک جو غیر اسلامی ہیں اور اسلام کی دعوت اور اس کا تعارف حکمت و بصیرت سے ساتھ جاری رکھنا چاہئے اور جو کچھ اختیار کرنا چاہئے جس میں اسلامی تعلیمات کی روح جلوہ گرہور ماننے کے انداز میں نظر کرنا چاہئے۔

یہ ہے دوسرا ملک جہاں مسلمانانہ تعلیمات میں ہوں اس بات کی فکر کرنی ہے کہ وہاں کی صحیح





محررت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔

بلکہ حاکم کا پایا جاتا ہے، جس کی تحریر ابائی اور دعوت دینی کا نہ پایا جاتا جو بنی جگہ پر قوی  
 بھی ہو اور ایک ایسی صورت کی حالت پایا جاتا جو مصلحتیہ دوس پر کاغذ ہوں اور مادی صورت کی  
 پیدا کردہ خرافوں سے پاک ہو اور جو اسلام کی تعلیمات اور اس کی فہموں کی حفاظت ہو مبنی  
 حوسہ کی کا نہ پایا جاتا اور دعوتی حاکم اسلامی وجود کے لئے بڑے خطرہ ہے صحیح عقائد و اسلامی زندگی  
 کے لئے خطرہ ہے کیونکہ کسی صروری چیز میں بے بیہوشی کے لئے قطع غلطی اور ضروری حاکم کا  
 زیر دہمت تک باقی رہنا ضروری امر ہے کسی حاکم کا نتیجہ پہنکا کر کوئی دوسری تحریریک سائنے آئے  
 کی جو ہے دوسری کی دعوت دے گی وہ عقائد کے لحاظ سے فاسد و گمراہ سلبی و تخریبی مقاصد کی  
 حامل ہوگی۔ جن لوگوں نے مذہب و تحریکات اور لائق قسم کی دعووں کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے  
 ہیں کہ جب کوئی صحیح اور طاقتور اسلامی تحریکات سامنے نہیں پیش ہوئیں تو ایک لفظ قسم کی تحریک  
 نے کسی ایسے میں خطرات کا مقابلہ کیا اور کچھ ترہاں دھماکے اور مادی مظاہر سے اپنے آپ کو  
 اور اپنے دھماکے اور موسم سناٹے میں اسلامی تعلیمات سے دوری کی وجہ سے نہ لسا رہا ہے اس کی  
 نشانہ دہی کر دی اور بڑی طاقتوں کو دھمکا دیا۔ فہماریوں سے تھا کہ اپنے حق میں استوار کر رہا اور  
 پروکھنڈوں سے اپنے تصور کے کام کو پہاڑ کا کریش کر دیا تو پھر کیا بے لوگوں پر اس کا اثر نہیں  
 پاتا ہے اور سب اندھا اندھا اس کے پیچھے ٹک جاتے ہیں خاص طور پر جو ان تعلیم یافتہ یا فہم  
 تعلیم یافتہ طبقہ میں اس کی دعوت بک جاتی ہے اور وہ لوگ جو بعض میں ایک کی شبہ راہوری وجود  
 ایجاد پندہ اور بے عملی سے ملاں ہیں ان پر اس طرح کی تحریکوں کا ایسا جادو چل جاتا ہے جس  
 کو نہ کسی واعظ کا حاکم کر سکتا ہے نہ کسی ضمیر و فکر کا قلم۔ اور نہ کوئی مطلق استدلال کا کام لے سکتا ہے  
 اور نہ کوئی علمی یا فہماری چٹختیں۔

پہلی صدی ہجری میں حورس کی تاریخ۔ چھٹی اور ساتویں ہجری میں بطریقوں اور نہ تہوں  
 کی تحریر کی تاریخ جس میں اصحاب نے اخبارے اور جو اس کی مرکز تھیں۔ عقائد حکومت میں ہوا  
 اور اسے اور ہجری قریب در افکار کی تحریکوں تاریخ جو اسلام کے نام پر بکری دعوتی صورت  
 حال اور سر فہماریں کر دینی کرتی رہی ہے اور جس بھوٹ اور مکر و خبیث کا لہجہ اور ڈھکے چیلک نے  
 سامنے آئے اسی طرح حاصر اندھانی و مسکری تحریکیں جنہوں نے اپنے ذوقی و سیاسی مقاصد کو

پہرہ اتارنے کے لئے ہر رات جو انہوں کو اپنے گرد جمع کر دیا۔ جو ہر قربانی کے لئے تیار نظر آتے تھے یہاں تک کہ ہر اس پسندیدہ سے اور جماعتیں بھی ہاں رہیں جس، مائٹاک کی طرف سے پسند نہیں اور قرآنی نصوں اور اسلامی حفاظت کی روشنی میں کسی کو چاہئے اور پرکھنے کی ضرورت نہیں عیسوی ہوئی اور نہ انہیں نے اسلام کی طرف بہت گرنے والے فرقوں کا علمی و عقیدتی مطالعہ اور قرآن و حدیث کی مدد سے میں ان کا احتساب کرنے کی ضرورت تھی۔

میں اپنی یہ مختصر سی تقریر ایک قرآنی آیت پر ختم کرتا ہوں جس میں اللہ تعالیٰ کے انصار و مہاجرین کی مختصر جماعت کو مخاطب فرمایا ہے اور ان میں رشتہ موافقات کے قیام سے ساری دنیا اور انسانیت کے مقدمہ کو حل کر دیا گیا ہے۔

”اگر یہ نہ کرو گے تو زمین میں بے انتہا اور بے انتہا داغیں پھیل جائیں گی۔“

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ سے اسکن و نجات نصیب فرمائے۔ اے اللہ ہم آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین







اس نے عاقلہ کسی چیز سے کون چھینا کی بھی ہے، یہ بہت خطرناک روایت ہے مگر روایت نے قوموں کے جو رائج رہ گئے ہیں، جہاں یہ روایت جاری ہوئی، وہاں کوئی سرچسک کر رہا جلتے کون بڑے سے جو اس کی اپنی پوری دلدلی صرف کر، بے کون اثر نہیں رہا۔ یہ روایت ہمارے ملک میں یہ ہو رہی ہے اور موجود ہے کسی کو کسی سے کوئی مطالبہ ہی نہیں رہا۔ اس اپنا مفاد پہنچانا اور اپنی خوشامیابی، اپنے شکر کا رونا دھونا، ترقی اور کامیابی کے سوا کسی چیز سے دلچسپی نہیں، ہمارے ہوتے اب ہم سے پیش آ رہی ہے کہ ذرا کتنا ہی اور کتنا نہیں ہے بلکہ ہمیں انفرادی سے ذرا کتنا بھی تنہا کی ضرورت ہونی چاہئے کہ ملت کے مسائل اور دین کے تقاضا کا دروازہ اپنے دل میں پیدا کریں۔ اگر یہ نہیں ہے تو پھر بہت بڑا غم ہے کہ کوئی مجھ سے کچھ ترستی ہے نہ کوئی اور کچھ رسکتا ہے نہ کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ مستفاد اور اعطاء اور مقررہ پتہ کر رہا ہے۔ طے کرتے ہیں کہ امت سے اگے کی بات سمجھتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچے دین سے محبت کرنے والا بنائے اور امت کا ہر ولیہ سچ کرے۔ اللہم تعالیٰ

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

والسلام علیکم

سہ ماہیہ دین الرحمن

## اسلامی بیداری کی لہر پر ایک نظر بے لاگ جائزہ مخلصانہ مشورے

محمدا علی علیہ السلام و آلہ الطیبین

دوستو اور بھائیو!

میرے بھائیو! سرسبز و سرسبز کی بات ہے کہ اس دور اور ماحول میں اسلامی بیداری کے موضوع پر گفتگو کا موقع بھی ملتا ہے کیا نہیں۔ یہ موضوع ۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۰ء تک ان دنوں علماء اور دانشوروں کی مجلسوں میں ہمیشہ ہاتھ اور پاؤں کی دوپٹیوں کا مرکز رہا ہے۔ اس وقت عالم اسلام کی کئی ممالکوں میں اس موضوع پر مثبت و منفی انداز میں اقدار فیض کیا جا رہا ہے ماحول میں یہ موضوع بڑا اہم اور (SENSITIVE) بھی ہے۔

اس لئے کہ ہمیں ماحول کے حالات میں اس اسلامی بیداری کی کامیابی کا جائزہ لےنا چاہیے۔ جس میں کئی کئی نکتے پر بات ہے۔ لوگ کسی بھی ملک میں پھیلے ہوئے اسلامی بیداری کی باتیں سنتے ہیں۔ ان سے ماحول کے سیدوں کے چہرے روشن ہو جاتے ہیں اور ان میں بیداری بڑی بڑی توقعات دیکھ کر لگتی ہیں۔

لیکن حقائق کی مجلس میں یہ قدر حقائق سے کام لیتے ہوئے ضرورت کے ساتھ گفتگو کرنا ضروری ہے۔ جو کہ اسلامی بیداری کی اہم و تعمیری نقطہ نظر سے تنقیدی جائزہ دینا چاہیے۔ اس سے ہمیں اس کی اس وقت ضرورت بھی ہے۔

مازک امانت۔

اسلامی بیداری حقیقت ذاتی اور مددگار اور بڑی ذرا امانت ہے۔ اس کی مثال



ایک تیر جیسی ہے کھینچ نکلا۔ پرہمچہ اور نکلا پڑ جائے تو سے کہاں کا قصور نہیں سمجھا جائے گا۔  
 نہ سوئے قتال پر جسوں کھانا ہے گا۔ بلکہ اسے تیر انداز کا قصور قرار دیا جائے گا۔ کہ نشان کی مٹی  
 دست اور دلی کمرہ کی بلکہ یہ اندیشہ کی ناکامی ہے۔

ایک حال اسحاق۔ بیداری کا ہے۔ اس بیداری میں حرکت نہ آئے۔ بالکل صبح کو اور جیسی طرح  
 سوچا سمجھا راستہ اختیار نہ کیا اور وہ بھی غلطی ہو گئی تو اس سے اسلام کی بیداری و جاوہانی قوت  
 و صلاحیت پر یقین و اعتماد کو ٹھیس پہنچے گی اور یہ یقین مستحکم نہیں رہے گا کہ اسلام علیہ السلام اور  
 طاقتور بیداری کی صلاحیت رکھتا ہے اسد ماحول کا ستارہ کر سکتا ہے۔ صالح اور مثالی معاشرہ  
 وجود میں لے سکتا ہے اور پھر وہ شہر قیامت فراہم کر سکتا ہے۔

بلکہ اس کا بھی فطرت کی کھینچ فہم و تہذیب اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اس کی صورت  
 میں یہ بیداری طے ہو اور مسماوں پر مٹی ٹرنا لے اور مستقبل میں اسلامی بیداری کی جدید  
 کوشش اور اس کی کامیابی و نتیجہ خدائی کے بارے میں غلوک و شبہات ہیں ہو جائیں۔

بعض لوگ اس بیداری کا ایک خاص مطلب اور اس کی ایک خاص تعبیر و تفسیر اپنے دہن  
 میں رکھتے ہیں وہ اسے کھینچ رادے پڑے ہوئے فاسد ماحول کے خلاف رد عمل اور غیر اسلامی  
 قیادت و حکومت کے خلاف جنگ کے مترادف سمجھتے ہیں۔ اور کسی بھی غیر اسلامی قیادت یا  
 استعماری طاقت کے خلاف جدوجہد، یہاں تک کہ اس کے خلاف محض خردوں، دعوایہ  
 مظاہروں اور ملامت تک کا بڑی نرم جوشی کے ساتھ احتجاج کرتے ہیں۔ مگر حریف یقیناً  
 غصہ اور اس کے عملی نتائج کا سامنے نہ آئے ہیں ضرور۔ یہ باقی نہیں رہتی۔

بیداری اسلام کی فطرت ہے

میر جواد علی اور بھائی بیداری اور حقیقت اسلام کی فطرت ہے، ضروری ہے کہ  
 مسلمانوں میں اس کا سلسلہ قائم رہے۔ اس کی کڑیاں باہم مربوط و متصل رہیں یہ سلسلہ  
 کہیں نہ ختم ہونے لگے۔ اس لئے کہ یہ امت اسلامیہ ایک تختہ اور پیچیدہ مت ہے یہ  
 زمانوں کا کوئی ریزن گام عرصوں کی طرح مجرد و کئی انسانی مجموعہ نہیں ہے بلکہ اللہ کے حری  
 پنچیر کی ہر دیا امت چوری اس میت کی اصلاح کے لئے مسرت کی گئی ہے اور ہی کر رہا ہے۔



گویا نئی آخری نسل کے لئے ایک نئے جہان کے ساتھ ایک نئے کی جنت بھی شامل تھی۔ اس نسل کی ایک نئی نسل تھی جو، میرا، شعور ہو۔ نئے دلوں کی صرف دعوت تھی۔ دے۔ یہ وہاں ہر وقت میں اپنے دلوں کی دیکھیں جو اس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔ یہ وہاں ہر وقت میں نسل سانی۔ عطا۔ واصل کا اقتساب اس کا بھی فریضہ قرار دیا گیا ہے۔

ہے حقیقت میں کے دین کی اقتساب کا نجات

یہ اسلامی بیورو کی نئی نسل کی دیکھیں ضرورت ہے۔ اسان کی پہلی ضرورتوں کے لئے اس سے اس بیورو کی ضرورت مبنی اقتساب سے کسی طرح کی نہیں ہے۔ پہلی انسانیت کے لئے مطلوب و مفید ہے۔ اور اس کا نفع صرف اسلام اور مسلمانوں کے وجود کے لئے نہیں بلکہ ان کی معاشرہ کی سلامتی اور اس کی مدد دہی کے لئے مفید ہے۔ اسلام دعویت و پیداری کے بغیر تو میں اور اہل بیت علیہم السلام کے جانوروں کا پڑ بن کر رہ جائیں گی۔ یا سواروں سے ہمارا جہاز جس کا سرخ طائب ہو۔

میرے دوستو! اور بھائیو! آج کے زمانہ کو اسلامی دعوت و پیداری کی حاجت دوسری باتوں کے مقابلے میں نہیں رہی ہے۔ یہ وہ ہے۔ کیا گاہ آج کا دور شہادت نفسانی اور ملکوتی شہادت دینی کا دور ہے۔ اسلام سے دور رہی ہوئی انسانیت اور افکار و نظریات کا دور ہے۔

ہمارے آج کے زمانہ میں اسلامی بیورو کی ضرورت کی گمان یا وہ بڑھتی ہے۔ اس کی مدد دہی میں بھی اضافہ آگیا ہے۔ دنیا کے کسی ملک میں بھی یہ پیدار نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ وہی ہے ہم اس کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہیں۔

لیکن یہ ہماری ہمیشہ کی بات ہے جس کی روٹی کہ شہری خطہ نظر سے اس کا نتیجہ جاری نہیں۔ نئے ممالک کے سید پر پڑ گئے۔ اور اسلامی عقیدہ کی گہرائی میں کسی کو دیکھیں مگر اس کے بارے میں اس کے لئے کریں اور بیورو کی مدد کریں۔

اس سلسلہ میں یہ سبھی وہاں سے کچھ حیات در مشورے میں نہیں ہیں۔ چینی کر۔ چارباہوں کی امید پر کہ شاید ان سے اسلامی بیورو کی مدد لینے والوں کی طرف دعوت دے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں جدوجہد کر کے والوں کو کچھ فائدہ پہنچا سکا۔ بیورو کی تعلیم اور شعور میں تمام میں کچھ مدد مل سکے۔

## اسلامی عقائد کے ساتھ کامل ہم آہنگی

اسلامی بیرونی اور داخلی اہمیت کی سمجھ و ادراک کے لئے اور اسے تلاش و اعتماد و تلاش کا اہم اور ہر طرح حفاظت و حمایت کا مستحق بنانے کی پہلی شرط یہ ہے کہ یہ دعوت و میدان کی قرین و وحدت پر مبنی عقائد سے مکمل مطابقت رکھتی ہو۔ رسول کریم ﷺ کی سنت مطہرہ و آداب و عقائد کے بعد خلفائے راشدین کے اس دور میں، بغیر یہاں دین و شریعت کے علم و فہم اور حیرت و است کے عقائد سے ہم آہنگ ہو۔

میں نے اب تک سیاسی احوال و تاریخی واقعات کے درمیان پہنچنے والے عقائد و اسلامی حالات کا ردائیں سیاسی غلبہ و استبداد کی پوشش اور اسلامی حکومت کے قیام کے خالی دوروں تک محدود رہا۔ نو جوان آگے بڑھ کر کے اس کا استقبال کرنے لگیں۔ اور اس کی حمایت و حمایت کے جوش میں اس اہمیت و تحریک کے سربراہوں کے عقائد کی تحقیق بھی ضروری نہ سمجھیں۔ متفق علیہ اسلامی عقائد سے ان کے احوال اور ہوا و اوقات ان مسئلہ عقائد سے تضاد کو کسی نظر انداز نہ کر جائیں۔ کیونکہ عقیدہ دینی اور عقائد وہ ہر دم رہا، تمام دوروں اور ہاں ہے جو ہمیشہ گریز پر رہتا رہتا ہے جس کا احاطہ نہ کرنا ہے نہ اپنا رٹنا ہے۔

لیکن اور سوچیں جو بڑے بڑے اور مشہور سے اہم ہیں اور اسی تیزی سے غائب ہو جاتی ہیں اور ناپید ہو جاتی ہیں اور سوچ جاتی ہیں ان پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ ممکن ہے وہ صبح کو نمودار ہوں اور شام کو غائب ہو جائیں۔

جن لوگوں کو تاریخ اسلامی کے تہ سے دور میر جاہل و امانہ مطالعہ کا موقع ملا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ تاریخ اسلامی کے عقائد اور دور میں متعدد ایسی تحریکیں تھیں جس اور ایسے صدیوں سے ہیں جن میں بڑی کشش تھی، مگر حال ایک زمانہ میں ان کو بڑا عروج حاصل ہوا۔ ان کا سکھ پنا عقائد و تحریکیں والکار و خیالات و روشنی خیالی، عظمت و آزادی دانے کا مرکز بن گئے تھے وہ بڑے دور کا چلچلہ تھا۔ مگر اس دور کے لوگوں میں کو اپنانے اور ان کی حمایت و حمایت میں فخر محسوس کرنے تھے لیکن انہی دنوں بعد وہ پر شور و صدا سے روٹاؤں کی تہر ہو گئے۔ تاریخ کے صفحات نہ لپٹے، نہ بچے، اور جس لوگوں کا عقیدہ علمی و فہمی تھی تحریکوں کی



طرح کیا ہے اور وسایع میدانوں میں کام کرنے والے بھی لم بیش اس  
دینی کا کارہ بنے ہیں۔ یہ جہاد جہاد پرانے کے معنی شرافت بھی پاتا ہے۔

اور یہ باتیں ملاحظہ کیے گئے ہیں کہ ہر مومن کے لئے اسلام، اتحاد و توحید کے مواقع فراہم  
کئے ہیں۔ جس سے اسلامی دنیا کی ہشتی و غنڈی کی صورت میں ملنے والی ہاتھ پائی  
پرست

### رہنمائی اور مشکلات و مسائل کا فہم و درک

دینی مسئلہ کے ساتھ ساتھ ہر زمانہ اور اس زمانہ کی مشکلات و مسائل سے ہماری واقفیت  
کو بھی سمجھنا ضروری ہے۔ یہاں تک کہ ہم اس پر بھی ہوشیاری رکھیں کہ اس دور میں ان لوگوں کی  
تحریریں درج ذیل ہیں: یہاں تک کہ ہم اس پر بھی ہوشیاری رکھیں کہ اس دور میں ان لوگوں کی  
تحریریں درج ذیل ہیں: یہاں تک کہ ہم اس پر بھی ہوشیاری رکھیں کہ اس دور میں ان لوگوں کی  
تحریریں درج ذیل ہیں: یہاں تک کہ ہم اس پر بھی ہوشیاری رکھیں کہ اس دور میں ان لوگوں کی  
تحریریں درج ذیل ہیں: یہاں تک کہ ہم اس پر بھی ہوشیاری رکھیں کہ اس دور میں ان لوگوں کی  
تحریریں درج ذیل ہیں: یہاں تک کہ ہم اس پر بھی ہوشیاری رکھیں کہ اس دور میں ان لوگوں کی  
تحریریں درج ذیل ہیں: یہاں تک کہ ہم اس پر بھی ہوشیاری رکھیں کہ اس دور میں ان لوگوں کی

یہاں تک کہ ہم اس پر بھی ہوشیاری رکھیں کہ اس دور میں ان لوگوں کی  
تحریریں درج ذیل ہیں: یہاں تک کہ ہم اس پر بھی ہوشیاری رکھیں کہ اس دور میں ان لوگوں کی  
تحریریں درج ذیل ہیں: یہاں تک کہ ہم اس پر بھی ہوشیاری رکھیں کہ اس دور میں ان لوگوں کی  
تحریریں درج ذیل ہیں: یہاں تک کہ ہم اس پر بھی ہوشیاری رکھیں کہ اس دور میں ان لوگوں کی  
تحریریں درج ذیل ہیں: یہاں تک کہ ہم اس پر بھی ہوشیاری رکھیں کہ اس دور میں ان لوگوں کی  
تحریریں درج ذیل ہیں: یہاں تک کہ ہم اس پر بھی ہوشیاری رکھیں کہ اس دور میں ان لوگوں کی  
تحریریں درج ذیل ہیں: یہاں تک کہ ہم اس پر بھی ہوشیاری رکھیں کہ اس دور میں ان لوگوں کی  
تحریریں درج ذیل ہیں: یہاں تک کہ ہم اس پر بھی ہوشیاری رکھیں کہ اس دور میں ان لوگوں کی

حسب قاصد علیہ الارض بعد موت و عاقبت علیہ الرحمہ و عہدہ









کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے لئے ایک خاص مقام رکھیں۔  
 اور اس کے لئے کہ وہ اپنے لئے ایک خاص مقام رکھیں۔  
 اور اس کے لئے کہ وہ اپنے لئے ایک خاص مقام رکھیں۔

مولا علیؑ نے فرمایا: "میرا دل میری طرف نہیں ہے بلکہ میری طرف ہے۔"  
 اور اس کے لئے کہ وہ اپنے لئے ایک خاص مقام رکھیں۔  
 اور اس کے لئے کہ وہ اپنے لئے ایک خاص مقام رکھیں۔

## جمادی الثانی کی ہیبت

اس مہینے کی پہلی تاریخ ۱۵ جمادی الثانی ہے۔ اس تاریخ پر قرآنی اور حدیثی مضامین جمع  
 کی گئی ہیں۔ اس کی قدر و قیمت اس لئے ہے کہ اس میں قرآن مجید کی متعدد آیات کا  
 ترجمہ ہے۔ یہ مہینہ ہرگز بے شمار جمادی الثانی کی سبیل الہی القاب سے سرفراز ہوئے اور انہوں نے  
 اس مہینے میں اپنا چہرہ دکھایا۔ اس کی قدر و قیمت اس لئے ہے کہ اس میں قرآن مجید کی متعدد آیات کا  
 ترجمہ ہے۔ یہ مہینہ ہرگز بے شمار جمادی الثانی کی سبیل الہی القاب سے سرفراز ہوئے اور انہوں نے

یہ بہت بڑی برکت ہے کہ اس مہینے میں قرآن مجید کی متعدد آیات کا ترجمہ ہے۔ یہ مہینہ ہرگز  
 بے شمار جمادی الثانی کی سبیل الہی القاب سے سرفراز ہوئے اور انہوں نے اس مہینے میں  
 اپنا چہرہ دکھایا۔ اس کی قدر و قیمت اس لئے ہے کہ اس میں قرآن مجید کی متعدد آیات کا  
 ترجمہ ہے۔ یہ مہینہ ہرگز بے شمار جمادی الثانی کی سبیل الہی القاب سے سرفراز ہوئے اور انہوں نے  
 اس مہینے میں اپنا چہرہ دکھایا۔ اس کی قدر و قیمت اس لئے ہے کہ اس میں قرآن مجید کی متعدد آیات کا  
 ترجمہ ہے۔ یہ مہینہ ہرگز بے شمار جمادی الثانی کی سبیل الہی القاب سے سرفراز ہوئے اور انہوں نے

یہ بہت بڑی برکت ہے کہ اس مہینے میں قرآن مجید کی متعدد آیات کا ترجمہ ہے۔ یہ مہینہ ہرگز  
 بے شمار جمادی الثانی کی سبیل الہی القاب سے سرفراز ہوئے اور انہوں نے اس مہینے میں  
 اپنا چہرہ دکھایا۔ اس کی قدر و قیمت اس لئے ہے کہ اس میں قرآن مجید کی متعدد آیات کا  
 ترجمہ ہے۔ یہ مہینہ ہرگز بے شمار جمادی الثانی کی سبیل الہی القاب سے سرفراز ہوئے اور انہوں نے

[illegible]

قبو کو توڑنے والی تحریکیں خود جمود کا شکار

تاریخ کا ایک مشہور مورخ، ایوب خان باورس نے طبرستان کا نام غاصری سے لے کر  
 اب و بہتوں میں ان اسلامی زمینوں جو مذہبیات اس حصہ سے تھیں، بشمول و غرہ اور کاشیہ  
 میں بھوکھو کر ڈیوں۔ سلام نے بتایا کہ وہ نے اس خطے کو چھ ماہ سے "ان کا نام کو دیا۔ ۱۔ ا  
 دوسرے میں ملے ہیں، اس علاقے میں دریا ہوں کی ریتوں کو توڑ کر یہ زمین کی نہ بنی دینے  
 کے لیے اس سے بہت محنت لیتے۔

[illegible][illegible][illegible]

— في هذا الموضع، لا بد من التذكير بأن

الكتاب المذكور هو كتاب "المعجم الكبير" للشيخ

أبو عبد الله محمد بن أحمد بن حنبل، وهو أحد

أكبر وأشهر معاجم اللغة العربية.





## تجدید و اصلاح کی بہترین مثال

میں نے اس زمانہ میں اس تجدید و اصلاح کی مثال دیکھی ہے جس کی مثال میں نے اس زمانہ میں دیکھی ہے۔ اس زمانہ میں اس تجدید و اصلاح کی مثال دیکھی ہے جس کی مثال میں نے اس زمانہ میں دیکھی ہے۔

اس زمانہ میں اس تجدید و اصلاح کی مثال دیکھی ہے جس کی مثال میں نے اس زمانہ میں دیکھی ہے۔ اس زمانہ میں اس تجدید و اصلاح کی مثال دیکھی ہے جس کی مثال میں نے اس زمانہ میں دیکھی ہے۔

اس زمانہ میں اس تجدید و اصلاح کی مثال دیکھی ہے جس کی مثال میں نے اس زمانہ میں دیکھی ہے۔ اس زمانہ میں اس تجدید و اصلاح کی مثال دیکھی ہے جس کی مثال میں نے اس زمانہ میں دیکھی ہے۔

اس زمانہ میں اس تجدید و اصلاح کی مثال دیکھی ہے جس کی مثال میں نے اس زمانہ میں دیکھی ہے۔ اس زمانہ میں اس تجدید و اصلاح کی مثال دیکھی ہے جس کی مثال میں نے اس زمانہ میں دیکھی ہے۔









نے لئے پیش کر۔۔۔ یہ اور اس اہم منصب کی تمنا کرتے ہیں اس کے بارے میں اللہ کا  
مشورہ لیجئے چاہے اللہ کا مشورہ یا نہیں کرنا۔ ۱۱

## جرات و شجاعت و قربانی کا جذبہ و شوق

اسلامی دنیا کی۔۔۔ نے پانچویں اور چھٹی صدی کے ساتھ جرات و شجاعت  
کی دونوں اور صبر و استقلال اور قربانی کا جذبہ و شوق بھی دیا ہے۔ ان کے حالات کا مطالعہ ہو تو  
فطرت میں کوہِ نئے کی مانند عظمت بھی ڈالی جائے گی۔ لیکن ان لوگوں کی فطرت ہے کہ  
وہ قوی اپنی جرات و شجاعت اور عظمت میں کوہِ نئے کے جذبہ کی قدر کرتے ہیں  
اور انکی چیز اس کو بڑی عزت و عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو لوگوں کے لئے نہ ہوں اور اسلام  
کی تادمِ حیرت انگیز شجاعت اور فطرت کو نگاہِ نئے سے بھری پڑی ہے۔

اس جذبہ اور ان کے لئے ان کے لئے یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ وہ کتنے اور اسلامی قوموں کے  
نئے ہیں، خطرناک سے اسی وجہ سے بہت سی لڑائی اور فساد چریکیں پیدا ہوئی اور یہاں جرات  
میں جس کا تمہید بھی ملتا ہے اس سے اس میں کچھ بھی۔ اور یہی وجہ کہ ان لوگوں کا پھیلنے والی دلی  
جس میں کے باوجود ان لوگوں کا ہر جہاں جاتا ہے۔ سے کسی اختلاف کا اظہار کسی انتقام پر  
نئی تحریر تو نہیں تھی۔ منطقی دلائل اور علمی بحثوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

حالمِ اسلام میں یہ ہونے والی فوجی انقلابات نہیں ہیں۔ یہ شیعہ مشائخ ہیں جو بڑے  
ہو کے حالات کی اصلاح اسلام کے نام پر سامنے آتی ہیں اور اسلام پسندوں کی گزروں کا  
فائدہ اٹھاتی رہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہاں بائبل میں ملتا ہے تو یہاں ملتا ہے تو ان کے لئے اس  
سے دماغِ متحرک و ہمارے کسی نہ ہوتے ہوئے باطل کا مقابلہ متحرک و متحرک کے درمیان  
مسلک سے صحیح عقائد پر صانعِ مہم سے لئے قربانی کے ثبوت اور خدا کا دے جذبہ کی  
مذاہفہ ہر تحریکوں کے باطل میں سمجھنے کے لئے راستہ ہموار کر دیئے گئے ہیں۔





## سماجی بگاڑ کی اصلاحی اور اخلاقی قیادت

اسی طرح سسٹمز سے غمزدگی ہے کہ ملک کی اخلاقی قیادت کی ذمہ داری قبول کرے۔ ملک میں پھیلے ہوئے بگاڑ کو درست کرنے کے لئے سامنے آئے۔ پاکیزہ شرفیاد زندگی اور سادہ سادگی کے جزا میں جو سچ ہیں۔ ملک جس اخلاقی مروت میں مبتلا ہے اور جس کی خود غشی کی راہ پر تیزی سے بڑھ رہا ہے اس کو روکنے اور سماج کو مکمل تباہی سے بچانے کی کوشش کریں۔

یہ اسی طرح جائز نہیں کہ دنیا بھر غرق ہو جائے جس پر مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ہمارے اور اس دور سے غرق ہو کر یہاں دہشت کی اور شیوے نفسانی کی پوجا پوری ہے۔ یہاں حرص، طمع اور مفاد پرستی اور کچھ کو پیچھے ہوئی ہے۔ یہاں رشوت و خلیات، دہش، غمزدگی عام ہے۔ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ان کے طامش، شامخ اور ان کی دہش و مٹا دہش کی موجودگی میں کسی ملک اور سماج میں بہت بڑا بگاڑ پھیل جائے گا۔ بڑی بڑی بات ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کے پاس بین کی تعلیمات رسول ﷺ کی سنت اور صحابہ کرام کے اسوہ کی صورت میں اخلاقی تحفظ کا سامان موجود ہے جو اخلاقی ہے اور وہی اور غشی دہش الہیہ جن سے بچا سکتا ہے اور ملک اور سماج کو مکمل تباہی سے محفوظ رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اسی صورت میں مسلمان اپنے صحیح مقام و منصب کی لاء غدی کر سکیں گے۔ اور اسی صورت میں اہل وطن مسلمانوں کی عزت و احترام کریں گے ان کا پاس دلی ملا کریں گے جن کو انھوں میں بھلائی اور اہل میں جگہ دینے پر مجبور ہوں گے۔ اور ممکن ہے انھیں اس ملک کی قیادت کا ایک موقع اور حیات فراہم کرے۔

اخلاقی قیادت کا میدان امدادیوں ہے جو اب تک خالی پڑا ہوا ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے اس کا موقع ہے کہ وہ اہل میدان میں اپنی صلاحیت، اہمیت و اختیار ثابت کر سکیں اور اسی راہ سے قیادت کا منصب حاصل کریں۔





## امریکہ کو درپیش خطرات اور اس کو تعلیمات نبوی کی ضرورت

وہ امریکہ کے لیے ایک ایسا ہی خطرہ ہے جتنا کہ ہندوؤں کے لیے تھی۔ اس کی تعلیمات کو پختہ کر کے  
انہی تعلیمات میں سے جو کہ دنیا کی ہر قوم کے لیے مفید ہیں۔ انہیں اس کی تعلیمات میں سے  
تاریکی و تاریکیوں میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے  
نکالت میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے  
انہی میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے

میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے  
نکالت میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے  
انہی میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے  
نکالت میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے

### عالم مغرب کی بحران

یہ مقام ہے کہ عالم مغرب کی بحران ہے اور اس میں امریکی قوم کی قیادت، بعد از ہندوؤں  
دنیا کی تعلیمات میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے  
انہی میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے  
نکالت میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے نکال کر انہیں اس کی تعلیمات میں سے





ہے۔ یہاں میں ماسواہ نایاب ہے۔ یہاں میں حجۃ کا تقدس ہے، یہاں میں الکی میں بولی  
بروزی تفتیش سرحدوں، لیکن یہاں میں پیر کی کمی ہے، اس چر کی کمی کی طرف ایک صاحب  
یہاں صاحب بصیرت دست سے متوجہ کیا

وَمَا يَزِيدُكُمْ حَتَّىٰ تَكُونَ قُلُوبًا مَلُوءًا، اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (۱)

(ترجمہ) اور تم میں تب تک آپ اس میں اس سے بڑھ کر تم سے تمہارا اللہ لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
کیوں نہ ہو؟

سب "مسلما، اللہ لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" کی یہاں کی ہے، یہ "مسلما، اللہ لا قُوَّةَ  
إِلَّا بِاللَّهِ" وہ چیز ہے جو مکی کوسر ہمارے ہے، مسلما، اللہ لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وہ چیز ہے جو  
مادیت کو اہل دین کی عبادت بناوے، یہ مسلما، اللہ لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وہ چیز ہے جو نفسانی  
سے سرش کوڑے کو اس طرح رام کرے ہے کہ وہ مٹتی دلا رہا ہر دم سب اور سرش کوڑے تک  
سے جھے وہاں ایک مبارک امر کی ہوتی ہے، یہ مسلما، اللہ لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وہ چیز ہے جو نفس  
کے آپ وہاں اس دھول کے کہ یہاں طہری دنیا میں رہاں وہاں یہاں نفس پیر کی  
ہے، وہ "مسلما، اللہ لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" کی کمی ہے، جسے میں تو چند لفظ میں اور اپنی  
شما ہوا اعتقاد میں میں مسلما، اللہ آپ بے شک، ایک ایک "مسلما، اللہ آپ  
ہے، وہ "مسلما، اللہ آپ بے شک، ایک ایک "مسلما، اللہ آپ  
یہ "مسلما، اللہ آپ بے شک، ایک ایک "مسلما، اللہ آپ

یہ "مسلما، اللہ آپ بے شک، ایک ایک "مسلما، اللہ آپ

یہ "مسلما، اللہ آپ بے شک، ایک ایک "مسلما، اللہ آپ

یہ "مسلما، اللہ آپ بے شک، ایک ایک "مسلما، اللہ آپ

یہ "مسلما، اللہ آپ بے شک، ایک ایک "مسلما، اللہ آپ

یہ "مسلما، اللہ آپ بے شک، ایک ایک "مسلما، اللہ آپ

یہ "مسلما، اللہ آپ بے شک، ایک ایک "مسلما، اللہ آپ

یہ "مسلما، اللہ آپ بے شک، ایک ایک "مسلما، اللہ آپ

















# اس دنیا کی فلاح و سعادت اور تباہی و ہلاکت انسان کے ساتھ وابستہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالمگیر فساد

”استوار، اہل ایمان، اس وقت تمام دنیا میں فساد و فتنہ ہے۔ اور مردی جو فتنہ ساز  
کی طرف روٹن ہیں۔ اور جس میں فساد کی کوئی گنجائش نہیں، ان میں بھی فتنہ پڑ جاتا  
ہے کوئی دعویٰ ایسا نہیں جس کی ہر جگہ سے طرفدار ہوتے ہوئے ہر کتب خطا سے تائید ہو۔ اس کی کوئی  
حقیقت نہیں جس پر سب کے سب متفق ہوں، لیکن ایک بات ایسی ہے جس کی تائید ہر  
طرف سے نہیں کیے جا سکتے، جہاں جائیں شہاس کی حد اے ہر محنت دیکھ گئے، وہ یہ ہے کہ اس  
وقت دنیا میں ایک عالمگیر فساد برپا ہے، ہر میدان سے جس سے دنیا کا کوئی گوشہ خالی نہیں  
ہے۔ یہاں تک کہ جو ملک اپنی ادنیٰ ترقی کے نقطہ صروج پر پہنچ گئے ہیں، وہاں بھی اگر آپ  
ماہرین کے قوائی کا رویہ کریں گے، کوئی ٹھیک، کوئی جبر، کوئی مصلحت، کوئی مبادعہ، کوئی مذاکرہ،  
کوئی نور و فکر کا حلقہ اس سے علیحدہ نہیں کرے گا۔ ایک سر سے دوسرے سر تک ہر ملک  
جامعہ، سرحد آپ اس کا فکرو پائیں گے کہ بازار بست پھیل گیا ہے، اور دنیا میں ایک  
عالمگیر فساد برپا ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس پر قریب قریب ہر وقت دنیا کے تمام لوگ  
اور محققین عالم یہاں تک کہ جو سوچنے لگنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، وہ بھی متفق ہیں، جو تباہی  
کے پڑھنے والے ہیں، وہ دماغوں کے واسطے سے جانتے ہیں، جن کو اس کا اتفاق نہیں  
ہوتا۔ یا اس کی خدمت میں ملحق ہن سے انہوں میں بھی یہ بات چلی رستی ہے۔ ہر ملک، ہر  
کوئی، ہر ملک، ہر پڑ، ہر سرحد، ہر زبان، ہر زبان تک، اور ہر دماغ میں جو فتنہ و بربادی





۱۔ اے اللہ! میری طرف سے جو کچھ ہے وہ سب تیرے لیے ہے۔  
 ۲۔ اے اللہ! میری طرف سے جو کچھ ہے وہ سب تیرے لیے ہے۔  
 ۳۔ اے اللہ! میری طرف سے جو کچھ ہے وہ سب تیرے لیے ہے۔  
 ۴۔ اے اللہ! میری طرف سے جو کچھ ہے وہ سب تیرے لیے ہے۔  
 ۵۔ اے اللہ! میری طرف سے جو کچھ ہے وہ سب تیرے لیے ہے۔  
 ۶۔ اے اللہ! میری طرف سے جو کچھ ہے وہ سب تیرے لیے ہے۔  
 ۷۔ اے اللہ! میری طرف سے جو کچھ ہے وہ سب تیرے لیے ہے۔  
 ۸۔ اے اللہ! میری طرف سے جو کچھ ہے وہ سب تیرے لیے ہے۔  
 ۹۔ اے اللہ! میری طرف سے جو کچھ ہے وہ سب تیرے لیے ہے۔  
 ۱۰۔ اے اللہ! میری طرف سے جو کچھ ہے وہ سب تیرے لیے ہے۔

[illegible][illegible]



وہ کسی دلی میں اس کا خیال نہ رہا۔

انسان کے اندر بے شمار درد سے چھپے ہوئے ہیں  
جب وہ باہر آ جاتے ہیں تو دنیا تباہ ہو جاتی ہے

انسان ایک جھگڑا ہے اس میں ہر طرح کے شیر چھپتے ہیں اور تیندوے موجود ہیں۔ یہ تو  
کچھ تو کوئی اس کے باہر دنیا میں موجود ہیں بلکہ وہ حقیقت چاہے انسان۔ ان کے اندر موجود ہیں اور  
باہر اس کا ظہور ہے انسان کے اندر کے شیر اور تیندوے، انسان کے اندر کے چھپتے اور بھڑکتے  
ہماری کسمپرسی کے لئے اور سورہاہر کے لئے اور سورہوں سے کہیں زیادہ خطرناک۔ انہیں۔ وہ  
نہایت ہی، انہیں زیادہ خوش رہا، انہیں زیادہ انسان کے خون کے چم سے چم اور ان کے اندر  
سے کہیں زیادہ صاف ہے، انسان کے اندر کے سانپ اور بچوں، جب سے باہر نکل آئے ہیں،  
جب سے دنیا تباہ ہوئی ہے۔

باہر کے دردوں نے کبھی دنیا پر حملہ نہیں کیا:

باہر کے سانپ اور بچوں نے دنیا کو کبھی ٹھک نہیں کیا آپ نے یہ کبھی سمجھا میں نہیں  
پڑا ہوں گا کہ سانپوں اور بچوں نے اپنی عظیم کی ہوتے ہیں دشمنوں کے خلاف لشکر کشی کی کبھی  
آپ نے یہ نہیں سمجھا کہ مادی دنیا کے شیر کھانا کھائے اور شیریں نے دنیا پر حملہ کر دیا، یہاں  
پر تارخ کے بہت سے طالب علم ہیں، آپ نے کبھی تارخ میں جو پڑھا کہ بھڑکتے انسان سے  
لڑے ہوں یا بھڑکتے بھڑکیوں سے لڑے ہوں۔ مجبور دیکھئے انسان کو لیکن کتنی بار آپ نے  
پڑھا، پڑھنے پڑھنے آپ ٹھک آ گئے، اور پڑھنا بڑی دور کی بات ہے، یہودی اور مسیحی  
تو کئی کئی بار دیکھیں، کبھی کبھی ہم سے بہت بڑی تعدادوں لوگوں کی ہے، یہودیوں سے  
کبھی کبھی عظیم کبھی کبھی، کبھی خود وقت کے لئے ہوں، یہودیوں، کبھی کبھی  
ان کے خلاف کبھی کبھی نے یہ جانتے کہ یہودیوں اور مجبوروں کی کبھی کبھی ان سے  
یہودیوں اور مجبوروں کی کبھی کبھی یہودیوں سے، کبھی کبھی یہودیوں سے، کبھی کبھی  
سے رہا ہے، کبھی کبھی یہودیوں سے، کبھی کبھی یہودیوں سے، کبھی کبھی یہودیوں سے





یہ دیکھنے میں ہو سب انسان نے لہو سے تھک چکے ہیں ملامت کے اندر حیرت کا راز پیدا ہو گیا ہے تو اگر وہ مسائل نہ ہوں تو یہ وہ ماضی پیدا کرے گا اور افسوس کہ نے، ماضی پیدا کر دے گا، اگر انسان کی طبیعت کا رخ صحیح ہو جائے، اگر وہ سال، حیرت کا طاب ہو مگر انسان انسان کی فلاح چاہئے والا ہو مگر انسان انسان کو قلعہ بنانے کا نہ ہشی مدد ہو مگر انسان ماضی کا حلام میں جائے انسان اپنے افراس سے پائے ہو جائے، اگر انسان اپنی اسٹی کو دوسرے کے لئے مہیا کیا ہے دوسرے کے لئے رہنے کے لئے اپنی زندگی کو فطرے میں ڈالنے کی ہمت رکھتا ہو۔ اور اس دنیا سے بدامنی کو دور کرنا چاہئے اس دنیا سے محبت کو دور کرنا چاہئے اس دنیا کی ملامت سے خوش حالی سے ملامت کی محبت سے انسان کے قدر سے، انسانی جان کی قیمت کے احساس سے غمزدگیا چاہئے جو پھر وہ اس نہ ہوں گے تو بھی وہ انجام اکام الہام سے لگا ہو بڑے سے بڑے مسائل کے ساتھ آئی تھیں نہ انجام پیدا سے، نہ انجام پا سکتا ہے، اصل چیز ہے انسان کا ارادہ اگر وہ اس کو صحیح ہو جائے اور اس کا سر چمکے ہو جائے جہاں سے وہ ارادہ نکلتا ہے تو سب کچھ درست ہو جاتا ہے۔

ساری خرابیوں کا انحصار اس پر ہے کہ انسان کے دل میں کیا ہے؟  
ہمارے اس ہاتھ میں اللہ نے بڑی طاقت رکھی ہے لیکن یہ ہاتھ خود کوئی چیز نہیں ماضی کی کوئی سستی نہیں یہ ہاتھ مظلوم پر ظلم کے لئے اٹھ سکتا ہے، ظالم کی مدد کے لئے اٹھ سکتا ہے، اٹھ کہا سکتا ہے، اعتماد رہتا ہے، اور آئی تو صرف اسی کے لئے اٹھ رہا ہے، آج ساری انسانی توانائیاں اس کی مدد کی طاقتیں ظلم کے لئے اٹھ چکی ہیں اور یہ کوئی مہربانی اور بھلائی نہیں ہاتھ نہیں، جب ہمارے دل میں جاتے ہیں ان کے دل میں اللہ کی نیت میں لڑنا پڑنا، اور اس کے دل میں اور وہ اس کی دشمنی گھر کر جائے، اس کو انسان کے خوں کی چات لگ کرے، اس کا ہاتھ تھکے گا، ظلم کرے کے لئے یہ وہ کرے، آخری یہ یہاں کے چہرے کو چھپا دے گا، اس کی بروی ہو غلت کے لئے جو آخری سب وہ گیا ہے، اس کو نہیں لینے کے لئے غمزدگی، مجلس سے مذاق، دھرم سے مس کو مہم کے بعد چنداں پکائے سے لئے اپنا اور چہرہ میں بیکاریت بھرت کے لئے ملے ہیں یہ یہ چنداں اور اس کے چہرے

و اعلیٰ یعنی اور اس کی "کے کوکل کر دینے کے لئے ہمدردت پھیرتا ہے، لیکن مسئلہ صرف ہاتھ کا نہیں۔ بلکہ اس کا اس طرح کی روحی حراستی کا انحصار اس پر ہے کہ انسان کے دل میں یہ آواز کا راہ دیا جائے، "تو اس کے اندر حیرت کی طلب پیدا ہوگی" کیا اس کے اندر خوف پیدا ہو گیا۔ کیا اس سیت کی حقیقت اس پر عمل مئی؟ کیا انسان کو سستی کا آغاز و انجام معلوم ہو گیا؟ اور انکھادامی پر ہے۔

انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ نے جتنی زرخیزی رکھی ہے، اور اس کے اندر سونا اگلنے کی جو صلاحیت رکھی ہے اس کی سامنے سائبریا کے میدان، اور ہندوستان کی سرسبز و فزونی بنگا ہے، ان کے اندر ایک دروازے کے اگلنے پھولنے اور پرواز پانے کی صلاحیت پیدا ہوئی، اور انسان کے عقلی اغراض و مقاصد اور اس کی عقلی خواہشات کھانچنے کے لئے تیار ہے تو انسان ان کو کھا کھا کر اپنے دل کی سر زمین سے ایک لہروں کی بجائی پیدا کر سکتا ہے اور یہ بجائی چل رہی ہے، چک سکتی ہے، اور کافی جاسکتی ہے، لیکن اگر یہ دل کی سر زمین اسرار اور غور ہوگئی ہے تو اس کے اندر کانے تو پیدا ہو سکتے ہیں، پھول پیدا نہیں ہو سکتے، اس کے اندر کواری تو آگ سکتی ہیں، بیس امن دینے والی چھاؤں نہیں پیدا ہو سکتی، انسان کے دل کی بجائی ایسی مخصوص ہوتی ہے، ایسی اٹل ہوتی ہے کہ اس کے اندر ہر تو پیدا ہو سکتا ہے، ہر چیز نہیں پیدا ہو سکتا، جو اٹل تو پیدا ہو سکتی ہے، اپنے بچوں کو پالنے کے لئے قیوس کا بیت چھاؤں کا جہاں پیدا ہو سکتا ہے، بیس کسی۔ اس کی منظم اور کسی مصیبت زدوں حفاظت اور کسی جہنم کے سر پر شفقت کا، تمہارے کا نہ جسک پیدا ہو سکتا۔

گر یہ دنیا جنت کا نمونہ بنا دی جائے لیکن دل خراب ہے  
تو پھر جہنم کا نمونہ بن جائے

آخر سائن کی مہرت جو کچھ ایسی ہوگئی ہے کہ اس کی پیاس شربت سے نہیں بجھتی، وہ اس سے کہیں بجھتی (جس اللہ نے فرمایا خدا صراطاً مستقیماً) کہا ہے، اس کی پیاس بھڑے میسے پانی سے نہیں بجھتی، جس قدر آبی مائے قیوس کھتا ہے اس کی پیاس بڑھ رہی ہے، ہلکتی رہتی ہے، جس کی پیاس انسان کے حواس سے بجھتی ہے، ایسی حالت







سے اقدیت اور سنی تعلیم اور تجزیہ یہاں تک کہ کہ معلوم ہو گا کہ جیسے کسی شخص میں کسی چیز سے ایک ایک اجزاء لئے جاتے ہیں، باطل یعنی کی چیزوں کے آپ بھائی ہیں، گئے کہ کیا معلوم اور پیش ہے لیکن اس کے اندر جو انسانیت کا درد ہے، یادوں کی کنگہ ہے، وہ وہیں پہنچے جیسے آدمی اپنے گھر کا کوئی واقعہ بیان کرتا ہے تو اس کا لہجہ اور ہوتا ہے، آسمان کی آگھوں میں ڈبڈبائے ہوئے ہو، تہہ میں آواز اور غرض یہ کہ جیسے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا درد دور ہے۔

”خدا کے پاس ہمارے فعلیہاں ایمان سے دیا کے طریقوں کو جان کر رہے ہیں، یہاں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے وہ دینی بہت خوش آواز دیتا ہے، کوئی مبارک واقعہ ہو، اس کو سنا دے لے کر جان لیا جائے، اس لئے کہ انسانیت سے کسی وحشی اور کجی نفس نہیں ہے، سب زبانیں باتیں اور دماغی گفتگو ہیں۔“

آج دنیا کی ساری کی پوری ہو چکی ہے، ہر کسی کو سب کچھ ہمارے پاس ہے اگر ہم نیک بننا چاہیں، اگر ہم انسان کی خدمت کرنا چاہیں، اگر ہم انسان کو ان خطرات سے نکالنا چاہیں، اگر ایک لڑائی کو بے ثبات بنالیاں یا غلبہ بنالیاں ہیں، ہم اس کی مدد کرنا چاہیں تو اس نے ہم کو وہ وسائل دیئے ہیں کہ ہم ان کی مدد کو کافی سمجھتے ہیں، لیکن ہمارے اندر سچا ارادہ نہیں ہوتا، ہمارے اندر اس کا شوق نہیں، ایک شخص کے پاس سب کچھ ہے، وہ انکھوں پر پے سے دھاکر سکتا ہے، لیکن وہ نہیں ہے، نہیں ہے، اس کو پہنچنے کی محبت ہے، راست ہے اور کامل الوجود ہے، وہ باطل ہاتھ پاء نہیں چاہتا، ہوتا ہے، اس کی دوسرے کیا کام آئے گی؟ ایک شخص حج کو جاسکتا ہے، خدا سے اس کو ایسا دینے دے، لیکن حج کا ارادہ نہیں ہے، حج کا شوق نہیں ہوتا ہے، پھر کون اس کو حج پر آمادہ کر سکتا ہے؟

آج انسان سب کچھ کر سکتا ہے، لیکن کرنا نہیں چاہتا۔

اسی طرح آج اس کے نیک بننے اور انسان کی خدمت کرے اور اس دنیا کو امن کا گھر بنائے، اس دنیا کو مسکاتو، بنائے اور اس دنیا کو مسکندہ و عید میں تبدیل کر دینے کا جیسا دریں موقع، جیسا آسان راستہ اس وقت ہے، یہاں کبھی نہیں آج بد قسمتی سے انسان سب کچھ کر سکتا ہے، نہیں کرنا نہیں چاہتا، کیوں نہیں چاہتا؟ کرنے کا فائدہ اس کے سامنے

نہیں، ظاہر کیوں سامنے نہیں آتا، رہتیں ہیں۔ سوئے لاپنی آسائش کے سوا بے چہرے  
 معذرت کے تجر بوں کے چہ نہم۔ تجر بوں کے اور آپ محسوسات کے، وہ اپنی ذات اور اپنی  
 اولاد کے واسطے کچھ بھروسے کی بات۔ اور کب کبھی فطرت سے کہ شاید ہماری مدد سے دلائی اور  
 یکدور ابھی۔ فی تیں۔ وہ وقت بھی کچھ دور نہیں جب اپنی اولاد کو بھی جوں جوں کا ہوا عرض  
 میں اور حوزہ پرستی میں، وہ ان ہوا ہے وہ خود کی سب کچھ دھو کر چنے کے سونڈ میں جس  
 رفتار سے انسان تری کر رہا ہے، اور یہ رفتار جاری رہی تو چند دنوں میں ہم دیکھیں گے کہ وہ  
 ہوا پٹا لگا لگا کو بھی جوں جوں کی تعلیم سے اور صرف اپنا پیٹ بھرنے کی افشاش کر رہا ہے اور دیگر  
 کچھ کے ہیں اور ہلکے سے ہیں تو ان کو سہ کی پروا نہیں ہوئی ہو گا میں جہاں ہر جگہ چنے کی  
 برگ اور لکڑی سے اور نیوں کی تعلیم سے کھائے گئے ہیں وہاں موجود کس قسم کی یہاں تک کہ  
 حضرت مسیح علیہ السلام کی آڑی ہوئی اور ان کی کچھ تعلیمات کی اصل تعلیمات اور کھیل کی تعلیم وہ  
 بھی وہاں سے رخصت ہوئی ہے وہاں تو یہ حال ہے کہ دنیا میں کو چنے سوائے کسی کا ہوش  
 نہیں رہا بلکہ بہت سے لوگوں کو اپنا بھی ہوش نہیں رہا ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بیان کیا ہے  
 (وَسُوا لَعْنَةً لِّسَلْعَمِ الْفَلْعَمِ) خری مہرت کا منظر یہ ہے کہ انسان کو اپنا بھی کچھ ہوش باقی  
 نہ رہے یعنی اپنے پیٹ کا تو ہوش ہے مابقی ہوش نہ رہے۔

سادہ تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ اصل معاملہ ہے انسان کا اور اس کی کچھ مواد  
 سے اور اس کے دل کا ہے اور اس کا جو کچھ بھی معاملہ سے وہاں کے ٹیک اور اوں کا ہے، اگر یہ  
 جی پیر ہو جائے۔ یعنی ایک سو سے پیدا ہونے لگیں تو پھر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، وہ اس کی  
 تو صرف سامانی نام سے، اس کی تو نسبت اور اس کے باقی ہیں، ان کو ہر ایک دی ہوئی طاقت  
 ہے انسان خود پیدا کرتا ہے۔

خرابی صرف یہ ہے کہ دنیا کا رخ غلط ہے

اس وقت نیا کے دو جو اصحاب آیا ہوا ہے اس کو کچھ کہی گئیں سے یہاں نیا نے وہ  
 یہ۔ یہ ان کا رخ پرے شریک طرف مڑ گیا ہے، ان کی طاقتیں ہیں، ان کی سرانجام  
 ہوئی ہے وہ میں رہا۔ چنانچہ اگر بد نہیں ہو۔ کچھ پیسے چھتا ہر پروا نہ لگا اور اب نہ



















—

۳۰ می ۱۹۷۷ء کو

بحر القسطنطنیہ و مالوے سے

۱۔ نئے "تیسراں" مفقود، SUBCONTINEN سے قابلِ غور اور محترم

[illegible]

— 1998 —

میتوں کا ریت کدہ ہے آدہ، وہاں ہیں گتے

مستطاب پر ہے کہ آپ جو کہ جا چکے ہیں اُس کے بارے میں سب سے زیادہ اُن کی رائے

وہ شوقیہ لیا کا کہ ہے ۔ خواہ وہ خاں اور امیر بادشاہ کی بجلی بھی (پیر جاسن) ، پیرا ، رہا ہے ۔

حضر: ١٠

ہاں بہت خدمت ہے۔ ہم تو عرض کر رہے ہیں کہ جس نے اپنے دل سے اللہ کی بات

یہ نکتہ اہم ہے کیونکہ اس سے

تقریبی مطالعہ (COMPARATIVE STUDY) : اس میں تاریخی اور تارخ معاصر میں تبدیلی

[illegible][illegible]

۱۔ مہتمم سب سے زیادہ نادر و نایاب ہے تو اس کی ضرورت بھی ہے اور نہیں ہے۔

خبردار! یہ سب شے ہر کسی کے لئے اور عربی زبان میں لکھی ہوئی ہے اور ہر کسی کے لئے فہم ہے۔

[illegible][illegible]

نام کی اصلاح، اور ان کی وجہ سے ان کے ساتھ کی یہ اصلاح، اور ان کی

یہ سیمینار اقبال سارو کے زیرِ اہتمام تھا۔ (دعا کا کہہ دیا ہے، خواہ سب — ریاضہ)

یہاں پر ایک اور عجیب و غریب واقعہ رونما ہوا۔ ایک شخص نے ایک عورت کو گالیاں دینے لگا۔ عورت نے کہا: "میں نے تم کو کبھی نہیں دیکھا۔" شخص نے کہا: "میں نے تم کو کبھی نہیں دیکھا۔"

١٠٠٠







ہے، اس پر مصالحتی کو سون کا دور چڑھتا ہے اور وہ فریڈ (WORME) پر بھی پڑتا ہے اور پڑتا ہے اور تاریخ میں یہ بتاتی ہے کہ عرض کا سرور (سوانح پتہ) کا دورہ ظلم و مظالم کی کا یہ دورہ انسان کی اختیار شدہ لکھی اور صرف افراد پر نہیں بلکہ پورے پورے معاشرہ پر چوری پوری سوسائٹی پر۔ پورے ملک کو پورے عہد پر پڑا ہے۔ اور یہ دورہ پڑنا کئی، نوکھی اور عجیب خد پڑا۔ جس سے تین جو چیزوں سے لے کر خطرناک بھی ہے وہ یہ ہے کہ اس دورہ کو دور کرنے والے اور اس چار کی کا علاج کرے والے لوگ نہ ہوں، ہم نے انسانی تہذیب اور نسل انسانی پر ایسے بڑے بڑے پڑے ہوئے دیکھے ہیں کہ معلوم ہوتا تھا کہ اب یہ تہذیب زرد و روئے کی اور یہ نسل اب آگے نہ چل سکے گی، میں سمجھتا ہوں کہ لوگ سامنے آئے، اس میں سے واقعات کا سبب بدل گیا۔

اس کی مثالیں میں آپ کو اپنے تاریخ کے مطالعہ کی روشنی میں دیکھیں کہ اسے سنا ہوں لیکن اس موقع پر میں صرف دو مثالیں دوں گا۔ ایک تو جب چین کی سرحد سے ترکستان کے چاندی اٹھے تو یہاں معلوم ہوا تھا کہ اب نسل انسانی سب کچھ کھا دے گی، اور اب کچھ باقی نہ رہے گا، معلوم ہوتا تھا کہ سب دنیا کو اپنا قبضہ بنی سفر دارہ شروع کرنا پڑے گا۔ کیونکہ سب کچھ برباد ہو جائے گا، کتب خانے، ہیں گے، اندھو سے رہیں گے، اندھو شور ہیں گے، اور وہ جو تھی کہ وہاں تھے ترکستان سے چین، یورپ، میاں لوگ ان سے ڈرتے تھے، یہاں چند تاریخی شہادتیں بیان کرتا ہوں جو یورپ کے مشہور مؤرخوں کی کتابوں سے ماخوذ ہیں۔

تھمن (GIBSON) اپنی مشہور کتاب "تاریخ اٹلانٹک اور مشرق وسطیٰ"

(THE DECLINE AND FALL OF THE ROMAN EMPIRE) میں لکھتا ہے۔

"سوائس کے مانتھوں کے دور میں تاتاریوں کی فیر کی، ان پر اتنی وحشت جاری ہوئی کہ وہ ان خوف سے اپنے سناں کے مطابق، انسانی سوانح پر شکا، بھٹکتے لے نہیں سکے۔"

ایچ جی (H. G. WELLS) کا قول ہے کہ

"تاریخ کی سیاسی پیشین گوئیوں میں صدی کے آغاز میں، یہ کچھ تردید تو اس میں یہ پیشین گوئی کہ صرف چند صدیوں کی بات ہے کہ یورپ اور دنیا بھر کی ملکوں کے پر اثرہ آج جائے گا۔"

پروفیسر لیمب (HAROLD LAMB) لکھتا ہے۔

”جسیر عباس کی حیات، شوقِ سعادت گہری۔ بھلے بوجھِ بختِ صبر سے بھٹکا کہ تعجب یہ  
میں تہذیب و ثقافت کی سرسبز دشتیں ہیں، سو فرہنگی ملکِ خود کو کی عادت رہا کی محنت  
اور کچھ بوجھ کے لیے لیتا (جو) ان ملک میں نہ تھا۔“

نکاحِ پابا، پھر موسمی (سنتِ اُت) کا عالمِ دل، اچھے ایمان کے فوجیوں میں سے  
ملے خدا کی یاد دہانی، اسی کے منسوب سے ذرا بڑا، ان کو خصال پر ترس لگاتے کی تلقین تھی اور  
پہلے اخلاق سے اپنی روحانیت سے اپنی بے غرضی اور عین سے اپنی بے دوی و سوجا سانی  
سے اس کے لوگوں کو دیا، ان کے لوگوں کو بالکل ایسا نرم و نازک کہ وہ بالکل مہربان ہوئے۔ اس سے  
تسلی تھی کہ ان کی تعلیم کے جائز تھے ان صوبوں اور درویشوں کی دولت سے ملے، اور  
دوے اور ان کے غلوں کے ساتھ یہ ہے کہ پندرہ برسوں کے علاوہ ان میں سے اکثر کے نام بھی  
تاریخ میں نہیں ملے۔ انہوں نے بچے نام بھی پہچانے انہوں نے پاری کا تاریخی سلسلہ کو تو دلی  
بنا دیا اور پھر آدھی ملائی ان میں مصنف بھی پیدا ہوئے، ان میں بڑے بڑے قاضیوں کا یہ  
ہوئے۔ بڑے بڑے دیوانوں کی عظمت پیدا ہوئی۔ انہوں نے اسانی تہذیب کی حفاظت کی اور  
صدیوں تک دنیا کی رہنمائی کرتے قائم ہوئے۔

تومیر نے بھائی پروفیسر ملک پر کسی فرقہ پر اور مجھے سواٹ کھجے۔ میرے صاف کہو کہ یہ  
کمیونٹی (COMMUNITY) ہے، اس کا تہذیبی ہے (SCHOOL OF THOUGHT) اس  
سہ ماہی ہے، کبھی کبھار اس پر (ACTIVATION) پر یہاں تک کہ کسی طرح AGE  
پارہ ہے یہ ہے (AGE) پر اس کو دیکھنا کہ چاہتا ہے کہ اس کا یہ روزگار اور نئی دنیا کا یہ سوجا  
جید بات کہ یہ ہے اور یہ ہے۔

نیکس اصل: اس کی بات یہ ہے کہ اس دور کے دور کرنے اور نئی کوئی چیز ہے۔  
ہر دوشہ رنے اور نئی دہائی کے نئے اور نئی پتھر سے جنوں ویری کے بارے میں اس کی  
”دن سے اس کے حسبِ سیر کر کے ہوا ہے ملک کی چینی خیمے خونی اور جی حسبِ اعلیٰ سچا پختہ  
اور اپنے ملک کی بہت پیدا ہے کی تعلیم ہے کے لئے کوئی پائی جی ہوں جو عت کے لئے ہو  
یہ چیز اس کے ہے ایک آج جو ملک تاریخ پر نظر آتا ہے اور جس کے مابین تعلیمات پر



پاپ۔ مائے جی پیر۔ ریزو باجو۔ اور اسوں بیوہ مالکینہ کی پارسا ولی دیتے نظر نے  
 تھوڑا۔ آنکھوں کی میں۔ اور لی درخت اور پشتے سرفرتے بچوں جو بولے پتوں اور  
 پوسوں اور یہ نہیں خواہیں، مگر ان کا مایہ کنس پڑاں پتائی۔ مائے کی کی بچے نہیں پڑی  
 اور دیکھو یہ بھروسوں نے کہ معلوم ہیں کہ انوں کا ایک دور ہے۔ اور ان کی کلائیہ مال  
 ہے۔ اس کے بعد شریف خوب شریف اورت دے نہ معلوم پڑے۔ مسم پر ہے۔ اور تیر کو  
 تیر تیر مائے۔ یہ مائے پر مائے چاہے۔ یہ وہ پڑاں لکھا جاتے، یہ ایک کی دلی سے اور اس کی  
 طرے نے پاگل طراف ہے۔ وہ ہے۔ یہ اگر کے کے ملنا کے فاف ہے۔ اور خدا کے  
 تیر تیر اس اور یہ رم میں کی تو کھاتے کے فاف ہے نہیں یہ ہوتا ہے اور تیر تیر ہوتی ہے  
 اور اگر بھی مائے پڑاں ہے۔ اس پر تیر کا ذکر ہے۔ اور انوں پر کی پاندہ کا ذکر ہے۔ اور  
 یہ نہیں مائے کہ مائے اس سے مائے ہوئے۔ اور کے مائے کہنے نہیں اس کو کہنا پڑتا ہے۔ اور  
 مائے کی کہ پائے مائے پڑاں ہے۔ اور مائے کی پائے اورت میں یہ افادت  
 ہے۔ اس میں اور اب اس سے نہیں دیکھتی ہے کہ یہ وہ لوٹ تھے۔ اس سے  
 نے لوٹ تھے اس مائے کے فاف ہے۔ اس کو کیا ہو گیا تھا۔ اس کا یہ دیر تھی کا اور دیکھا پڑاں تھا۔  
 اور اس کی سمیت کہاں بھی کی تھی۔ اور یہاں لکھا کہ انوں نے پچھلے دیر تھی کیا کیا نہیں  
 نہیں نے پچھلے نہیں کیا۔ اور کوئی نے دھت تھیف نہیں ہوتی تھی کیا انار کے سے  
 اسے فاف تو دیکھ کر اس کے۔ سو بنے میں کیا تھا ہے۔ سو بنے میں کیا جاتا ہے۔ نہیں  
 نہیں اور اب سب اس کے کہ اس نے ہمارے خوب پتے ہوئے دیکھتے ہے اور اس کی  
 انھوں نے یہ۔ سو ہی نہیں نکا کیوں وہ اس کو دیکھتے تھے مائے سے اور مائے ہی  
 نہیں مائے پڑاں ہے۔ اور تیر مائے سے مائے کو مائے تھے۔ مائے سے اور مائے ہی  
 سے۔ اور دیکھتے تھے وہی کی مائے مائے سے اس پر مائے وہی کی مائے ہی۔ اور  
 ہی تیر تیر۔ اور اس کے۔ اور تیر مائے اور وہ ہی مائے سے وہی سے وہی سے  
 یہ ایک مائے نہیں۔ اور مائے ہی۔ مائے ہی مائے ہی مائے ہی مائے ہی مائے ہی  
 یہ مائے مائے ہی ہے کہ اس کے مائے مائے ہی ہے۔ اس مائے ہی ہے۔ اس مائے ہی  
 کے مائے مائے ہی ہے۔ اس مائے ہی ہے۔ اس مائے ہی ہے۔ اس مائے ہی ہے۔ اس مائے ہی ہے۔

چہاں انسان نہ تو دنیا کی ریاضت سے طمان اس سے اس کی پیاد سے، انسان ہی سے اس کی  
 روشنی قائم ہے، انسان ہی سے اس کی چٹک دک برقرار ہے، چلے جائے آپ قبرستان میں کیا  
 آپ کا اس دہاں لٹکے گا پئے جائے کس گمروں میں کیا ہوس دے، گوداں چاہے کئے  
 کیسے ہو نور ہیں، کسی بھی شلکار اور صنعت کی چیز میں ہیں، لگیں دہاں آپ نہیں نہیں سہتے،  
 دیکھیں معور چہاں میں لگے لیکن انسان کی سستی ہے انسان نہیں تھا، اتنا جنس سے تر رہا ہے تو  
 ذرا ہوا اچھا سے دعا رہا ہوا کہ خیریت سے کڑ رہا ہے، پورے انسانوں کے پوسٹنگی سالم الخیچ چاہے،  
 اگر انسان کو انسان سے محبت نہ ہو، انسان کو انسان سے کھورن کا احساس نہ ہو، انسان انسان پر  
 ترس نہ لکھا، انسان انسان سے ہمدردی نہ کرے، تو انسان نہیں بھیریا ہے، اور کون ہے جو  
 بھیرے کی تحریف نہ رہا ہے اور کون ہے جو بھیرے سے نفرت نہیں کرتا ہے، اور کون ہے جس کا  
 بھیرے کی برائی سے دس نہیں دکھتا ہے، اپنے پوسٹنگی میں ہے کوئی شخص جو کہے کہ آپ  
 بھیرے کی برائی کیوں کر رہے ہیں لیکن جب انسان بھیریا بن جاتے تو کیوں آپ کا دل  
 نہیں دکھتا، کیوں آپ کے دل پر چوٹ نہیں پڑتی اس کے نام سے نفرت کا عقیدہ کیوں نہیں  
 ہوتا، انسان بھیریا بنے کے لئے ہوا کیا ہے؟ انسان تو فرشتہ بننے کے لئے بنایا گیا ہے، انسان  
 تو دی بننے کے لئے بنایا گیا ہے، انسان تو بعد از فلاقی بنایا گیا ہے، اور ہمدی شاعری ہمارے دل  
 چاہے، ہمارے حساسات اور ہمدی مجلس میں اسی چٹپٹ سے اس کا تذکرہ کیا گیا ہے اور  
 بھیریا بھیریا ہے، آٹنیک بھیریا ہے، شکر دہاں اس سے بھیریا ہے، اور میں نے نہیں دیکھا کہ  
 کسی شاعر نے بھیرے کی شان میں قصیدہ کہا ہو اور کسی شاعر نے اللہ تعالیٰ آدنی سے بھیرے کو ہانا ہیرو  
 بنایا ہو اور اپنا بیٹا بنایا ہو، وہاں بھیرے تو محض کریم اور دینی کام ہم کر کریں اور ہمیں  
 شرم نہ آئے

نورسٹو میں کہتا ہوں کہ ایک انسان کا اس سے دستان پر ہاتھ اٹھتا کیسے ہے، اس ہاتھ کو  
 دیکھا جائے، اس کو آکڑان کے پاس لے جانا چاہئے اس کی طبی پہنچ کرں چاہئے، اس کو  
 کاٹ کر دیکھنا چاہئے کہ اس کے اندر موت کی چیر بھری ہوئی ہے اور کس کاخوں اس کے اندر دوڑ  
 رہا ہے یہ ہاتھ انسان پر اٹھنے کے سے نہیں بنایا، تو ہاتھ ہاتھ بنایا گیا تھا، انسان پر ظلم دوسے کے  
 لئے، انسان خودیورپ کا ہو، انسان عربیہ کا ہو، انسان خودیورپ کا ہو، اس پر جہاں بھی

















مسجد و مسجد بھی، ماوس کی سے لئے ہیں۔ بیاہاں جانرنا اور عیادت کرتے ہیں جس نے  
"سپکا سے وقت اپا ملین پھر میں وہ شعر پر سحر کا امیر جمل کا کہ

امیر متع ہیں حساب ر و دلی سے نے

پھر القاب سے دواں رہا نہ رہے

یہ ہے کی کا جہر۔ یہ ہے آپ کے متع ہونے کا طمیناں، نہ اس معتدل روی  
پاؤں سے۔ آپ اس قدر میں متع ہوں، اس قدر وسیع متع ہوئے، سناچ کسی کے دل کو رنگ  
ہے اور کوئی حزن نہ دہات اور پھر اس کے ساتھ ہر رنگ بھی پھلکے گئے اور رنگ کی صورت حال  
چر شرمناک بھی ہے اور جوناک بھی ہے کی۔ اللہ ہمیں تو فیض دے۔ آمین۔









ہستور مدلی کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ انسان کو زندہ رہنے کا حق ہے، ہم اپنی سوسائٹی کے خوشنماچیز سے بچ جھڑک کر رہے ہیں اور ہم سامنے ہیں۔

### اسلام میں انسان کا مقام

پہلے میں آپ سے نہیں گا کہ اسلام کی تعلیمات اس حلقے میں ہماری بڑی مددگار تھیں ہیں اسلام کی بنیاد پر تعلیم یہ ہے کہ انسان قدرت کا شاہکار ہے اور اس دنیا کے ہر شے کا سب سے حسین پھول۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ لِيَفْهَمَ صُورَةَ الْوَالِدَيْنِ

ہم نے انسان کو سب سے بھی صورت میں پیدا کیا ہے۔

یہ خدا کی طرف سے انسان کے سر پر تعلیم و تکریم کا علاج رکھا ہے۔

وَلَقَدْ نَحْنُ الْآدَمُ بَنِي آدَمَ (سورہ ابراہیم ۱۷۰)

اور اس کو اپنی خلافت سے سرفراز کیا ہے جس سے بڑھ کر کوئی امر لا اور عباد کے

اعمال کا طریقہ نہیں۔

رَبِّهِمْ جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلْقًا (سورہ بقرہ ۳۰)

پہلے میں زمین میں (آدم) کو اپنا عجب بنانے والا ہوں۔

خدا نے انسان کو آدم کے بعد کے حکم دیا جس سے اس کا اہتمام ہو کہ اب اس کے

لئے خدا کے سوا کوئی ایسی ہی طاقت نہیں ہے جس کے سامنے اس کو ٹھکنے کی ضرورت ہو۔

اسلام کے قدروں کی ابتدا یہ ہے کہ خدا کی مخلوق کو خدا کا بندہ کہا ہے۔ "الخالق"

ہی ان شاء اللہ (اللہ عیض)

انسان خدا کے ساتھ اور خدا کا بندہ کے ساتھ جو کرب و تعلق سے اس کے لئے وہ

سچا اور ایمان اختیار کرے جس سے زیادہ طاقتور اور شہین ہو۔ یہاں نہیں ہو سکتا، ایک

خدا پرستی میں آتا ہے کہ اللہ ہی قیامت میں انسان سے کہے گا کہ میرے بند سے شے

بنانا تو عبادت کو نہیں، وہ کہنے گا کہ پروردگار تیرے سرخس اور عبادت کا کیا سوال؟ تو تو

میرے چہل کا پروردگار ہے مگر وہ ہو گا کہ تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندہ بنانا تو اللہ سے

یہ کہیں نہیں گیا، مگر اس کو، لینے چاہتا تو مجھے وہیں پاتا مگر ارشاد حکماء سے وہیں میں نے عہد سے نہ طلب کی تھی تو۔ مجھے خدا کی قسم وہ کہنے کا کہ یہ وہ دکھار میں تجھے خدا کیا دیا تو تو رب الہ میں سے اور شاہد وہ کہ تجھے معلوم نہیں کہ میرے ملاں بندہ نے چاہا تھا کہ تو رکھا بیت بھر، سارے حکامائے شمس نکلا یا اُتر تو ہی کو نکھانا ملا تا تو مجھے تو اس سے پاس پاتا۔ اس نے آج میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پایا، بندہ ویسے ہی جواب سے گا اور شاہد ہوا کہ میرے ملاں بندہ نے فقہ سے ہالی طلب کیا تھا تو نے اسے پالی نہیں پلا۔ یاد رکھا تو اس کو پانی چاہتا تو اس کو میرے پاس پاتا۔ اور صحیح مسلم

میر خدا سے انسان کی جان کی قیمت اتنی بڑھادی کہ وہ فرماتا ہے۔

لَنَأْتِيَنَّكُمْ قُلُوبُ بَنِي إِسْرَءِيلَ يَنْفَعُونَكَ أَفَتَتُحَدِّثُكَ نَارًا  
الْأَنْسُ جَنِينًا وَمَنْ خَبَرًا فَنُكَاثًا وَأَخْبَا النَّاسُ جَمِيعًا (سورہ مائدہ ۳۳)

جو شخص کسی کو ہن آتی کرے گا یہی بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں شرابی کرے کی سر اوہی جائے اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی زندگانی کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگانی کا موجب ہوا۔

انسان زندگی کی دولت و عظمت کے مسئلہ میں ایک اور سو بھگت و کھربت اور دار جماعت میں کوئی فرق نہیں، ایک ایک عمر چھٹی اور ایک ایک جان انسانیت کی عزت سارا ہے، ایک فرد کو پوری سوسائٹی کا قائم مقام بنانا کسی انسان کی ذہن میں نہیں آ سکتا۔

## ملک کے نئے دوسرا خطرہ

میرے دوستوں ملک کے لئے دوسرا عظیم خطرہ جو اس کے سر پر منہ راز ہائے ملک نظری اور مذہبی مسائل اور عوامی مصیبت سے۔ اسی باروں سے تیار ہے ملک کو ماضی میں نکلے نکلے کیا اور باروں کی طاقتوں کو یہاں سے کی شہی یہ عجزیت اب بھی موجود ہے۔ جسے بعض بیرونی اور اندرونی حالات نے دبا رکھا ہے، مگر جانے والے جانتے ہیں کہ یہ واقعہ کشیدہ خلفیل کے اس نازی دہائی کی طرح کسی بھی وقت بھگت سے باہر آ سکتا ہے۔

سنگ۔ جو بنگال میں کی جا چکی اور بے شکائی سے چٹکی دے رہا تھا۔ حق  
 ہے، پھر ہر قوم اور ملک کے مختلف طبقوں کے درمیان راز بری رہا۔ یہ کھڑی ہیں، مہذب  
 اور برادری ایک مستقل۔ یا نہایت دوری دوسری برادری کے اور کوئی حیرت اور  
 وجہیت نہ ملے۔ جتنی سے جتنی آپ قوم دوسری قوم، پھر برادری کے لئے اور طریقوں  
 بالخصوص اور حق ملی و سادہ حق ہے اور اس وقت صرف چار کھیتی سے بلکہ ایک بڑی خدمت اور  
 عبادت سمجھی ہے۔ آخر کی ملے میں کی برادری کا کوئی خراج جو تاتا ہے جو سارے حق کو اپنی  
 برادری کے فوٹوں سے بھر جاتا ہے، اور اس میں کسی اہلیت اور قابلیت اور حق اور غیر حق کا  
 فاصلہ نہیں رکھتا۔ ہر ساری کا یہ دور ملک ہے اور اسے حق کی طرح کہا جائے، اور اس نے تمام  
 انتظام کو کوٹھلے اور کمر در کمر دیا ہے۔

### اسلام ہی رہنمائی کر سکتا ہے

تھ نظری اور انسانی وسیلہ مشکلات کو دور کرنے اور فراخ دل رہے۔ تقصیر اور انسانی  
 وجہات کا خیال دھندہ پیدا کرنے میں بھی اسام ہی بیش قیمت رہا اور سچ رہنمائی کر سکتا ہے،  
 جب ملائی کی سچ چاند ہے تو یہ دیکھنے بغیر کے یہ اصول نظر یہ اور یہ بات کہاں سے آئی  
 ہے اور اس کا کہنا کون ہے تا سچ اور مفید بات کو کہتا ہے، مگر کسی مکان میں آگ لگ جائے تو  
 نہ بھاگتے دھتے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ پانی کس کی ہے اور پانی کہاں پکا ہے، کسی مکان یا ہستی  
 کی جانی سے کہیں، یہ وہ ملک جو ہم نے تباہی ہے، ملک کو نظر سے چھپا ہے، اسے ساریت اور  
 انتظام، غیش کے لئے یہ نہ دیکھتے کہ ملک کے لئے مفید نظریات قرآن مجید، وحدہ بھو ہوں  
 ہے، خود ہیں، سوامی، شریعت اور پیش اس دوسرے نظریے کو راج کر کے لئے بہت  
 رہنمائی کر سکتا ہے۔

سہل اسلی تو وحدت کا اصول اسلامی تعلیمات کا اولین اصول ہے، "سوامی" کا پور  
 اس فقیہ کا ظہار کرتے کہ نسل انسانی کا حلقہ بھی ایک ہے، اور حق کا صیغہ اعلیٰ بھی  
 ایک ہے۔ حق کے لئے سب یہی ہے کہ ہر اور ایک ہی ہستی کے پیر کے ہوئے ہیں، اور  
 ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں۔



سے منقذات سے آنکھیں بند کر لے بہت جلد ختم ہے۔ یہ شخص اپنی زندگی کو خوشحال بنانے پر مگن رہتا ہے مگر کئی دہائیوں بعد اسے لے لئے ملک کے لوگوں کو خبر پڑتی ہے کہ وہ کچھ بچا ہوا ہے جسے بچوں کے لئے بچہ بچہ کام بنائے گئے ہیں اور اس کی کمر بستہ ہو گیا ہے ہر ایک کی قیمت ۱۰ کرنی پڑی ہے اور ہر آدمی پر رشتہ دینی پڑتی ہے جو دشمنی، بدگئی کی آہستہ آہستہ اور حکومت نے بتواتر کے کھادوں سے محروم ہوتے جا رہے ہیں، ہر شخص کی تلخ دوسری کی دھب پر ہے اور وہ اس کی ضرورت و مجبوری سے کچھ نہ فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ اور نہیں اس کی بھلائی اور بھلائی کا کوئی کام نہیں۔

### میں خطرے کا علاج

اس خطرے کا علاج صرف خدا کا خوف، آخرت کی یاد پر اس کا خطرہ اس کی یاد دہانی ذات کا تصور ہے جس کے متعلق یقین ہے کہ وہ دیکھ رہی ہے۔

جب انسانی بھی کسی حد تک اس کا علاج کر سکتی ہے تب میں سے بہت سے لوگوں نے یاد پر کا سفر کیا ہوگا مغرب کے لوگ جن کی ایک ہاتھوں سے نپٹے ہیں، عرب کے خاص اور مشہور ممالک میں اقصیٰ اور ملل مثلاً کوہ الاسفہ جات رکھ کر دوسرے انداز کی کارخانوں میں پیدا ہوا ہے یہ جہاں انسانی ہی کی وجہ سے ہوتا ہے مگر اس مرض کا صحیح علاج آخرت کا تصور ہے، خدا کا خوف، اس کی یاد پر اس کا خطرہ ہے۔



















چائیس وچ کی غیر عاموں نے بعد دہائی دا حضور ابرہہ بن کعبہ میرا پند نشین  
 ناپا دے کے افروریا۔ کاشمیر، یو۔ پے ساتھیوں کوئے روپہ کے مسلمانوں نے  
 ات اعد کاوٹے ناگردا دے کی شہر میں ایسوں کے ارباب میں مسلمانوں کے ساتھ چوکی  
 مس کے کا طور۔ افسوس! یہ کیا اہم کریں گے اور میں جہان کا چنا چھیدے کے شکل اور  
 تک، کوہ پستہ پستہ میرے گھر کے مسلمانوں کا عہد قائم ہوگا

حضرت امام مرتضیٰ علیہ السلام نے مسند قزوینی میں جو چند پہلوؤں اور سرکاری دفتروں کی روایتیں  
مکرر دی تھیں اس کا خلاصہ درج کرتے ہیں شیعوں کے سرکاری دفتروں میں سے صرف یہ دفتروں جنگ کے  
حالات والی ہیں حقیقت یہ ہے کہ اس جنگ پہ روح کے بغیر مدد کا اہتمام آسان نہیں ہے اور فوج  
عربی کی کسی اہمیت اور جدوجہد کا مقابلہ (جس نے کچھ ہی عرصہ بعد یوں کیا، شاہ کی  
فوجوں کے پتیلے پھر اڑتے انھیں ہی نہ تھا اور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس قابض  
میں اب کوئی یقین اور صلہ کا جملہ کارفرما تھا۔

یہ کہہ کر میں واقعہ سے یہ نتیجہ لے کر نکلا کہ اگر کسی کو یہ خیال ہے کہ وہ اپنے لیے کسی اور شخص کی خدمت میں جاتا ہے تو اسے یہ خیال ہونا چاہیے کہ وہ اپنے لیے کسی اور شخص کی خدمت میں جاتا ہے۔





دی کہ مجھے باغ کے اندر الٰہیہ، چنانچہ لوگوں نے اس کو کھلیا اور وہ کسی طرح دیوار پر چڑھ گئے اور باغ میں آ گئے اور وہاں وہ صدمہ پایا۔ باغ میں پہنچ کر ایسی ٹھسوں کی بڑائی ہوئی کہ بڑا شاد و شگفتہ رہ گئے۔ کشتوں سے پٹنے لگ گئے، مہل طور پر پہنچے۔ راحت جانی نقصان ہوا۔ انسا کے طہر اور ثابت برقیں بھی شہید ہو گئے۔ ان کا پاؤں ایک شخص کی نگو سے ٹک گیا تھا۔ انہوں نے وہی پاؤں ہی دودھ سے اس شخص کے سر پر ملا دیا اور فرمایا: خوشی جو حضرت حمزہؑ کے قاتل تھے اور اپنے اس جہنم کے گناہ کے ٹکڑے لگ کر رہا کرتے تھے صلیب کی تاک میں تھے انہوں نے اپنا بھال پھینک دیا جو ٹھیک سناہ پر لگا آیا۔ انصاری نے بڑا کرم صلیب کی گردن اڑا دی، صلیب کا قتل ہونا تھا کہ جو ضیفہ کے قندھا کھڑے تھے، مسلمانوں نے اس کو کلو اڑوں پر رکھ دیا اور ان کے آنکھوں کو مارے گئے، مسلمانوں میں سے صرف یہاں جرمین میرا سے تھیں سو ساٹھ آدمی کام آئے۔ بتکڑاں حافظہ قرآن تھے جنہوں نے اس میدان میں شہادت میرا اپنے علم و علم کا حق ادا کیا۔

نبی ضیفہ کے سردار محمدؐ نے غلام بھائی اور فریب دہی سے حضرت خالدؓ سے ایسی صلح کر لی جس میں قبیلہ کی یہاں کھڑی ہو گئی بعد میں وہ ہر خلافت سے حکم آیا کہ وہ ضیفہ میں سے کوئی مرد نہ چھوڑا جائے مگر حضرت خالدؓ نے صبح آمد کی پوری پابندی کی اور اطلاع دے دی کہ صلح ہوئی تھی، اس لئے اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔

حضرت محمدؐ نے اپنے بیٹے عبداللہؑ سے کہا کہ تم اپنے چچا پر قربان نہ ہو گئے، یہ پیشہ ہو گئے، دشمن زندہ ہو چکا ہے۔ میں تمہارا مدد کرنا نہیں چاہتا، خدا اللہ سے کہتا ہوں کہ اس میں اسے ایسا قسم ہے۔ عبداللہؑ نے شہادت کی قسم کھائی کہ ان کی تمنا پوری ہو گئی کہ میں تمہارا مدد نہیں کر سکتا۔ مسجد مدینہ، واسطی علیہ السلام عیان ہوئے تھے، یہ بعد ازاں سے سب نے سمجھ لیا اور مردہ قبائلی سے بیت اور قتل و غارت سے ہر حرب مرتدین سے صاف ہو گیا، حضرت حمزہؑ اور ان کے اہل بیت سے صاف ہو گیا۔ یہ قریب قریب مرتدین سے صاف کر دیا اور مرتدین سے صاف ہو کر تمہارا مدد کیا، ہم کہتے تھے، یہ ہمارے ہاتھوں کی اور تمہارے مقولہ شہید ہیں جو کچھ میدان جنگ میں مسلمانوں نے ہاتھ آدھار مل قبضہ کیا اور ان کے ہاتھ سے جو مسلمان شہید ہوئے ان کی ہریت (حوزہ ہما) دی جائے گی اور جو مرتدین کے ہاتھ یا یہ وہ مسلمان



عبداللہ اللہ ۰ ملہ کی سب سے بڑی بیٹی اور جوڑ تو ہو جس کا کام انھیں نکال سب  
خراب ہو گیا ہے۔ تھوڑے دنوں میں ایسا ہوا جس پر ایک شخص کی مدد سے کاموں کو چلایا  
جنگوں میں اس قبیل کے لئے جس سے ساتھ اللہ سے ہو ہے کہ۔

(۱) کوئی عمل نہ ہے بلکہ پر تلون کے ہی معنی کسی امید پر نہ

(۲) مشورہ نہ ہے میں کی نہ کی ہے۔ پھر ہیرت اپنی جو کچھ ایلہ سے اس پر موصول

نہ لائے وہ ہے۔

(۳) صاحب یقین ایمان و خلاص کے دلی سے ملامت اور مل صانع سے متعجب

یہ وہ اللہ تعالیٰ ہے، نہ ہی کا اعلیٰ قسط رکھتا ہو۔

(۴) اس کی بنیاد حق اور صداقت پر ہو، اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا مقدمہ نہیں ہو کر دور نہ

ہو۔

ان معصات کے بعد وہ پیش آئے گا جس کا وہ اس آیت میں کہہ گیا ہے۔

"رَبِّ الْعَالَمِينَ لَقَدْ عَلِمْتُمْ لِيَوْمِ الْآخِرَةِ لَنَسْفَقُنَّ عَنْهُمْ وَلَنَسْفَقُنَّ عَنْهُمْ وَلَنَسْفَقُنَّ عَنْهُمْ

لَا تَنْفَعُ لَهُمْ وَلَا تَنْفَعُهُمْ وَلَا تَنْفَعُهُمْ وَلَا تَنْفَعُهُمْ وَلَا تَنْفَعُهُمْ وَلَا تَنْفَعُهُمْ وَلَا تَنْفَعُهُمْ

وَلَنَسْفَقُنَّ عَنْهُمْ وَلَنَسْفَقُنَّ عَنْهُمْ وَلَنَسْفَقُنَّ عَنْهُمْ"

آج کا عالم نظام پر جو حساب آ رہے ہیں، اور دین کا جو اس میں طرح طرح کی چیزیں ہیں

مسلمانوں کے واسطے اس میں بہت سے چیزیں ہیں جن کی قیمتیں میں طرح طرح کی چیزیں ہیں اور

وہ اسلام کے مستقبل سے کیا امید ہوتے ہوئے ہیں، اور یہ امید کے ساتھ اس طرح

ہو کر یہ تصور ہے کہ میں اس میں وہی چیزیں ہیں جو سب سے بہتر ہیں، اور یہ کہ میں اس میں

تھوڑے سے تحقیق ہوئی چیزیں کو کر، کے اور سوئی ہوئی چیزیں کو کر، کے اور سوئی ہوئی چیزیں کو کر، کے

اور وہ ان کے صورت میں اور یہ کہ میں اس میں اتنا ہی فرق ہے، میں اس میں اتنا ہی فرق ہے، میں اس میں

بہت سے چیزیں ہیں، میں اس میں اتنا ہی فرق ہے، میں اس میں اتنا ہی فرق ہے، میں اس میں اتنا ہی فرق ہے،

میں اس میں اتنا ہی فرق ہے، میں اس میں اتنا ہی فرق ہے، میں اس میں اتنا ہی فرق ہے، میں اس میں اتنا ہی فرق ہے،

میں اس میں اتنا ہی فرق ہے، میں اس میں اتنا ہی فرق ہے، میں اس میں اتنا ہی فرق ہے، میں اس میں اتنا ہی فرق ہے،

میں اس میں اتنا ہی فرق ہے، میں اس میں اتنا ہی فرق ہے، میں اس میں اتنا ہی فرق ہے، میں اس میں اتنا ہی فرق ہے،





# ترقی پر ایمان کی سلامتی کو ترجیح دیجئے

اپنی تقریر ۲۰ جون ۱۹۷۷ء کو مسلم کمیونٹی سٹراٹجی (MCC) کو (امریکا) میں کی گئی، اس موقع پر امریکہ میں امیدی شکست اور اداروں کے کارکن بڑی تعداد میں موجود تھے، چونکہ یہ ادارہ امریکہ کی آخری تقریر تھی۔

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

میرے عزیز بھائیو! اور بہنو!

تین بٹے ہیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ اس وقت کے دورے پر ہوں، اس طرح سے میں درجنوں تقریریں اردو اور عربی میں ہوئیں، تقریریں تو تقریریں کی طرح ہوتی ہیں، اس میں خطاب کا عنصر بھی تھا، اور مضامین کا اعادہ اور ٹکڑا بھی، لیکن آج کی اس مجلس کی اور میری تقریر کی نوعیت اس سے مختلف ہے، میں آج تقریر نہیں کروں گا، بلکہ باتیں کروں گا، باتیں ایسی ایسی جیسے ایک خاتون کا فرد اپنے خاندان کے دوسرے عزیزوں سے ملنے کے بعد کچھ تاثرات و تجربات بیان کرتا ہے، اس نشست میں چند نئی باتیں اور ذاتی تجربات (POINTBY POINT) پیش کروں گا، میری درخواست ہے کہ آپ انہیں اپنی دائری میں قلم بند کریں، یا بارداشت میں محفوظ کر لیں، میں اس گفتگو میں نہ مبالغہ سے کام لوں گا نہ تو افشاء سے نہ کچھ حاشیہ آرائی کروں گا اور نہ خود کو مدعا کسادی بہ حقوں گا۔

اس سفر میں مختلف مقامات پر قراقرم اور جماعتوں کے کارکنوں سے ملنے کے بعد میرے ذہن نے چند باتیں سوچ لی ہیں، اور کوئی تعجب نہیں کہ یہ سفر جس کا سہرا (MCC) اور اسے نیکہ اور تقصیر بھائیوں کے سر ہے، جو دو تین سال سے تجھے یاد کر رہے تھے، اب یا تم اس سفر کا سرمایہ اور قیمتی تحفہ ہیں، میں بھی اللہ سے دعا کرتا ہوں اور آپ بھی بیچنے کو اللہ تعالیٰ میری ہدایت

سے اسکی باتیں کہلوئے جو برسوں قبل آپ کو کامرہ میں اور میرے اس سفر کو بھی حصولِ کرامت کیوں کہ میں بہت متادوں کہ میں نے اس سفر کا حق لیا یا نہیں؟ میں باتوں کا حاصل ملے کر گئے یا اور میرے سلسلہ میں دستور ہونی انتظامات اور لوگھات جو تھے میں جو سب سوئے کہیں مجھ سے جدا کئے سالوں نہ ہو، سننا ہے کہ مجھ سے اس سفر میں بہت سی باتیں اور کوئی باتیں ہوئی ہیں میں بالکل ایسی مہیا پر قائم رہو۔ کامرہ میں پر مجھے قائم رہنا چاہئے تھا، شاید آقا کی دست دہشت سے میں کے کچھ کٹا۔ دن صورت پیدا ہو جائے، جدا کر کے کہ یہ باتیں آپ کو یا بھی رہیں، کیوں کہ باتیں بہت کی جاتی ہیں، ہر تقریر کے بعد سہاں، جو آپ کا سلسلہ بھی ہو گا ہے، اور اس کا کام کی باتیں بھلا دی جاتی ہیں، یہ بھی ہوتا ہے کہ مقرر کی تقریر کے دوران ہی دینوں سوال سوچنے لگتا ہے کہ اس پر ہر کیا سوال کریں گے، میری درخواست ہے کہ جس وقت تک میں آپ سے باتیں کروں اس وقت تک آپ اپنے دین کو سوا لہذا دینے میں مشغول نہ ہوئے دین۔

سب سے بڑا خسرارو ہے،

جہاں بہت تیر ہے کہ آپ اس بات کی بھرپور کوشش کریں گے کہ آپ کے دین مسلمان کا جو سرمایہ ہے، وہ دھو لے۔ پائے با اثر آپ کو در ما تصور ہ جائے کہ دنیا کی ہر عینک مشقی عظیم ہے، ہونا نے والی زندگی کتنی عینک ہوگی اور آخرت میں کن مراحل سے گزرنا پڑے گا کہ آپ کے دو گئے کھڑے ہو جائیں، بلکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کا شدت پریشانی میں رہ سکیں جائے، اگر ہم سے اس ملک میں سب کچھ کیا لیکن آخرت کے واقعات اور خدا سے خوف کی یہ کہانی ہادی تو ہم سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ سب سے پہلے حقیقت یہ کہ انسان کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ خدا کی قسم وہ اسے کافر جہانوں سے کہیں بہتر تھا کہ ہم اپنے آپ کو اس خطرے میں ڈالیں اور اپنی دولت کے، اپنی مستقبل اور اس پر کما لیں، سب کچھ ملے اور ہم اپنے ایمان کی دولت کو بیسے خود سب سے بڑا خسرارو ہے۔

مصور ہوئے فرمایا کہ جس شخص میں تم، خیر ہوں گی اس کا بیان مکمل ہو گا۔ میں سے انہی کے ساتھ کہ وہ کھڑکی طرف ایس جا سکتا ہے اس پر فنی، دہشت طاری ہو، کہ جیسے کوئی کسی کو بیکر لڑا ملک میں ڈالے لگے۔





آپ کا فریاد میرے ساتھ ہے۔ لیکن بے چارے بھلی وہ ہیں جنہوں نے مجھ کو  
میں ہر وقت جھوٹا میں سنا کر بہانہ بہانہ کرتے ہیں۔

مریخہ میں ولایت کا درجہ

[illegible]

ایک اور سرخس میں تڑپ دیکھی۔ پھر اُن کا ترقی حالت میں ایسا لاکھ درجے بہتر ہے۔  
اس وقت اطلاعات سے جو یہاں سے آئے، وہ مشرقی آف سب ہیں اور تعلیم یافتہ ہیں۔  
سب سے ذرا شرمیلے محسوس ہو کہ یہاں ایسا لاکھ ہے تو جواب آپ کو آپ وطن یا جہاں ترقی و  
پیش رفت کا اظہار ہے۔ یہاں لاکھ ہے سب سے ترقی و پیش رفت کے لئے چاہیے۔

ولا معز إلا ربي عليم

اللہ عزوجل نے ان کے حال میں کرمہ خدا کے فرما دیے اور ہو۔

[illegible]

میں ہفتہ کا انتظام ہوتا ہے یہاں تک کہ میں خود بھی شریک رہوں

مفتی محمد رفیع

میرا بہت بڑا بھائی تھا جس کا نام تھا 'میرا بہت بڑا بھائی'۔ یہ وہی ہے جو میرا بہت بڑا بھائی ہے۔









نہیں۔ باقی صوبہ تمام رے کی خوشنمیں کی غنیمت سے ولی ۵۰۰ میں لکھا گیا  
چلے وہ جسے شیخ عبداللہ دیوانی بھی باحترام و احترام دیوانی یہ حضرت شاہ ۱۰۰  
تاریخ کے طبعی مطالعہ کا یہ ہے جس میں صرف بتا ہوں کہ سلاطین اب جو پانچ تھوڑے سے  
رہے ہیں ان میں سب کا حصہ ہے مجھے نہیں لگتا کہ یہ صحت اور یہ وعدہ ہم وعدہ سب کا اس  
میں حصہ ہے۔

اگرچہ یہ کہہ کر کہ یہ وہی ہے کہ رے ۵۰۰ میں رہے کہ سب بتاتے تھے  
ابیں تو سلاطین خلافت و مہمانت قائم کر لی گئی تھی۔ تو سب سب احاطت تو قائم ہو رہا ہے لیکن  
آپ کو نہ پڑھنا کوئی سکھنا جو وہ خلافت اس کا کہ اس میں نماز پڑھنا کی کثرت آتا ہے  
الْمُسْلِمِينَ مَنْ كُنَّتُمْ فِيهِمْ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمِينَ  
وَأَقْرَبُوا بِالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمِينَ

اگرچہ جن کو ہم زمین میں اقدار دیں گے تو وہ ضرور قائم کریں گے اگرچہ ان میں  
سے یہ نہیں کہ جس کو ہم زمین پر چھوڑنا سکھائیں گے وہ حکومت قائم کر میں گے اگرچہ یہ سب کہ  
خلافت اس لئے ہے کہ اس کے لئے لفظ ہمارا ہو کہ اس کی ضرورت ہے

حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرَ وَلَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرَ وَلَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرَ  
آپ نے دیکھا ہے کہ سب باتیں تھیں کہیں سے اسلام کو سمجھ ہی نہیں آتی ہے پھر  
اسلام کو جو ہم نے ان کی خوشنمیں کی یہ کہہ گئے سب کو اب یہ مکان و استطاعت کے مطابق  
میں نہ صحت اور اس کی حفاظت میں گئے ہوتے تھے وہی لفظ ہمارا تھا وہی تقریر ہمارا تھا  
اور وہی حدیث پڑھنا ہمارا تھا وہی آیت سے رہا تھا اور وہی کتابیں پڑھنا ہمارا تھا اپنی کتاب اسلام  
لی مہمانت اور مسلمانوں کی یہ کہہ گئے کہ کام رہا ہے اور ہر ایک سے اتفاق کا صحابہ کرام

### صوفیاء کا کارنامہ

جن ائمہ۔ ان حضرات کا نام تھا اور انہوں نے کثرت کی ان کے کام میں تھے۔  
ان حضرات نے یہاں نہیں لے لیا کہ وہ ان کے سامنے صوبہ کے کہہ گئے ہیں آپ کو معلوم نہیں





ج جہاں میں نکل ایمان صورت خورشید جیتے ہیں

اور ڈاڑھے اور نکلے اور ڈاڑھے اور نکلے

میسے سورج چیتا جسے دوتا، ایک جگہ وہ بگڑ گیا لیکن دوسری جگہ نکلا دیا ہے وہ ایسے ہی  
اسلام کی حقیقتیں کو اگر ایک جگہ لٹا پر پردہ چڑھ گیا تو دوسری جگہ دوسرے لوگ بیدار ہو گئے اور اس  
کے لئے جان کی ماری نکادی، یہ بات دین میں ہرگز نہیں آتی چاہئے کہ ہزار برس گزر گئے کسی  
نے اسلام کو چورے طور پر سمجھا ہی نہیں، گو یہ اسلام کوئی جیساں ہے، عقیدہ سنیٹ کی طرح کسی  
چیز سے جسے سمجھانے کے لئے بڑا لگسہ چاہئے نہیں، ایسا نہیں، لیکن ہے: "آپ کا  
دو بار وطن ہو، میں یہ بات آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں، کسی پر حملہ مقصود نہیں صرف  
اس لئے کہ بڑی وضاحت کے ساتھ یہ باتیں آپ کے سامنے آ جائیں ایک بات تو یہ کہ سلف  
سے حسن ظن رکھنے والوں کے لئے دعا کرتے رہنے قرآن شریف میں ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْحَنُّوفِ هُمْ يَتْلُو لُزُومًا وَفَقَا اُفْقُوفًا وَلَا تَحْوَ اِلٰهَ الْمَلٰٓئِكَةِ سُبْحٰنًا  
وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْحَنُّوفِ هُمْ يَتْلُو لُزُومًا وَفَقَا اُفْقُوفًا وَلَا تَحْوَ اِلٰهَ الْمَلٰٓئِكَةِ سُبْحٰنًا

اور (ان کے لئے بھی) جو ان (مہاجرین) کے جدا آئے (اور) دعا کرتے ہیں  
کہ ہماری پروردگار ہمارے اور ان کے ایمانوں کے جو ہم سے پیچھے ایمان لائے ہیں، گناہ  
معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کہہ (حمد) نہ پیدا ہونے دے اے  
ہمارے پروردگار تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

"سپ سلف کے ساتھ حسن ظن رکھنے اس میں ایمان کی بڑی حفاظت ہے بطور نہ آدمی کی  
زبان ہے پاک ہو جاتی ہے اور جو چاہتا ہے کہ دیتا ہے، ایمان کی دین کو وہ لوگ نہیں سمجھتے جو ہم  
سے نکل میں، ہم میں، مانا، مت میں، کہیں بڑھے ہوئے تھے، جب وہ نہیں سمجھتے تو ہم کیسے اعتبار  
کریں کہ ہم سمجھ گئے

نمازوں کا اہتمام

ایک چیز یہ کہ اس ملک میں ایمان کی حفاظت کی صورت یہ ہے کہ آپ نمازوں کو ہاتھ



# موجودہ تہذیب کی ناکامی ذرائع و مقاصد کا عدم توازن

۱۱۲ لہروں کی ۱۹۵۵ء میں ذمے سوات بجے شب میں بادل سے دکنور پر ہرک میں ایک  
ہلے نام خط پ کرتے ہوئے صون نامید لکھن میں لکھ دی نے لکھا۔

مجھے آپ بھائیوں سے جو کہ جس کرنا ہے، اس کے لئے میری آپ سے یہ  
درخواست ہے کہ آپ توبہ اور غور سے نہیں، اگر آپ کے دامن میں تو کور کر لیں تو اس کو آپ  
اور اس تک بھی پہنچا میں، ہم اور تارے اسباب اور خطا آپ کے شہر میں آئے، آپ کو یہ  
پہنچنے کا حق ہے کہ آپ نے یہ درخت کیوں لکھار کی تا کہ کوئی صاحب اس میں یہاں، لکھا آپ  
نے یہ قرار دیا کہ کیا ہوگا کہ کوئی دست لگے کہ یہ قافلہ شہر شہر بھر رہا ہے، ہم آپ کے سامنے اپنے در  
دیں پیش کرتے ہیں اور آپ کو اس دور میں شریک کرنا چاہتے ہیں۔

## ذرائع کی آسانی اور فراوانی

دراستی اور ہر بخیر، ان بعض جمیٹوں سے بہت ممتاز ہے، کام کرنے کے ذرائع وہاں  
تک اس زمانہ میں مہیا ہو گئے ہیں، اتنے بھی مہیا نہیں ہوئے تھے تاریخ کا ایک طالع عام ۱۹۰۰ء  
میں جو کہ تھے ذرائع بھی اسان کے پاس اس سے پہلے تھے کس جوئے تھے تاریخ کی  
مہمات اس دور کی سہولیت ہے، ذرائع آج زیادہ سے زیادہ ہر سے بہتر میں، ہم کہ  
لکھتے ہیں چند شخصوں میں سر ملے کر کے نتیجے تھے، اس سے بھی تیز رفتار گارہ سے یہ کر کیا، نہ  
ہے ہلکے، ذرائع حجازوں سے بھی یہاں تھے ہیں۔ قمری سے صرف ۵۰-۸۰ برس پہلے لکھتے  
سے وہی تاروں آ، مانتا تو آپ سوچے کہ وہ کیا ذرائع اختیار لکھتے تھے مت میں پہنچتا؟

[illegible]

























تھیں اور انسان کا خون سب سے زیادہ سستا ہو چکا تھا تم نے مجھے کیا کر رہے تھے؟ تمہارا دماغ تھا کہ تم اس صورت حال کو بہانے کی کوشش کرتے، مہماری یہ محدود صرف ہندوستان میں ہی نہیں ساری دنیا میں تھی۔ اور اقبل سے اس حقیقت کو اس طرح تیاں نیا ہے کہ

ہے حضرت جس کے دین کی حساب کا نکلت

حضرات امیر آپ نے ملک بریتانویں کہ ملک یہاں انسانیہت (CREDIT) جو نہیں کہتا اس کا سہ میرے سر بندھا ہوا نہیں ہے میری صلاحیتیں میرا تجربہ میرے مشاغل میرا ذوق میری صحت کوئی چیز بھی اس کی شخص نہیں تھی لیکن دل میں ایک ہلک تھی جس نے مجھے یہ یاد دلایا۔ مجھے مر رہا تھا ہوتا ہے کہ آگ لگتی ہے اور آگ بجھانے والے بھی ہوتے ہیں لیکن ان کو آگ دینے والا کوئی نہیں ہوتا اس اعتبار سے ایک بچہ بھی کھڑا ہو کر آواز لگائے کہ آگ لگی ہے آگ لگی ہے اس وقت یہ نہیں دیکھ جاتا کہ کس عمر کے آدمی نے آواز لگائی ہے کسی قابل آدمی نے آواز لگائی یا ناقابل ہر غیر تعلیم یافتہ آدمی نے۔ سب آگ لگی ہوا اور آواز اور ہستی بلدی تو پھر جو بول سکتا ہے اس سے بولنا چاہئے جو روڑ سکتا ہے اس کو روڑ چاہئے جو روائی دے سکتا ہے اس کو روائی دینا چاہئے۔

اس احساس فرض نے مجھے مجبور کیا کہ ہوتے بڑے ملک میں اور جتنے بڑے بڑے لوگوں کی سبزی کی میں یہ آواز لگاؤں مجھے اس پر غور نہیں ہے کہ میں نے یہ آواز لگائی اور میں یہ دعویٰ بھی نہیں کرتا کہ سب نے پہلے میں یہی یہ آواز لگائی۔ آواز ہمارا لگائی جاتی رہی ہے۔ یہ ہمارے ملک کی نادری، اس کی نادریات آواز لگائی ہے کہ یہ کہا جائے کہ یہ آواز پہلی مرتبہ لگائی گئی ہے میں نہیں سمجھتا کہ کوئی صدی خالی ہو کہ جب یہاں ایسے بڑے مند انسان موجود ہوں جنہوں نے آواز لگائی۔

میں آپ کے سامنے صرف فرار کرتا ہوں کہ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ صرف یہ تحفہ آواز اتنے بڑے بڑے آدمیوں کو اتر آتے پڑے لکھے اشکام کو جمع کر لے گی یہ اس ملک کی صلاحیت ہونے والی کی دلیل ہے۔

میرا پتہ سور کے دور پر اپنی شرط حکم سنگھ یاد کو اس بات کی دوا ہوں گا کہ انہوں نے ایک ایسے زمانے میں سب صرف سیاسی، اقتصادی، یا بیرونی اور سیاسی انداز پر مبنی ہے









انسانیت و جدائی کی "مانی" ایک ماں جو یہ حل میں نہیں دے سکتی  
 جہدِ جبر کا نتیجہ ہے جو ان وقت اپنے خلاف ہے۔ عیسائیوں کے مدد میں کچھ  
 ایسوں نے بچے لئے کھی۔ اپنے حامیوں کے لئے بھی لا۔ اپنی آئندہ سوں کے لئے کسی نیا  
 سماں کی دعا کا یہ مس۔ یا یہ دعا کہ تیری ٹیم کی دشمنوں کو۔ "جہاد" پاؤں سے۔ د  
 ہوئی۔

ماہیت ہی ہے، ان نیکو شمس اور برقی ویر، جس پر ہندو اور متہ، مال ہیں، جو  
 اس کے بارے میں نہیں دیکھتے، بلکہ جتنے سے اس کے لئے ہیں جو تار، ہر  
 ماہیت ہیں۔ چوتھ کو برقی گریں اور تاروں کے مدار کے لئے ہے چاہے کی ہر  
 کو۔

[illegible]

کسی سانجے نے اسے سب سے پہلے اندر (خواہ وہ پاکانہ محبت ہو) اپنے دل سے  
 اور ظلم کا عزائم و جرم سے بچ کر اسے زیادہ سطرہ کہات یہ کہ وہ ظلم کو اپنے دل سے  
 دالے اس معاشرے میں غیروں پر بھی ٹپے چاہتے ہیں۔ اور دیر تو دور ہیں تو راتیں پر بھی  
 اس کو نہ بچھا سکتا ہو، یہ سناج میں چند دن آہ کی آہیں ایسے لوگوں خواہ ظلم کا اس ظلم  
 کہ یہ قومیت پرستوں کی کو ظلموں پر امت و تکیا کو پرستہ ہوتے ہوں نہ پہنچ  
 ظلم تو جس کا ظلم کہتے ہیں عزیز، امید ہے کہ اسے توڑیں یا مٹا دیں۔ اور پھر انہیں  
 کی وجہ دلی میں کہ اس لیے نہیں کہ اس لیے ہے۔ غرض کہ اس کے لیے کسی کو  
 ملے جس کا وہ اس کے لیے ہے۔

یہ فقرہ دس سو کی معاشرہ میں لکھی جاتی ہے کہ ان میں سے معاشرہ دس سو  
 سو سے زیادہ کی ہستی طاعت میں ہے۔ دس سو معاشرہ میں حکم پہلے لکھا ہوا ہے کہ  
 حکم کے بعد لکھا ہے کہ دس سو کے بعد دس سو کے بعد دس سو کے بعد دس سو کے بعد



[illegible]

یہاں جو لوگ نہ سہی حقیقت میں رہتے وہ اسی بارش حقیقت سے دستِ پیر میں  
سے "میر کا قلم" نکلے گا۔ یہی رہی خوشنویاں اور وہ قلمدہ میں جس کا کئی بار میں  
کاغذ پر تھوڑا سا نقش بھی کرتا، اب اسے صورتِ پرانے کے آتشِ نقوش میں بدل کا کاغذ رہا جس  
پر وہ سب بارِ پیر کے رد میں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ارادہ کرتا ہے وہ ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔

رق چینی ہا۔ شہر کا کما، جس ملک کو زمیں دوں اور جہاں کے تاج سرنگوں سے تم  
وہاں پہنچاؤ۔ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ -

۱۔ اسی طرح ان کی خدمت کو جب نصیحتیں تھیں کہ کفر و جارحانہ طاقتوں کا تھک دینا ہے پتہ  
 مل گیا تو ان کی رائے اور مشورہ سے (مذاہم و مذاہم) کے دور میں یہ کام کرنے سے انھیں بھی روکی  
 گئی۔ تاہم طاقتوں کی عزت اور شان و شوکت کی طرف سے ان کی اس سلی و سہل صوابی و عدالت  
 اور بصیرت و عقل میں ظاہر ہوا کہ جب یہ دیکھ لیں کہ جو کچھ وہ اپنے مخالفین کے خلاف  
 کر رہے ہیں۔ اور جس سے ان کے مخالفین کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔ اور ان کے مخالفین کو کچھ  
 نقصان بھی نہیں ہوگا۔

اگر تیرا یہ حال اور سسوں اور مدد نہ ملے، مچاؤں یا کسی کو کرنا پڑے گا۔  
تو یہ باتیں کا منہ دھو رہا ہے۔ اس لیے کہ یہ باتیں کہیں سے کہیں  
سہجہ، اہم و باریک بینی سے لے کر ان کی تہہ و بالا تک  
اس نے خود ہی پرچہ موشیوں سے

۱۔ ختمیہ کے کائناتی ماحول پر بھیجے گئے اشک و انوار کے منظر کا مطالعہ



مختصہ جیولری

[illegible][illegible]

اور اس طرح محنت و تہمت اور انتشار و فتنہ کی کڑی گھڑائی کے لئے سرے ہوں  
 یہ شخص اس کو پسند نہ کیا کیوں کہ اس کی ذہنی و قلبی کیفیت پسند نہ آئی تھی۔ یہاں تک کہ اس نے کہا ہے۔  
 "میرا اس وقت کا دل بے پرواہ و غافل تھا اور میری فکریں جو تھیں۔ تو میری طبیعت  
 تغیر نہ کر سکی تھی اس لئے، جو بھی تھوڑی محنت چاہے کرے اس سے ہم کو آپس میں کلام اور  
 رشتہ نہیں پہنچتا۔" (صفحہ ۱۰۷)

مندر کا نام تھا جس کے پیچھے سب سے اونچے گھونٹے پر چڑھ کر شاہی راجہ تہ میاں میں  
 پہنچا کر بیٹھ گیا۔ اس کے سامنے کھڑے ہوئے وہ تھے والیوں طرف لے جاتا ہے۔ ایک راجہ بھی  
 تھے، وہ بھی اس کے سامنے کھڑے ہوئے۔

یہ سب باتیں سن کر وہ بے حد غصہ ہو گیا اور اس نے کہا کہ میں اس شخص کو مار دوں گا۔

ان میں سے ہر ایک نے اپنی ذات میں

اسی طرح کہ

$$\frac{d}{dt} \left( \frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$$



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## اسلام ہر دور میں قیادت و رہنمائی کی صدا حیت رکھتا ہے

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا رسولنا محمد  
وعلى آله وصحبه اجمعين ومن بعدهم باحسان وندعي بدعوتهم  
الى يرم الدين وسعدا لافضلاته من تشبوا برسوله وجا كان  
المؤمنون ليعلموا كذافة كلوا لاضر من كل فرفة منهم طائفة ليعصوا  
في الدين ولينذروا قومهم ان رجعوا اليهم لعلهم يحذرون

حضرت شیخ الحداد نے اپنے کتب میں فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ کی امت پر بھی یہ واقعہ آرا  
تھیں کہ ایک طالب علم نے نبی کریمؐ سے ”ایک عربی سے ایک خط لکھا کہ اس کی نصیحت  
سے امتحان کیا جائے یہ ہے کہ میں نے یہ سن لیا کہ میں شہرت دار سے پہنچی جس کی میت ملے  
اور اسے ”امام بڑی اصاحت و اجرت سے شیعہ کی صفائی ہے اور اس سے کہے کہ اس  
جائے مکانوں کی بستی میں اور اس دور میں اللہ کا قیام لیا جاتا ہے قرآن مجید میں اس کا  
مذکور بھی ہے قرآن مجید میں بہت سی باتیں ہیں کہ کئی جہاں ان قوموں میں اس  
ساتھ ساتھ ہے اس چیز کی وضاحت میں یہ نکات ہیں کہ یہ وہاں رہا  
”شور و غوغا“ میں سے یہ وہاں رہا ہے اس کی بجائی میں اس کے ساتھ ہے  
یہ شیخ الحداد نے گوش ہوں کا یہ بھی اس سے کہ اس کا یہ ہے آپؐ  
میں اس کی بہت سی تفصیلات ہیں جن پر مولانا نے بہت سی باتیں کہیں اور مولانا رحمتی میں  
میں اور اس میں اس کی تفصیلات ہیں جن پر مولانا نے بہت سی باتیں کہیں اور مولانا رحمتی میں  
یہ باتیں ہیں کہ اس کے ساتھ ساتھ ہیں اس کی تفصیلات ہیں جن پر مولانا نے بہت سی باتیں کہیں اور مولانا رحمتی میں

”کیا میں بھی جو سکتا ہے کہ تم کسی سے دوسری میں یہ سوال کی نہ پیدا ہوا؟ اس میں صاف خدا کی تمام نعمتیں اور اس کے نام کی تعریف میں ملاحظہ ہوتے رہتے ہیں اور اس کی کوئی چیز کسی کے ساتھ کسی کی کجی کو جو معاف کیا جاتا ہے مختلف احوالوں میں انہیں ملاحظہ میں لیں جو خدا کی مہربانی اور مہربانی سے خدا کی مہربانی سے ہے وہ کیا آیت میں بیان کر دی گئی ہے یہ وہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مطلق قدرت اور مطلق کائنات ہے، اور وہ اس کی کجی میں اور ضرورتوں سے بھی واقف ہے، اور وہ اپنے متعارف مقبول سے بھی واقف ہے، عام الغیب ہے وہ اپنے ان تمام صفات کے ساتھ جس طرح اس آیت میں اشارہ کیا ہے، ایسے مرتکز جہاں دین کا مگر علم حاصل کیا جائے، دین کا معنی اور معنی آفاق علم حاصل کیا جائے، جو ہر زمانہ میں کام آئے ہوئے اس آیت میں اور چہ خدا کی تمام نعمتیں اور اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان اس سے بہت بلند تھی، لیکن اس آیت میں بالکل خدا کی تعریف آئی ہے، اور خدا کی ضرورت اور اللہ تعالیٰ آگاہی، اس میں خدا کی کافری میں بیان کر دیا گیا، فرماتا ہے کہ ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ اہل ایمان سب کے سب گمراہ سے نکل جائیں، اور زندگی کی ضروریات سے بالکل انکسیر ہو جائیں، یہ تو ہونے والی اور انکسیر ہونے میں، پھر ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان میں سے ایک جماعت اس کام کے لئے تیار ہو جائے تاکہ وہ دین میں تقویٰ بھی حاصل کریں، اور یہ ایمان میں سمجھنے کے لئے جیسوں ملاحظہ ہو سکتے ہیں، ہم معرفت، علم عقل کا خلا بھی ہے لیکن ملاحظہ کا خلا حاصل معنی رکھتا ہے، اس کے سنی ہیں دین میں مگر یہ بھی حاصل کریں، دین کے ذخیرہ پر پورے طور پر چاڑھ کر دین میں، زمانے کی ضرورت کو سمجھ لیں، اور ہر سچے ہونے والے اور ان کی دین کے اور میں رہتے ہیں، اگر نہیں۔

ایک بات یاد رکھیں کہ یہ دین تو واقعی ہے، خدا ہر لمحہ والا ہے، جو طرف ہے اور طرف ہر لمحہ رہتا ہے، لیکن دین کی حقیقت دین کا مطلق اور دین کی جیاد دین یا تم نہیں دیکھیں تو نہ دے لے، اور دین ہے اور اس کا دین لے لے دین کے درمیان رشتہ پیدا کرنا، یہ دین کا یہ معمولی کام نہیں

”دین کی اصیت اور حقیقت، دین کے واجبات، مرناس، دین کے صحیح حقائق اور مصلحتات میں تو ذرا برابر بھی فرق نہ آئے پانچ لیکن یہ دین دین کا ساتھ دے سکتے ہر زمانہ کی







[illegible][illegible]

دارس پر معظم تھے اور تعلیم گاہیں تھیں۔ ان لوگوں نے دکانوں کے ذریعہ خورے کو دیا اسلام و اس  
 شعلہ لٹا۔ انہیں شکایہ پر صوبہ دار علی علیہ السلام نے چھوڑا تھا اور صوبہ دار علی علیہ السلام نے وائس راجہ  
 کے ماتھے میں مثل شمشیر تھکا اور یہ حکم دیا کہ اگر بڑی کاریاں ہوں، اور جس شخص  
 عداوت اور نفرتی چیز میں لگے کسی کا تاریخ کے بعد کچھ مشکل سے کر دیا گیا تھے اور اب  
 نہیں دے رہے وہ یہ بات بھی سنائی سے ظہور ہوئے دوسری بات یہ ہے کہ دوسری شخص نے  
 کی سرپرست تھی وہ رہنمائی میں اجتہاد نہیں دے سکتے جو بے مسائل ہیں وہ اسے کھڑے  
 و اجتہاد کیا جائے۔ اور انہیں، نیز تعلیم اور اس کے اوصاف کے ماتحت ان کو منطبق کیا جائے اور  
 اس کو یہ بتایا جائے کہ وہ ان کی تبدیلی میں خدا مظلوم ہوتا ہے اسی حد کو وہ دیکھ جائے اور اس کو بتایا  
 جائے کہ اسلام کی تعلیم فلاں موقع پر یہ بتائی گئی ہے، فلاں موقع پر یہ بتائی گئی ہے اور  
 یہاں تک جایا جاسکتا ہے اور پھر اس سے بچنے کی سرپرست سے اجتہاد کا کام مسلسل دیا جا رہا ہے اور  
 علو لے اس میں اتنا احتیاط کیا اس کو بھی میں ایک نکتہ کے بعد پر ہوا ان مطلقا انہوں نے یہ ہے  
 کہ صرف بتا دیا ہوں اسے ابتدائی اور میں مسائل کا اشتہاد اور اجتہاد کا کام، اللہ نے مظلوم رکھا۔  
 تاہم اس نے اثر چھوڑا اور وہ اثر اس کو مسائل نکلا انہیں نے اور اس سے دست نرا ہونی کو  
 اس پر اہل نوروں اس کو موقع ملے تھے کہ وہ اس سے استفادہ کر رہا اور یہ خداوند العالی میں یہ وہ  
 کام ہیں جس کو صرف دارس کے لئے دے سکتے ہیں۔ ماہرین علم و فن، بہترین تعلیم و حدیث اور  
 ماہرین فقہ و اصول فقہ اور ماہرین دین و ہاں کر سکتے ہیں، بلکہ اس سب کے جامع یہ کہ  
 سب اپنی اصل روح و اپنی اصل حقیقت، اپنی اصل حالت اپنی اصلی تعلیم کے ساتھ جاتی رہے،  
 ذرا بہ فرق نہ کرنے دے، باوجود اس کی طرف سے رشوتیں دی جا رہی ہیں جو بے دھرمیاں دی  
 جا رہی ہیں اور جو بے خیرات ہے انہوں نے چاہا۔ اس کے لئے منوع اس لئے کہ اسے دین، فلکی  
 میں یہ بدلوں کر رہے ہیں۔ یہ کسی ایک چیز میں کسی مسئلہ میں مان ہیں ان کا یہ  
 حال ہے کہ اس وقت سے آج، کہ وہ دیکھ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ اسوں نے انکار کیا  
 میں صرف احادیث پر ہی مبنی ہوتا ہے۔

اس خط اور فتوہ کے لئے مسیور علیہ کے پاس مسعود و بیکہ لکھنا تھا۔ اور انہیں دعا کرتے  
 رہا کہ انہیں عافیت ہو۔ اس کے لئے کہ میں لکھ رہا ہوں کہ انہوں نے انہیں انہیں انہیں انہیں







محبت اور امن کی سرپرستی کا ایک تقاضا ہے، اور دینی غیرت کا تقاضا ہے، اور دین سے محبت کا تقاضا ہے۔ دین سے محبت اور بقا کے جذبہ کا تقاضا ہے، امن کی اصل قیمت سے ملو، اتفاقاً یہ ہے، اور یہی اصل ضرورت ہے۔ انھوں نے دین کے تقاضوں کو چھوڑ کر سے دھماکا مٹانے کا ارادہ کیا۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین  
والسلام علیکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## خواص امت

حضرت مولانا کی پرتغیز سہ ماہی ۱۳۰۷ھ کو بروز جمعہ ۲۸ اگست ۱۹۸۸ء کو لاہور میں انتقال فرمایا۔ مساجد اور غراں کے ایک بڑے مجمع کے سامنے کی گئی تھی۔

الحمد لله رب العالمين . والصلاة والسلام على سيد الانبياء  
والمرسلين . وعلى آله واصحابه اجمعين . امين

میرے بھانجے کسی زمانہ میں خواص کا عالم تو یہ تھا کہ اللہ کا ایک بندہ ایک جگہ پیدا ہوا ہے اور وہاں کے بادشاہوں اور حاکموں کو ملنے کا نام ایک بزرگ کاٹن واقعہ بنتا ہوں۔ ان کا نام ہے شیخ الاسلام عز اللہ عنہ بن عبدالسلام، سلطان اعلیٰ دکن کا خطاب تھا، اپنے زمانے کے بہت بڑے (شاہد سب سے بڑے) شائقی عالم تھے، دمشق میں قیام تھا، بادشاہ وقت کی کسی بات پر خطبہ میں تھمیر کی، بادشاہ کو ناگوار ہوا۔ بادشاہ نے ان کے ساتھ وہ معاملہ کیا جو ملکہ کے ساتھ نہیں کرنا چاہیے تھا، بے رخی اور بے توجہی، اس کے بعد وہاں کہیں سے کسی کے معزز مہمان آئے، وہی اپنے یہاں کے بادشاہ اور حاکم تھے ان کو معلوم تھا کہ اس ملک کے سب سے بڑے عالم شیخ عز الدین بن عبدالسلام ہیں، پھر آج کل دوستوں پر یہ انہوں نے کہا کہ بہادری ملک میں یہاں کوئی عالم ہو تو ہم اس کو سر پر بیٹھاتے، تعجب ہے کہ آپ اسے یہاں کے ایسے عالم کے ساتھ ایسا سلوک کر رہے ہیں، بادشاہ نے یہ انہیں ملتا، اس کو اپنا غلطی کا احساس ہوا، لیکن بادشاہ تو، دشمنی ہوتے ہیں، اس کو یہ خیال ہوا کہ اگر میں ایسے ہی چپ چاپ معافی مانگ لوں اور انہوں کو مجھ سے غلطی ہوئی تو میری سبکی ہوگی، پھر میرا مصیبت کم ہو جائے گا تو خواص میں سے کسی کو بلایا، اور کہا کہ یہ مجھ کو حضرت سے یہ کہنا کہ میں کسی مجلس







## سیاسی آزادی لیکن تہذیبی غلامی

[illegible]

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء  
والمرسلين وخاتمة النبيين محمد وعلى آله وصحبه اجمعين ومن  
تبعهم باحسان وادعى بدعوتهم الى يوم الدين اامين

[illegible]

مشرق ہے مغرب کا تقارن

اسی وقت میں۔ مغربی ہندوستان اور مشرقی ملکوں سے انسانی مادی کی آمد تھی، مغربی ہندیہ رقیقت اس صدی کے اوائل میں ہی شروع ہوئی تھی اور مشرق کی طرف جاتے ہوئے کوچتے۔ نئے نئے ملک ملوانظروں کے (نیا کونستار) میں

< MARK AGES > سے دم سے لیا جاتا ہے۔ یورپ میں تاریخی چھٹی صدی کو آرائی کے ساتھ اپنا علم ملے۔ اور علم تجربہ کے بعد میں پیش قدمی کرنے کا موقع ملا۔ اس نے بعد میں شرقیہ صرف طرائفوں سے پہلے بعض علم سے نہ جتنی طرف غائب کے بعد موصات و طرف کچھ مرقی طائفوں سے کچھ نہیں لکھیں وہیہ، و قابل ذرا واقعہ نہیں مرقی ہندو کا جس کا طرف اس وقت ہو جب ہندوستان اور مصر اور است پکے تعلیم مرقی تو کچھ وسط سے آئے۔ سندھ میں مرقی پتوں میں لکے ایسے تھے جو مختلف چیزوں سے نہ صرف دنیا اسلام میں لکے اس وقت کی حاصر دیا میں ہی اہمیت رکھتے تھے۔

### ہندوستان

ہندوستان کی اہمیت یہ تھی کہ وہ ایسی غیر تعدد و مسلماں قوم کا وطن تھا۔ مسلمان وہاں ایک بڑی تعداد میں رہتے تھے اور بنیاد میں حکومت کے ساتھ صدیوں تک وہاں حکومت کر چکے تھے۔ انہوں نے سماجی علوم میں بہت بڑا اضافہ کیا تھا، انہوں نے اپنی دانت اور اپنے علم فضل اپنے علمی شہد اور اپنی صلاحیت کا مختلف میدانوں میں بڑا ثبوت دیا تھا، انہوں نے جب ہاتھ دھر مریزی حکومت کا قیام ہندوستان پر قائم ہو گیا، اور ایسٹ انڈیا کمپنی (EAST INDIA COMPANY) کے بجائے وہاں پر منظم اور باقاعدہ حکومت قائم ہو گئی تو یہ سمجھا جانے لگا کہ اب ہندوستان انگریزوں کے ہاتھ میں ہے۔

مصر

مصر کی اہمیت یہ تھی کہ وہ مرقی زبان اور مرقی علوم کا بہت بڑا مرکز تھا، وہاں جامعہ ازہر موجود تھا اور وہاں کے علماء، شہداء اور وہاں کی کتابیں عالم اسلام میں بہت محبت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھیں۔

ترکی

ترکی کے متعلق بھی کچھ یہی کہہ سکتے ہیں کہ اس کی اہمیت، و خلافت کا مرکز تھا اور بڑی جہد سے باصلاحیت اور اس پر قابو میں رہتی تھی جس نے وہاں کی تاریخ میں بہت بڑا کردار کیا تھا۔ ان میں ملوں کے بڑے مرقی تہذیب سے عارف ہو تو ان کے لئے یہ ایک پانچ اور















تھیں یہ کام لایا جاتا تھا لیکن اس سے زیادہ کارگر ہو کر موثر تعمیر اور ایجاد ہوئے تو لوگوں نے اس کو چھوڑ کر بد وقت لے لی۔

### قدیم وجود پر کا فلسفہ

اس نئے وجود پر قدیم علم کی تقسیم بالکل غلط ہے۔ میں سمجھی اس کا قائل نہیں رہا کہ علم جدید اور قدیم ہوتا ہے۔ علم پیشہ تیار ہی ہوتا ہے جو جس کو آپ قدیم کہہ رہے ہیں اپنے زمانے میں بالکل جدید تھا اور جسے آپ جدید کہہ رہے ہیں بالکل ممکن ہے وہ پچاس برس بعد اب قدیم ہو جائے اس کا نام لینا بھی بڑے عجیب اور شرم کی بات ہو جائے۔ یہ قدیم جدید کی بحث بالکل ناممکن اور بہت سلی بحث ہے۔ آپ رہائشوں میں مہارت پیدا کریں، علوم میں کمال پیدا کریں، یہاں کے جتنے شعبے ہیں کیمسٹری سے لے کر انجینئری تک ہوا رت، تارخ، فلسفہ اور نفسیات سب میں بہت شوق سے آپ کمال پانے لگیں لیکن آپ اس کو ایک درجہ سمجھیں، آپ یہ سمجھیں کہ جس میدان میں آپ کام کرنا ہے اس میدان میں آپ کونسا سے کام لینا ہے۔

### جسم شرق میں لیکن دل و دماغ مغرب میں:

اس وقت ہمارے مشرقی ممالک میں بڑا اعتقاد ہے اور جس کو میں نے غیر ضروری سمجھا ہے سے تعبیر کیا تھا اور جس پر بڑی طاقت حاصل ہو رہی ہے، اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ ہمارے کام پرین مغربی دنیا میں رہتے ہیں یعنی وہ مشرق میں رہتے ہوئے بھی مغرب میں رہتے ہیں۔ وہ جسم کے ساتھ مشرق میں رہتے ہیں، مگر دماغ کے ساتھ مغرب میں رہتے ہیں۔ جس قوموں سے ان کا واسطہ ہے جن میں ان کو جینا اور مرنا ہے جن کے ساتھ ان کی قسمت وابستہ کر دی گئی ہے وہ قومیں ہیں مسلمان ہیں اور ان سے اُن کوئی کام لیا جاسکتا ہے تو مسلمان کی حیثیت سے آپ محض اُن کو یہی کہی لے لی قوم کے فرد نہیں ہیں۔ جس سے ابھی ابھی کھولیں کھولیں ایک بہت سی قومیں اب بیدار ہیں، میں ان کی تعمیر نہیں کرتا سمجھوں نے ابھی ابھی دنیا کھلی ہے ابھی ان کو معلوم ہوا ہے کہ دنیا میں کچھ اور بھی ہے اب ابھی بس نہ صرف خورق میں موجود ہیں بلکہ سی ایک صاحب مجھ سے فرما ہے تھے کہ فی (FEEJI) شہر جب پسند پاوری پوچھا تو اس کو وہاں کے لوگ سے لے لیا گیا ہوا کہ کیا وہاں پاوری کے پوتہ









مارے مشن، سپاہ کے نظریات معلوم کیجئے اس سے بھی آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن آپ نے سمجھنے کے یہ کام برحق میں، اور آخری مشن میں، سہارا اور پناہ ان کے خیر و بد میں ملتی، مگر مشرق کی جاہل تمدنی اور پسماندہ اقوام کے لئے یہ نہایت رحمت ہیں، انہوں نے ہم کو سکھایا نہ عیاں اور آدمی بنانا، مگر آپ کیا تمہیں مجھے تو اس سے بڑھ کر بگاڑ ہے، پروردگار سے آپ کا انتساب ہے کوئی ظلم اور اہل قوموں کے پناہ دہانے کے ساتھ کوئی نا انصافی نہ ہوگی۔ آپ بے شک ان سے وہ چیزیں بھیجئے جو آپ کو وہاں نہیں مل سکیں لیکن آپ یہاں، بنے ہوئے بھی یہ بھیجئے کہ یہ بہت سی چیزیں مل سکیں گے جن میں ان سے بہت سے چیزیں ایک نئے الہ، یہ بھی مرے بہت سی چیزیں یکساں کیجئے ہیں، اگرچہ اس کا فیصلہ اس وقت نہیں ہو سکتا اور شاید آپ کے لئے اس کا سمجھنا اور اس سے اتفاق کرنا آسان نہ ہو گا، وہ چیزیں جو یہ بھاری مشرقی قوموں (مسلمانوں) سے چکے سکتے ہیں، اور وہ قیمتی ہیں یا وہ چیزیں جو ہم ان سے چکے سکتے ہیں؟ ہم جو چیزیں ان سے چکے آئے ہیں وہ زیادہ قیمتی اور اہم ہیں یا وہ چیزیں جن کو چکھنے کے لئے نہیں ہمارے پاس آنا چاہئے؟ میں اس وقت اس نکتہ پر زیادہ اصرار نہیں کر دوں گا آپ ہی جان لیں کہ جو چیزیں ہم ان کو سکھا سکتے ہیں وہ زیادہ قیمتی اور اہم ہیں، اور جو چیزیں ہم ان سے چکے ہیں وہ بہت اہم اور حقیر ہیں، لیکن میں اس موقع پر حاضر رہوں گا کہ وہ چیزیں ہم ان سے چکے سکتے ہیں تو وہ چیزیں ہم ان کو سکھا سکتے ہیں اس لئے کہ آپ جو ان کو دے سکتے ہیں اس سے ان کی زندگی یہاں بھی کامیاب ہو سکتی ہے، مگر آخرت میں بھی۔ کہ یہ امر حقیقہ ہے، مگر جہاں جہاں کامیابی کا مہاب ہو سکتی ہے مگر یہ جو ہم کو سہا رہے ہیں، مگر اس لئے تو زیادہ سے زیادہ ہمارا سہرا، اور ہمیں ملے ہو گا، کم کو کم کوئی وقتیں ہوں گی، مگر وقت زیادہ صرف ہو گا جو حاصل سے ان کے دلوں کا اور وہ نتیجہ ہے ہمارے دلوں کا طلبہ آپ انصاف کیجئے کہ اگر یہ دلوں بڑی بڑی ہیں

وما علیہ الا البلاغ المعبور

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین







کے بعد اس کو تیار کر لیا گیا اور وہاں پر لیا کہ بد چور میں کام فرماؤ۔ وہ پچھلے زمانہ کی طرح ہے۔  
مجھے یہ شواہد ملے گا۔ اب تک اس سے اتفاق نہ ہوتا ہے اور یہ سراسر ایک جھوٹ کی ساخت ہے اور  
میں سنت کے مطابق کہہ رہا ہوں۔

ایسے ہی اعزہ کے حقوق ادا کرنا اور اس کے ساتھ معاملات کرنا تجارت ہے، یہ وہاں  
وہاں ہی ہے۔ اور جو ضرورت مند ہیں وہ ان کو ان کی جگہ میں ہمارے کی تکمیل کرنی چاہی  
تو مبارک نہیں۔

لیکن کسی صحابی کے بغیر یہ ہے کہ وہ صحابیوں میں سے کسی ایک کو اپنے  
 سر پر سے اجماع دے۔ لیکن اس کا وہ نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ  
 دیا گیا ہو۔ ثواب ہے اور اس کا حکم کیا کیا جاتا ہے۔ کھانے کو کون کھائے۔ کون کھائے  
 نہ۔ نام اللہ بھی نہ لے۔ ہم یہ نہیں سمجھتے کہ اگر کھائے کھائے ہم اللہ تعالیٰ کے لئے  
 کھائیں تو اس سے آثر ہے نہ فائدہ ہے نہ نقصان ہے نہ کوئی نفع ہے نہ کوئی نقصان ہے  
 نہیں روئے لیکن یہ نہیں سمجھتے۔ کہ کھانا کھائیں بلکہ اس سے حالتِ طہارت  
 آئے گی تو بھی طہارت نہ ہوگی۔ اور حلقی اور اس میں سے اور رندوں کے لئے اس  
 اور اللہ کے لئے یہ بات اور حکم کے مطابق لاکر اس کے لئے یہ تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل  
 میں کام آئے گی تو اس کا کھانا کھانے پر اجر و ثواب مرتب ہو جائے گا۔ لیکن یہ بات  
 جہاں وہ قیاس کر لیتے۔ واللہ میں کی خدمت سے یہ بات نکال کر پتہ میں اس کا فائدہ نہ ہوگا  
 بات اور مواضع اور حقیقت میں اصل کرتا۔ وہ سب کی نیت و کار و کھال ہے۔ اور یہ شیعہ کہ یہ  
 کائنات کے ساتھ ہوئے بات کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہے۔ اس کی نیت و کار و کھال سے شریعت  
 تک پہنچ جاتی ہے۔ اس میں سے یہ بات آتی ہے پہنچ جاتی ہے۔ لیکن اس کے لئے کسی عمل میں نہ ہوگی اور  
 جس اللہ تعالیٰ کی نسبت سے یہ بات آتی ہے اور اس کی نسبت سے یہ بات آتی ہے۔ لیکن اس کے لئے  
 اس میں سب یہ طریق کام کرتے ہیں وہ بھی رعایت کرتے ہیں وہ بھی تعلیمات سے ہیں  
 منہ جہاں کرتے ہیں اور بعض احکامات اور اس کی خدمت میں کرتے ہیں اور اس کی خدمت سے  
 کام کرنے میں اور یہی طریقہ ہے کہ اس میں مگر جہاں کی نیت سے ہوگا۔ یہ بھی اس کے لئے  
 امید ہے۔ جہاں سے ایک رسول نے طور پر اس میں کیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نیت سے ہے۔

۴۰۰

۴۰۰

۴۰۰

۴۰۰



## ملک کی حقیقی آزادی

۱۲۲۔ لیجیٹیمائزیشن کے ذریعہ ملک کو آزاد بنانے کے لیے جو کچھ کرنا پڑے گا، اسے کرنا ہوگا۔ لیجیٹیمائزیشن کے ذریعہ ملک کو آزاد بنانے کے لیے جو کچھ کرنا پڑے گا، اسے کرنا ہوگا۔ لیجیٹیمائزیشن کے ذریعہ ملک کو آزاد بنانے کے لیے جو کچھ کرنا پڑے گا، اسے کرنا ہوگا۔

دوستدارِ بھارت

ہم اور آپ، ان بیک وقت کے ہیں جو ایک دوسرے کی زندگی میں ہیں۔ یہ ایک ایسا وقت ہے جس میں ہمارے ملک کی آزادی کے لیے جو کچھ کرنا پڑے گا، اسے کرنا ہوگا۔ لیجیٹیمائزیشن کے ذریعہ ملک کو آزاد بنانے کے لیے جو کچھ کرنا پڑے گا، اسے کرنا ہوگا۔ لیجیٹیمائزیشن کے ذریعہ ملک کو آزاد بنانے کے لیے جو کچھ کرنا پڑے گا، اسے کرنا ہوگا۔

ہم اور آپ، ان بیک وقت کے ہیں جو ایک دوسرے کی زندگی میں ہیں۔ یہ ایک ایسا وقت ہے جس میں ہمارے ملک کی آزادی کے لیے جو کچھ کرنا پڑے گا، اسے کرنا ہوگا۔ لیجیٹیمائزیشن کے ذریعہ ملک کو آزاد بنانے کے لیے جو کچھ کرنا پڑے گا، اسے کرنا ہوگا۔ لیجیٹیمائزیشن کے ذریعہ ملک کو آزاد بنانے کے لیے جو کچھ کرنا پڑے گا، اسے کرنا ہوگا۔



اور چند برسوں ملک میں اس اہمیت کا رونا تھا۔ اور کچھ رپاے جس کو قہر نے اپنے ہاتھ کے  
چکر لپٹ میں بیٹھ گیا۔

قرآن کہنے کو حضرت داؤد سے پاس، اور حق مقدمہ لئے آئے، ایک بے گناہ  
کے ظہیر خدا ہوا۔ اور شاہ دست پر انصاف کھینچے، میرے اس بھائی کے پاس ۹۹ بھائی  
میں اور ہر سے پاس کے لئے صرف ایک، مگر یہ خاتم کہتا ہے کہ ایک ایک بھائی کو دے دو  
تا کہ میری ساری گنجی ہو جائے۔ جس آپ سے پوچھتا ہوں کہ کونسی طرف کے شیر پوری  
ہوئی، وصیت بتائی، چل جائے تو کیا میں ملک و آزادی کی توفیق حاصل نہ ہوں، اور لیا یہ اقلہ  
نہیں ہے کہ ملک کا ہر شہری وہی چاہے اور کرنا چاہتا ہے جو اور سے ملک کی ایک قوم اس ملک  
کے باشندوں کے ساتھ لڑا کرتی تھی اور کیا وہ ساری فیکٹریاں کسی صورت میں دوبارہ نہیں آئے  
سب اس لئے کہ ملک کی آزادی کے لئے چون توڑ کوشش کی گئی اور ملک آ رہا، دیکھ لیکن انہیں  
کے دل اور مبالغہ اور اس کی رات کی آزادی کے لئے کوئی کوشش نہیں کی گئی، اور وہ بدستور نظام  
رہے، ملک سے غلاموں کو نکال دے، کیا انہیں اس سے نظم کی خواہش کو نہیں نکالا گیا، وہ بدستور موجود  
بے بدراہنا کام کر رہی ہے۔

## قلب کی روشنی

ظہیر اللہ کے خدائے باری تعالیٰ کی ہولناکیاں طاقت اور ان کی ماری توجہ حقیقی اور متصل انسان کے  
ہائے چہ صرف کی انہوں نے صرف ملک کی آزادی کو اپنا نکتہ نہیں بنایا، بھلا ان کے سامنے وہ  
پیدا کرے پر اس عقیدے اور ایمان کو قلب و دماغ میں جاسکے۔ یہ ہے انہیں ان اوصاف و پیدا  
کر سنے پر چھ توجہ مرکوز کی جن کے ساتھ یہ ہم نوا لاش کی گونج نہیں تھی۔ یہ کہی ناٹائی کی زبان کی  
موجودگی میں آئی۔ دوسرا اس کا حکم، سنا تھا۔ دوسروں پر حکم، ناگوار، آگستھا، جس کی  
بدولت دوسروں کا شکار ہو سکتا تھا۔ دوسروں کا شکار میں سنا تھا، مگر انہوں نے اللہ جل جلالہ کی مثالیں  
لیجئے۔ آپ کے گھر چھاپڑوں اور دروازوں کی جو جماعت تھی، کوئی بھی اس کے بعد ویرانے  
آپ پر شک کا کارہار سکتے تھے، لیکن آپ نے اسے توڑ دیا، جس میں اپنی ساری نیت صرف کی  
آپ کے پیچھے ان کے ساتھ وہاں بدولت و رائج اور ذات نہیں عطا کر کے جو یورپ کے راس  
جانوں کے جس دور میں بنے، لیکن آپ نے جو تیرہ گز عین حق دینی جیسے اس سے عطا ہے جو





## اخلاقی زوال

اخلاقی زوال بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اب ہمارے معاشرے کی زندگی سے نوعاً ہوتی ہے۔ بلکہ نہ اتنا بگڑ گیا ہے کہ انسانیت جتنی پست سطح پر اتارے، تاہم ہی آسودگی اور تفریح موقی ہے۔ یہ ظلم اور دیگر ماحول اور فساد میں عریاں تصویریں اور شخص گائے کیس اب کی تعریف کا سال ہیں کیا اس میں انسانیت، تو ایسی شکل میں نہیں دکھایا جا رہا، کیا یہ دم کے بیٹوں اور مرد کی بیٹیوں کو جو آپ کے بھائی اور بہنیں ہیں ایسی شکل میں نہیں پیش کر رہے جو انسانیت کے لئے باعث ننگ و عار ہیں، کیا آپ کو ان تصویروں اور کھیلوں، ان فلموں اور ٹیلیس میں انسانیت کی ذلت اور ماحول کی نظر نہیں آتی؟ پھر آپ کی طبیعت میں کیوں اشتعال اور عورت بپہاؤں ہوئی، آپ ان کو کس طرح مگور کرتے ہیں؟ اب کوئی موسیقی اخلاقی حیثیت سے معیار کی ہوتی ہے تو اس کا کوئی فرد کسی فرد کی ذلت پر داشت کرنا تو لگ رہا اس کے مہمکن کسی بد اخلاقی کا سنا بھی ٹوہہ نہیں کرتا، قرآن مجید میں ایک خطا الزام کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ تم نے اپنے ہی گیسو سے ان کی تردید کی اور کیوں نہ صاف کہہ دیا کہ یہ شخص ایک طوطا اور اہم ہے، تم نے اپنے متعلق نیک گمان کیوں نہیں کیا، اور اپنے اوپر اعتماد سے کام لیا کیوں نہیں کیا۔ یہ ہمارا موسیقی کی بات جو آنیڈیل (Hedley) موسیقی کہانے کی مستحق ہے جس میں جرم اور سہ کا جبر و راجہ ہے۔ اس کا مقابلہ اس ٹرمی ہوئی موسیقی سے نیچے جس کے پیچھے ہمارے افسرے اخلاقی گمراہی اور خلاف شریعت اور انسانیت حرکات سے جرت اور نفع حاصل کرتے ہیں۔ ایک سہی ہے نسیم کو روایاں کرتا ہے، ہوا و ہواں کا شکار ہوا ہے اپنی عزت اور حقیر و ذلت کرتے ہوئے غلغلہ اور ہوا و آبی کی آواز کا نشانہ سمجھتے اور عورت حاصل کرتے ہیں۔ اخلاقی ترواہ اور سہی کی صورت تاکہ شر میں سے زیادہ انہی ہو جاتی ہے، سہی، عداوت اور آواز میں اس سے قطعاً ہوتا ہے کہ یہ ملک اپنی تمام اقدار و قدروں اور نظریوں کو تحفہ کے ساتھ یاد دلا رہی ہیں۔ الی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ بد اخلاقیوں کی گروہ و جوش کا بد نظامی اور دیوانہ کیس ہے کہ یہ ربا اور خطرناک ہے آپ کی ایک گزشتہ قوم کا ماحول اس کے متعلق کامیابی میں ہوں، دوسرے دور کی چوری قوم کا ماحول، مریض، کی نذر، نمر با کل غنا رہی، میں نے آپ کی بیٹیوں کو مہوں کا سہی سنا ہے، میں نے سنا ہے کہ ماحول کا ماحول



## صورت اور حقیقت

پھر یہ دعا ہے کہ جو بے یقینی کے عالم میں ہے

صورت اور حقیقت میں بڑا فرق ہے

ہر ایک چیز کی ایک صورت ہوتی ہے اور ایک حقیقت اللہ و غور میں بہت بڑی مشابہت  
کے باوجود بہت بڑا فرق بھی ہوتا ہے۔ آپ رور سردی زندگی میں صورت اور حقیقت اور ان  
کے فرق سے خوب واقف ہیں۔ تم اس کی مثالیں دیتا ہوں۔ آپ نے مٹی کے پھل دیکھے  
ہوں گے۔ ہوا نکل اسلی پھل معلوم ہوتے ہیں لیکن صورت و حقیقت میں زمین و آسمان کا فرق  
ہے۔ اصل آسمان کوئی اور چیز ہے اور مٹی کا نفل آسمان کی اور چیز مٹی کے آسمان کی خاصیت  
نہ خواہو، نہ دس، نہ سو، نہ اس کی خاصیتیں، صرف آسمان کی خاصیت ہے اور اس کا رنگ و وزن و  
لئے اس کا آسمان کی نہیں ہے مگر مٹی کا آسمان یعنی آسمان دیکھنے پر کا ہے، نہ کھانے کا، نہ  
داغ و خراش کا۔

آپ مراد چاہتے ہیں۔ میں کہتی ہوں کہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ وہاں سب آدمیوں سے  
پورے جانور سوجھ بوجھ۔ شیر بھی ہے اور مچھلی بھی تندرہا بھی ملے پتے بھی مگر بے حقیقت۔ بھگت  
بھگت ہوتی کھائیں جن میں سے کوئی جانور ہے نہ طاقت شیر ہے مگر ناسر کی آواز ہے نہ نصرت۔  
طاقت ہے نہ ہرست۔

حقیقت کے مقابلہ میں صورت کی شکست

اب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صورت کبھی حقیقت کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ صورت سے حقیقت کے خد اس کبھی باہر نہیں ہو سکتے۔ صورت کبھی حقیقت کا مقابلہ نہیں کر سکتی، صورت کبھی حقیقت کا وجود نہیں کر سکتی۔ جب صورت کی حقیقت کے مقابلے میں آئے گی اس کو



حکمت کھانا پڑے گی، جب صورت پر کسی حقیقت کا جو چھڑا ل جائے گا صورت کی پوری عکاسی نہیں آ رہی۔

صورت اور حقیقت کا یہ فرق برعکس نہیں ہوگا۔ ہر جگہ صورت کی حقیقت کے سامنے پہلا پہلو یہاں تک کہ عقلم کے عظیم اور عظیم سے عظیم صورت کو حقیقت کے مقابلہ میں آئے گی تو اس و منظور کا اس لئے برعکس سے چھوٹی صورت کی حقیقت پر بڑی سے بڑی صورت کے مقابلہ میں زیادہ طاقت رکھتی ہے، حقیقت ایک طاقت ہے ایک شخص وجود ہے صورت ایک خیال ہے دیکھتے ایک چھوٹا سا بچہ ہے کمرہ ہاتھ کے اشارے سے ایک شخص بصر سے مردہ شیر کو دکھائے سکتا ہے اس کو بڑھاپے پر گر سکتا ہے اس لئے کہ بچہ خود گفتگوئی کڑوا سکتی ایک حقیقت دکھاتا ہے، پھر اس وقت صرف صورت کی صورت ہے، بچہ کی حقیقت پھر کی صورت پر اس سے غالب آ جاتی ہے۔

### نفس کا دھوکا

یہ عالم حقائق کا مجموعہ ہے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں ایک حقیقت رکھی ہے اس کی بھی ایک حقیقت ہے اس کی محبت طبعی اور اس کی وہ عقل فطری ہے اگر حقیقت نہ ہوتی تو اس سے متعلق نظام کیوں ہوتا؟ اس میں کشش کیوں ہوتی؟ اولاد ایک حقیقت ہے اس سے طبعی محبت اور فطری تعلق ہوتا ہے اور ہر ایک حقیقت نہ ہوتی تو شریعت میں اس کی پاداش و عذاب کے نظام انصاف کیوں ہوتا؟ اسی طرح طبعی ضرورت اور خواہشات کی بھی ایک حقیقت ہے، اس حقیقت پر ایک باطنی قانونی حقیقت ہی غالب آ سکتی ہے، کوئی صورت غالب نہیں آ سکتی۔ یہ حقائق کتنے باطنی آئینہ سخی ان پر فاعل حاصل کرنے کے لئے اسلام و ایمان کی حقیقت اور کار ہے، اسلام کی صورت کتنی ہی محدود سی ان پر فاعل حاصل نہیں کر سکتی اس لئے کہ وہ حقیقتیں ہیں اور صرف صورت، مانع ہم بھی دیکھو کہ جس صورت اسلام اولیٰ فعل حقائق پر غالب نہیں آ سکتی، یہی ہے اس لئے کہ صورت، اصل پر کچھ بھی طاقت نہیں، یہی صورت اسلام صورت کلمہ، صورت نماز، ہم نے الٹی ترتیبات چھڑے سے تو صبر سے ان علالت پر غالب آنے سے، جو ہے ہم دو ضمن "انسانی" حقیقتیں خواہش کا مقابلہ کرنے کی طاقت عطا نہیں کرتی آپ کا یہ کلمہ، یعنی کہوں کہ وہی ان طاقت رکھتا ہے جو اس اور اس کے لئے تعین کی ہوگی اس پر





مذہب کی صورت نہ رکھ سکتی تھی اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وقت بوقت تصدیق و تصحیح کی ضرورت ہے۔ آج کل کی آپ کی مذہبوں کی حقیتوں کا مقابلہ اس سے کیا کر سکتی ہے کہ وہ حقیقت ہے۔

اپنے مذہب کے لئے جو کچھ کہنا چاہو، جو مسلمان سمجھیں، اور ان کی اصلاح کی جائے۔  
جیسا کہ (جو مسلمانوں کے مذہب کے پیچھے رہا تھا) ان کی رہائش سے پہلے تھا، ان کی رہائش  
قدیم کا کچھ سنا ہے، حضرت خالدؓ نے کہا، "موسىٰ علیہ السلام کی قبر میں سے نکلتے ہوئے اشترؓ کے سر  
درست ہوتے تو میں روٹیوں کو پانی میں بھیجا کرتی ہوں، اور وہ میری پسینے میں  
"حضرات" حضرت جبریلؓ کو یہ باتیں سنیں، انہوں نے کہا، "اور وہ میری قبر میں سے نکلتے ہوئے  
حقیقت میں سمجھتے تھے؟ اس سے کہ وہ حقیقت اسلام رکھتے تھے، اور سمجھتے تھے کہ اس سے بہتر ہے  
صرف روٹیوں کی صورت میں ہیں، اور طریقہ کی حقیقت سے خالی ہیں، یہ انہوں نے صرف اسلام  
کی حقیقت کے سامنے بکھر کر رکھی ہیں۔

اس میں شک نہیں ہے کہ بہت سے لوگ کلمہ سے معنی میں نہیں  
حقیقت سمجھ سکتے ہیں، اور جیسا کہ وہ اس الفاظ اور معنی سے بہت بلند ہے۔ غرض کہ یہ حقیقت وہ ہے کہ وہ  
کو اصل تھا، اب وہ کہتے ہیں، لا الہ الا اللہ، اور اللہ کے ساتھ کسی کوئی معبود نہیں۔  
بشرط میں۔ اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں، اور اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں۔  
کہ یہ حقیقت ہم سب کے ہلکی میں ترقی ہوئی ہے، اور اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں۔  
رہنمائی کے لئے اللہ عزوجل نے اس میں اس لئے اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں، اور اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں۔  
اللہ کے لئے اس میں اس لئے اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں، اور اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں۔  
اس میں اس لئے اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں، اور اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں۔

اللہ کے لئے اس میں اس لئے اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں، اور اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں۔

اللہ کے لئے اس میں اس لئے اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں، اور اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں۔

ہم جب جائے میں کہ آج کے وقت یہ ہے کہ وہ اس میں اس لئے اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں، اور اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں۔  
لیکن کہ یہ کوئی معبود نہیں، اور اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں، اور اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں۔  
یہ ہے کہ یہ کوئی معبود نہیں، اور اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں، اور اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں۔

میرے لئے بہت مشکل ہے رفوہ رکھنا حاصل رہتا ہے۔ اس لئے کہ حقت اس نے  
لئے اپنے حقیقت بھی رفوہ حقیقت اس نے سامنے بھی اس کی حقیقت میں حاصل تھی، وہ تم  
کہ نہ بتاتا تھا کہ مجھے احد پہاڑ کے طرف سے جنت کی خوشنودی سے مراد ہے۔  
میدان میں ایک محلی ابوہریرہؓ کے پاس آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ میرا پس منظر کے لئے تھا  
ہوں کوئی پیغام تو نہیں کہنا ہے؟ وہ کہتے ہیں، ہاں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا کر سلام  
عرض کرنا اور کہنا کہ آپ سے ہم سے جو وعدہ فرمایا ہے وہ سب پورے ہو رہے ہیں۔ یہ  
ہے یقین کی حقیقت اس حقیقت پر کون کی قوت ہے، لب آسکتی ہے، اور اسی حقیقت دیکھنے والی  
جماعت پر کون کی جماعت غالب آسکتی ہے؟

صورت اسلام حفاظت کرنے کے لئے کافی نہیں۔

امت میں جو سب سے بڑا کھاپ ہوا، یہ کہ اس کا ایک بڑا قعدہ اور شاہد سب  
سے بڑی قعدہ امتی صورت نے حقیقت کی جگہ لے لی۔ چنانچہ کی امت نہیں، یہ صد ہوں پر ملی  
حقیقت ہے صد ہوں سے صورت نے حقیقت کی جگہ اس سرکاری ہے حرم تک، یکے بعد دیگرے  
تو صورت پر حقیقت کا دھوکا ہوتا ہوا، اور حقیقت کے دار سے اس صورت کے قریب آنے سے  
بچنے، ہے لیکن جب مٹی سے بدلتے کہ اس صورت کو چھوڑنا معلوم ہوا کہ اندر سے پس ہے  
اور حقیقت غائب ہو چکی ہے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کبھی کبھی کا شکار کھیت میں ایک لکڑی کا کرور پر کوئی کپڑا لٹا  
ہے، مٹی کو کچھ نہ چمکوں اور جاہل اس کو شہ ہوتا ہے کہ کوئی آدمی رکھنا کر رہا ہے، لیکن اگر کبھی  
کوئی سیانا کو، ہوشیاروں اور بدست کے حکمت میں دیا پڑا ہو تو ظاہر سے کہ وہ سب جان لیں کہ  
نہیں کر سکتی پھر مچو، دتا ہے کہ وہ اس محبت کو رفوہ لئے ہیں اور چند سے اس کا تہیہ  
۱۔ یہ ہیں۔

مسلمانوں نے ساتھ ہی واقعہ پیش ہے، اس صورت حقیقت میں کمر ہوس میں کی  
حفاظت کرتی رہی تو اس کے قریب آئے۔ ستاروں میں حقیقت اسلام کے واقعات اس  
نے دیکھیں میں تارہ تھے، کسی کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کی عزت نہیں ہوتی تھی، لیکن کب تک؟  
جب تارہوں نے حملہ پر چڑھائی کی جس پر حملہ کرے ہے، وہاں احتیاط کرے، اسے تو

اس صورت کی حقیقت عمل کی اور مسلمانوں کا عزم چاہرہا، ہاں وقت صورت اسلام وحدت  
کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ سب سے پہلی حقیقت اسلام کی اس وحدت کی وحدت کر سکی ہے۔

### ہمارے خطا

آپ تاریخ اسلام میں مسلمانوں کی ہاکا کی تاریخ داستانیں پرستے ہیں یہ حقیقت کی  
نگاہ سے واقفیت نہیں ہے۔ سب صورت کی شکست و غریبیت کے واقعات سے ہم کو ہر معرکہ  
میں اس کی نجات نہیں ملے گی۔ ہماری قیامت سے قریب صورت پر حقیقت کا بھروسہ نہ کرنا۔ اس  
بوجہ وہاں نہ ملے۔ خواہ بھی نہ ملے۔ اور عمارت بھی نہ ملے۔

### حقیقت اسلام ہمارے میدان میں آئی ہی نہیں:

خود ہمارے صورت اسلام معرکہ آرا ہے۔ اور شکست پر شکست کھادی ہے۔ حقیقت  
اسلام وحدت میں بدنام اور دنیا کی نگاہوں میں ذلیل ہو رہی ہے۔ دنیا بھر میں ہے کہ ہم اسلام کو  
شکست دے رہے ہیں۔ اس کو غیر ممکن ہے۔ حقیقت اسلام وحدت سے میدان میں آئی ہی نہیں اس  
کے مقابلہ میں مسلمانوں کی صرف صورت ہے نہ کہ اسلام کی حقیقت۔

یورپ کی قوموں کے مقابلہ میں ترکی میدان میں آیا لیکن اسلام کی ایک بڑی شکل صورت  
میں کر کے بچھڑا۔ اور صورت مقابلہ میں ٹھہر نہ سکی۔ فلسطین میں تمام عرب قومیں مل کر  
یہودیوں کے مقابلہ میں آئیں۔ لیکن حقیقت اسلام شوق شہادت جذبہ جہاد اور ایمانی کلیات  
سے واکڑ مادی عربی قومیت کے نقشہ میں مرشاد صرف اسلام کے نام و نسب سے آواز نہ بچھڑے  
ہو کہ اس بے صورت صورت سے یہودیوں کی شکل قوت و تنظیم و اس کی حقیقت سے بات کہانی  
اس لئے کہ صورت حقیقت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ یہودیوں ایک حقیقت رہتے تھے۔ اگرچہ سرتاپا  
اس کی طرف صرف ایک صورت رکھتے تھے اور چھوٹی شکل صورت صورت سے اور حقیقت  
حقیقت ہے۔

### وحمت و نصرت تائید و اعانت کے وعدے حقیقت سے متعلق ہیں

اسلام کی صورت ہمارے یہاں ایک وجہ رکھتی ہے اس لئے کہ اس میں دونوں اسلام کی  
حقیقت بھی ملتی رہی ہے۔ اور یہ حقیقت کا مقابلہ ہے اسلام کی صورت بھی ہمارے یہاں ہے۔











۱۰۔ اس بارہا سچ جائے تو ہم کو وہی بات سے مراد ہے کہ کروڑوں مسلمانوں میں حقیقت  
 و ملامت کا یہ پیدا ہونے لگا کہ انہیں مسلمانوں کی زندگی میں دعویٰ اچھا ہوا اسلام  
 حقیقت اور سچی بات سے واقفیت پیدا ہو جائیگی

حقیقت اسلام دوبارہ پیدا ہو سکتی ہے:

حضرت ہم اس سے بالکل باخبر ہیں کہ اس دور میں حقیقت اسلام پیدا نہیں  
 ہو سکتی ہم کسی پے، مادہ اور انقلاب کے قائل نہیں جس میں حقیقت اسلام دوبارہ پیدا ہو سکتی  
 ہو سکتی ہو آپ دیکھ کر دیکھتے، ذرا سے مندرجہ آپ کو حقیقت اسلام کے جوڑے بکھرے  
 ہوئے نظر آئیں گے ہر با حقیقت اسلام بھری اور ایمانی کینیاں پیدا ہوئیں، اعلیٰ اللہ اور  
 رسول پر یقین و اعتماد، اسی شہادت کا ذوق، جنت کا شوق، دینی رہنمائی کی ترغیب، سب کچھ  
 اور جہاں تک حقیقت اسلام پیدا ہوئی اس سے ظاہری ترقی و تہنات کے خلاف حالات اور  
 مخالف طاقتوں پر فتح پائی ہے، تمام کڑے ہوئے واقعات کو ہر دیا ہے اور قرنوں کی یادگار  
 کر دی ہے۔

حقیقت اسلام میں آج بھی طاقت ہے

حقیقت اسلام اور حقیقت ایمان میں آج بھی وہی طاقت ہے جو بتاتے ہیں کہ  
 آج بھی اس سے وہ تمام طاقتیں ظہور کر سکتی ہیں جو اس سے پہلے ظاہر ہوئے ہیں آج بھی  
 اس کے سامنے وہی چیلنج ہے جو پہلے تھا، جسے ہم نے دیکھا ہے اور وہی ہے جو آج بھی  
 چیلنج کر رہا ہے۔ آج بھی وہی ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ حقیقت ایمان

موجود ہو

آج بھی یہ جو ہم نے دیکھا ہے ایمان پیدا  
 آج بھی یہ جو ہم نے دیکھا ہے ایمان پیدا

# اعلیٰ اخلاقی قدریں دل کے اندر کھوئی ہیں ان کی باہر تلاش ہے

پروفیسر محمد منظور علی صاحب مدظلہ کی شب میں کوہنجیور (بندہ وستان) کے ٹاؤن ہال میں کی گئی  
نئی اس موقع پر شیخ کے تعلیم یافتہ بندہ وستان حضرات موجود تھے۔

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء  
والمرسلين . وعن آلہ واصحابہ اجمعین امام احمد

## ایک کہانی

دہشتہ ہجری میں ایک کہانی سنی گئی۔ ایک صاحب سڑک پر کچھ تلاش کر رہے تھے لوگوں  
نے پوچھا صاحب آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا جیب سے اشرفی گر گئی تھی اسے  
جوش کر رہی ہوں کچھ بھولے ہوں۔ ابھی ان کے ساتھ تلاش میں لگ گئے تھوڑی دیر کے بعد کسی  
سے پوچھا حضرت وہ اشرفی کہاں گئی تھی؟ کہے لگے گری تو گھر کے اندر تھی مگر مشکل یہ ہے کہ  
گھر میں روشنی نہیں ہے سڑک پر روشنی ہے۔ میں نے یہاں تلاش کر رہا ہوں۔

## فسان کی سہولت پسندی

ایک سر تو یہاں فسانہ یا لطیفہ معلوم ہوئے۔ مگر واقعہ کی دہشتہ دیکھیں تو یہی نظر  
آئے گا کہ جو چیز گھر میں کھوئی ہے اس کی آج باہر تلاش ہے۔ جو سید انور کی آفتاب  
میں سو رہا ہے کہ گھر کی چیز باہر تلاش کی جا رہی ہے۔ کوئی چیز کھوئی تو سنا ہے اندر گھر تلاش ہر کی  
باہر ہے۔ کیونکہ باہر روشنی ہے۔ آج جس دنیا کی سہولتیں اور ماحول میں تلاش ہے۔



ہو جاسے۔ تھی کہ یہی ہے، یہاں سے کارخانے کو بنایا ہے۔ وہی کی مرضی اور یہاں سے عطا ہوا  
 تحفہ، عینک چل سکتا ہے، اس سے لرزے کی خوشی کی چائے کی اور اس کی مرید۔  
 (DIRECTIONS) سے مطابقت رکھیں، دو گنا کارخانہ درم برہم ہو جائے گا، گھر کی مثال  
 لے سکتے ہیں، خاص (SPECIALIST) ہے، اس کی ساخت سے واقف ہے، وہی اس  
 کی کل، رہت کر سکتا ہے، کوئی شخص کتنا ہی بڑا علم حاصل دین اور فلسفہ ہو، لیکن گہری دہائی  
 و بات اور ہم سے دور نہیں ہو سکتی، وہ تو ہر فن کے چلانے سے چھوٹی، یہ دنیا، جس نے ہائی  
 ہے، ہائی کی وجہ سے تحفہ نمونہ چھوٹی، جیتھو سے کشتی نکال لی جا سکتی، ان کے ساتھ  
 مرید کا نامی پڑے گا۔

## انسان دنیا کا لڑائی ہے

میں اس وقت آپ سے کچھ ہے، ایک باتیں کرنا چاہتا ہوں، بہت ہے اسکی ذہنی پر  
 جس میں کبھی کبھی بات نہیں ہا سکتے، آج بڑی فاکہہ دیکھتا ہے، دھار فاکہہ کے پیش نظر کچھ  
 مہلت ہو لئے جس ذرا، پیش نہیں کرنا، دنیا میں، ایسے آدمیوں سے مدد ملنا ممکن ہے، جو  
 چارویسے آدمی، دنیا میں، انہوں سے دنیا قائم ہے، ہر ایک کچھ بات کہتے ہیں، چاہے  
 جاکر جائے۔

”نیویا کے رتن پر جو کھمبہ لود تاجانی ہے یہ ان حق گو، پھر اس اللہ کے پیچھے ہوئے  
 انسانوں کے خون، جگر کا نتیجہ ہے، میں نے اس بات کی اطلاع اور قیام کے لئے اپنی زندگی  
 لیا، اور اس طرح سے اس مقدس ورثہ اور لڑائی کے لئے، ہم، اور اس لئے۔  
 سائنس کی بات کا راستہ، جس، خدایا، رت سے انسان کو کورے کھایا، آج بھی جب تک  
 میں، سمجھیں کہ دنیا کا راستہ ہے، ہم خدا کے لئے ہیں، ہم اس کے خدائی (TRUSTEE)  
 ”اس میں میں نے خود کے ساتھ، مرید اور راجہ ہیں، انسانیت کی مشکلیں حل نہیں ہو سکتیں، یہ  
 حارستہ، لڑائی اور کائناتوں میں، انسانیت کا راستہ تھا، یہ ایک، مرید کی بات تھی۔  
 انہوں نے اس سے ریز کیا، اور کچھ اور تہہ، یہ کا نام یہاں شروع کر دیا۔

## انسانیت کا مسئلہ پرانی تہذیبوں سے حل نہیں ہو سکتا

دیا کی تمام تہذیبیں کامل احترام میں خصوصاً بچے تک ہر دوسریں کی تہذیب ہمیں راج ہے۔ یہ وہی میرٹ ہے اور ہم اس کی قدر کرتے ہیں، لیکن انسانیت کا صحیح عقائد پرانی تہذیبوں سے نہیں ہو سکتا، ان چیزوں میں اب جان نہیں رہی، انسان کی ملکیت اب ختم ہو گئی۔ پاپاٹن (Papaton) پر ان چیزوں میں اب پاپاٹ لو کر چکیں، انسان کے بہت سے پہلو اب بھی بہت اچھے ہیں، لیکن آج انسانیت کے فروغ کے لئے اور عام اخلاقی گروٹ گورنر کے لئے انسان میں کوئی چار نہیں، انسان کے پاس کوئی بیجا نہیں جس طرح ایک جگہ کی چیز دوسری جگہ صاب (Savak) کس کی سادگی اور ہزار برس کی چیز آج کے اعوان میں کام نہیں دے سکتی، اسی کی پرانی تہذیب روٹوں اور بیٹوں کی تہذیب اپنے اپنے وقت کی زندہ اور ترقی پانہ تہذیبیں تھیں، لیکن اب وہ اپنا موہر شادابی کھو گئیں، اب ان کی جگہ صرف آثار تہذیبیں ہیں۔

تہذیبیں انسانیت کا لباس ہیں انسانیت لباس تبدیل کرتی رہتی ہے:

انسانیت تہذیبوں سے بدلتی رہی ہے۔ یہ سب تہذیبیں ل کر بھی آدمیت کو ختم نہیں رہیں، آدمیت تہذیبوں کو ختم دیتی ہے، آدمیت کسی مخصوص زمانے اور کسی مخصوص مقام سے مخصوص نہیں۔ تہذیبیں اس کا لباس ہیں، اور ان کا لباس بدلتی رہتی ہے، اور اپنے من اور اپنے ذہن کے مطابق اپنے گھر راستہ کرتی رہتی ہے، اور ہر ذہن اور ضروری ہے، جو بچہ ہے وہ بچوں کا لباس پہنے گا، جوان ہے وہ جوانوں کا چادر لے گا، بچوں کا لباس جو ان کو بچوں پہنا دیا، انسانیت کو کسی خاص دور یا کسی خاص ملک کے گھر کا پاندہ نہ کہئے۔ انسانیت کو بڑھنے دینے، انسانیت آج حیات کا چشمہ ہے، اپنے دینے، ہر چیز اور انسان اور میدانوں میں "ڈانچا" سے بڑھنے اور پھیلنے دینے، مذہب کے مانگے اور غم و ہولوں اور اپنی رہائش اور ذاتی سے انسانیت ایک نمونہ اور ایک مانگے پیدا کیجئے، انسانیت کو انسان کا ایک نیا گلدستہ بنائیے، اور ہر دور شاداب گلدستہ ہوگا جو پھولوں کو گھر جمانے مان کو گلے کا پار بنانے پر آمادہ رہے گی۔

مذہب روح دیتا ہے، کلچر ایک ڈھانچہ

مذہب اور تہذیب کا امتزاج ہے، مذہب روح دیتا ہے اور کلچر ایک ڈھانچہ (Mould)

۱۔ سب طریقہ حیات اور زندگی کا ایک ضابطہ بننا ہے، کچھ پابندیاں عائد کرنا ہے، بھرتہ لوجھوڑنا ہے مثال کے طور پر تہذیب لمبی سے کہ سچے کا قلم مقدس ہے اور مذہب کو اس سے بحث نہیں کر لو گے قسم سے لکھان لے یا فوشا یں سے، اس کا مظاہرہ صرف یہ ہے کہ جو کچھ لکھان لے دو سچ، اور اچھ لے سب مقصد حیات عطا کرنا ہے اور مدگی کو روح دینا ہے، وہ اخلاقی تہذیب پر کنٹرول قائم رکھنا ہے مگر اس سے حرکت اور مشورہ کی صلاحیت نہیں چھیننا چھیر کا ہنسیہ انسان کی بابت نہیں چاہیہ یہ کام ہمدردی کے یا مسلمان یا عیسائی۔

### رسم الخط یا ضمیر و اخلاق

”نہ اس پر بلا“ معرکہ ہوا ہے کہ ملک کی زبان کیا ہونی چاہئے اس رسم الخط میں لکھنا چاہئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسانیت کے دور کا رد و اسی میں ہے، ملک کا سدھاری پر متوقف ہے اور ستون پنڈیروں کے سوچنے کا طریقہ نہیں۔ ان کو اس سے کوئی دہائی نہیں مدد کر رہا ہے شروع کی جائے اور تہذیب ختم کی جائے، ان میں سے شروع ہو کر بائیں طرف یا دائیں سے شروع ہو کر دائیں طرف، ان کو اس سے دھوکا ہے کہ لکھنے والا سچا خدا ہے (ارنے والا) انسانیت دار اور فرض شناس ہو۔ پھر وہ کسی طرف لکھے، وہ اچھ ہوگا۔ میں نے مدارس میں یہ تھا کہ اگر دستاویز بھولی ہے تو کیا ایسی سے شروع کرتے اور اور یا فارسی میں لکھنے سے یا بائیں سے شروع کرنے اور ہندی یا انگریزی میں لکھنے سے وہ ہائی ہو جائے گی؟ جمہوری اور جمعی دستور کو اس طرف اور جس طرف سے لکھو گے وہ جمہوری اور جمعی اور بائیں سے کی، جمعی دستور کو جس طرف اور جس طرف سے لکھو گے وہ جمعی رہے گی، ضمیر رسم الخط کے پیچھے نہیں پڑتے وہ اس کو تھکا دیتا ہے پس جو حکم سے کام لیتا ہے، بلکہ وہ اس دل کو رست کرنا چاہتے ہیں جو ہاتھ لکھتا ہے۔

ضمیر و وسائل نہیں پیدا کرتے مقاصد عطا کرتے ہیں:

ضمیر و وسائل کا کام نہیں کہ اپنے زمانہ میں نئی ایجادیں کریں اور آلات اور مینس تیار کریں، وہ اس طرح کہ انہیں پیدا کرتے ہیں جو ان مصنوعات اور وسائل کو صحیح مقصد کے لئے صحیح طریقہ پر استعمال کر سکیں، یہ وہ وسائل پیدا کرتا ہے، ضمیر مقاصد عطا کرتے ہیں،



اسوں نے مٹی میں کھسکا ہوا چمکے ہوئے، جو وہ اپنے گھر کے سامنے رکھا کرتے تھے۔ یہ سب اس وقت تک تھا کہ وہ ایک سال سے بیمار تھے۔

اسانیت کو مخوار انسانوں کی عمرات ہے۔

[illegible]

ہم نے دل کا رستہ کھویا

ہر کی نظمیں یہ بخود ہی تے کہتی ہوئے۔۔۔ اے اے گی ہائش نہیں کی چت،

جو دروازے سے داخل ہوتے ہیں اس ناچنگ پر ہے اور درجائے کراستہ میں تھمے گا

راستہ ہم کو چکے، ہم خود غصوں کے ساتھ وہاں نہیں پہنچ سکتے، دنیا کا کاروبار ہے خود اور خواہشات کا اقتدار اور ان سب کا دمار دل ہے، اس دل میں جب ایک خدا کا اقتدار نہیں، اسے اس کی بلا اتنی تسخیر نہیں۔ یہ بچے کو ان کے سر سے جواب دہ نہیں سمجھتے تو چھوڑ دینا چاہتے تھے، کسی کو بچہ کی غرض ہے کہ وہ کسی کی دعا کے علاوہ دوسرے کے لئے اپنے کو خطرے میں ڈالے تو ان کی دنیا میں بھائی بھائی کو تاجر سے کہنا ہے دیکھنا ہے، ہر ایک نے دوسرے کو گاہک اور مریض سمجھا دیا ہے، سب طرف لوٹ کھسوٹ (EPLORATION) کا بازار گرم ہے، نصرت الہی مسخ ہو گئی ہے، ہاپ ٹیوں سے گاؤں ہیں، راجاؤں کے دروں سے خوش ہیں۔

### نظام تعلیم کا نقص:

”نظام تعلیم میں کدھام ہی ہوا ہے کہ شاگرد اب نہیں کرتے اور استاد محفلت و ہمدردی نہیں برتنے، تمام اوٹ اس سے پریشان ہیں اور اس کی اصلاح کی طرح طرح کی کوششیں ہوتی ہیں، لیکن اس کی جڑ اور بنیاد پر غور نہیں کیا جا تا کہ تعلیمی نظام جس کا سہارا حانیہ مادہ پرستی ہو۔ آخر اس کے نتائج کیا ہو سکتے ہیں، تعلیم کا کھن سا بیج ہے، جہاں خلاق اور کردار کی تعمیر کی کوشش کی جاتی ہے، یہ تمام برکات تو متوقع نتائج ہیں، اس نظام تعلیم کے تمہارا وہاں تمہارا دوسرا نفسانی حوالہ ہوتا ہے، اور انسان کو موقع پرست (OPPORTUNIST) بناتا ہے، اور پھر تمہارا ماحول اسے مواقع بہم پہنچاتا ہے کہ غرضات اور خود غصوں کی تسکین ہو سکے، وہ جیسے دوست منہ سما کر رہنے کا جذبہ دیتا ہے، اسی وقت ضرورت ظہور اور دوسرے لائق ہے، ان کے بدلے میں کوئی تبدیلی نہیں آ سکتی۔

### ذہنیت کی تبدیلی کی ضرورت

آج کل اس ملک میں کی اصلاحی اور ملکی تحریکیں چل رہی ہیں، ہم اس کی قدر کرتے ہیں اور ہر ٹیسی چلتے ہم اس کی مدد کریں، خصوصاً صوبائی تحریک، لیکن زمین سنے سے پہلے دلوں میں یہ بات پیدا کہ سب کی ضرورت ہے کہ کوئی زیادہ زمین رکھیں۔ سکے، لوگ خود غرض و من دہیے، اتنا ہوا میں، ذہنیت میں جو اسے لوگ صرف دعوں کو اپنی چیز میں، نے خوشی محسوس کریں۔

ہم نے تاریخ میں یہ واقعہ پڑھا ہے کہ کدوہودہ یہ تہذیب پختی و تکامل کی تھی، لیکن نے کچھ دور (SOCIAL LIFE) میں خوف تھا، لیکن جب مکہ سے لوگ بدست سے پہنچے ہوئے اور انہیں اپنا سر اٹھانے اور مال و دولت چھوڑ کر جاں بچھوڑ دینا چاہا تو جن کے پاس کچھ تھا، وہ یہ کہ والد اکھاتے پتے لوگوں کے بھائی بھائی گئے، انہوں نے اپنے بھائیوں کو جیتے سے لے لیا اور جن سے کوئی حریف نہیں تھا، ان کے ساتھ اپنے گھر کی آدمی دوست لے کر کھڑی ہو کر آنے والوں کے دل اپنے بنائے گئے تھے، لیکن کسی تربیت کی کمی تھی کہ انہوں نے حق کو عادی و عادیان کا شکر یا دیا تو کہہ کر جس میں کی ضرورت نہیں، آپ جیسے کچھ تو اس قرض دے دیجئے، اور ہمارا کارہہ بتا دیجئے، ہم کہہ میں بھی ضرورت کرنے تھے اور یہاں بھی تجار ت کریں گے، تاہم اسلام نے بدینہ والوں میں ایسا دہرو کی اور قبائل کا جذبہ پیدا کیا، وہ کہہ والوں میں خود اعتمادی اور خود داری کا، انہوں نے گھر کی دولت آنے والوں کے قدموں پر ڈال دی اور آنے والوں نے دولت پر ٹکاؤ نہ کی بلکہ اپنے ہاتھ پاؤں اور اپنی محنت سے کہنے کا فیصلہ کیا۔

ہمارا سر اٹھا ہوا ہے، جب آج کی ہجرت پر نظر ڈالتے ہیں، نہ ایک طرف ایسا، نہ دوسری ہے، نہ دوسری طرف خود اعتمادی اور خود داری۔

ہم کہتے ہیں کہ ذہنیت پر نئے، محبت پیدا کیے، ایسے دل پیدا کیے جو دوسروں کے غم میں تھلنے کی آواز کریں، زمین کی تقسیم سے پہلے انسان کے اندر پناہ گاہ پیدا کر لی تھی کہ اس سے کسی کی مصیبت نہ دیکھی جائے، کیونکہ نظام و راستہ سے کام لیتا ہے، مذہب الہی کی کیفیت ایسی بنانا ہے کہ اثر فیاں سب بھروسہ ہونے لگیں، محمد رسول اللہ ﷺ ہمارے لئے کھڑے ہوئے، ہمارے لئے آپ کہتے ہیں کہ میری آنکھوں کی جھٹک نماز میں ہے، میں کے لئے آپ بے چین رہتے تھے اور بچوں سمیٹوں سے کہتے تھے کہ وہاں رہے میری تسکین کا ساماں کرو، اسی ہمارے لئے کھڑے ہوتے ہیں، لیکن چاہئے گھر میں جاتے ہیں پھر واپس آ کر غم ادا کرتے ہیں، پوچھا گیا کہ آپ کو کون سا غم ہو گیا؟ یا کیا کہنا چھوڑ کر واپس گھر سے گئے؟ پھر مابہ کہ تھوڑا سا سنا دیا تھا، میں اسے غریبوں میں تقسیم کرنے کی ہدایت کرتا ہوں۔



عام اور ہر یوں پر تاش کرے۔ ہر امر روحانیت کی رو سے دیتے ہیں جو زندگی کے ساتھ  
ہوتی ہے۔ مکہ زندگی کی رہائی کی ہے میں روحیت پرست ہیں۔ میں (REFRACTION) کا توکل  
کئے ہوئے ہیں۔ یہ مرد کی ہے اور انسانیت کا تحفظ اس کی، نگ سے کرنا صرف  
میں وہاں اور خدا پر قیام مل کر چلیں۔ آج یہ کہ تو اس بگڑ گیا۔ میں میں معاہد اور  
ICOPERATION) نہیں رہا۔ ماس ایک طرف دہائی ہے تو انھوں ایک طرف  
اور ان کے پاس (EXTREMIST) ہیں۔

### مادہ پرستی اور روحانیت

یہی حال ہے، اور جتنی اور روحانیت کا ہے۔ ایک دنیا کوئی بنا چاہتا ہے۔ اسے پہنچا ہے،  
ایک اس سے نفرت کرتا ہے اور اس سے ہزارے کہتے ہیں کہ اسے خدا کا عطیہ سمجھ کر اللہ  
کی نعمت اٹھ کر اس کے گھروں کے مطابق اچھال کر دے، پناہ نام سمجھو اور اس کے خلاف  
ہیں چاہتے اس زندگی کی پرستش کرو، اس سے نفرت کرو، خدا کے سامنے بنے کو جو ہر دو سمجھو  
اور اس کی مخالفت کے سامنے حاضر ہونے کا۔ درجہ اور اکیلیں کر دے اس کے پیچھے ہوئے ہے  
غرض ہر شخص بچہ ہوں پر اٹھ کر دے اور انہیں سے اس زندگی کے حصول اور نہاد حاصل کر دے،  
اپنے کو خدا کا بٹا؟ یہ دنیا تمہاری بن جائے گی۔

و اذخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین





[illegible]

چیفیئر دس کا مطالبہ، زندگی کا نقشہ طے

[illegible]

قائمہ بورشتہائی بارعی۔

[illegible]



کی روشنی میں دیکھیں۔ دوسرے سے بڑھ کر کہہ دیں کہ ہمارے ہاتھ میں  
 نظام حکومت ہے۔ ہم تو ہم جہاں کی خواہشات کو پورا کریں گے اور تم کو شش اترتی کا پورا پورا موقع  
 دیں گے۔ اگر اپنی خواہشات کی تکمیل اور راہی چاہتے ہو تو تمہیں دھوکا دینا آج ہر ایک یہ کہہ  
 رہا ہے کہ ہم اقتدار پر تمہاری خواہشات میں اضافہ کریں گے تمہارا معیار زندگی بڑھ کر رہے گا۔  
 گویا انہوں نے مسخائیاں دے کر بچوں کی مانند لگا دیں۔ ماضیوں نے ان کو ماضیوں پر لگا دیا  
 دنیا کے انسان بچے ہیں۔ پارٹیاں اور حکومتیں انہیں خواہشات کی ہولناکیوں سے بڑھتی ہیں اور ان کی  
 عادتیں لگا کر پائی جاتی ہیں۔ انسان کا یہ حال ہے کہ جتنا اسے دیکھے گا وہ اور مانگتا چلتا ہے۔ ظلم  
 کرتے ہیں تو اس کی ہوس بڑھتی ہے۔ اور زیادہ یہاں (EXCITEMENT) چاہتا ہے اور زیادہ  
 مریں تصویریں مانگتا ہے۔ یہاں کے ختم انسانی خواہشات پر لگا نہیں لگاتے۔ بلکہ ان کی ہوس  
 کے مطابق دیتے جاتے ہیں۔

تجربوں کا یہ راستہ نہیں۔ وہ خواہشات میں تو رن (استغاثہ) پیدا کرتے ہیں اور کہتے ہیں  
 کہ ہر شخص کی خواہش کو پورا کرنے کی کوشش غیر فوری ہے۔ تجلیں کہتے ہیں کہ انسانوں کا چہرہ بہن  
 خطرناک ہے۔ اس کو چمکانا چاہئے۔ چاہئے کہ اس کا دل بڑھو، چاہئے کہ وہ بگڑے اور مچلے اس  
 کو بددشت کرنا چاہئے اور کچھ راستہ پر لگانا چاہئے۔ یہ غلط فلسفہ ہے کہ خواہشات کو بڑھانے  
 لگایا جائے، اور ان کو شدید جاتی رہے۔ اور جب ان کا فساد ظاہر ہو جائے تو پھر حیرت سے دیکھا  
 جائے اور شکایت کی جائے۔

منہ زور اور بے لگام گھوڑوں کی رئیس۔

سیاسی پارٹیوں کا نظام غلط ہے کہ اس قدر کی تکفیر کو قبول کر لیا جائے، منہ زور گھوڑا  
 بڑھکا اور غلط روکھ: انتہا کی تکفیر کو روکنا چاہیہ، آج سماج پارٹیاں اس کا سامنا  
 بنا چاہتی ہیں۔ منہ زور کے لگام گھوڑوں کی رئیس ہے۔ کیا ان کے سامنے انسانی تعمیر کو کوئی  
 قیمت ہے؟ انسانی تمدن کی کوئی جگہ ہے؟ جیو رہا اور نمر کے تمدن کی اور مسادات کا نام ہے  
 ہیں۔ اس کی تمدن کی کے پیچھے ہم سب کو معلوم ہیں، بے چارے ہر سے بھڑکی کرنا چاہتے  
 ہیں اور اندرونی ہوس کی بھوت ہے۔ ظلم کے وہاں بڑے عجیب و غریب طریقے ہیں۔



رہا ہوں حد اکا حد اور اس دن رضا کا شوق پیدا کیجئے۔ صافی اور حدائی زندگی پیدا کیجئے۔  
 بخدائی کے لطف اور ENJOY لے کر کا شوق جو زندگی کا "ایڈل" IDEAL رکھنا  
 ہے اسے پھوڑیے۔

### انسانی ضروریات کی فہرست بہت طویل نہیں

انسانی ضروریات کی فہرست انتہائی کم، مختصر، تھوڑی LUXURIES کی فہرست بہت  
 لمبی ہے۔ سب سے پہلی بنیاد LUXURIES پر رکھی ہے۔ زندگی کے تیش کو  
 متصور بنو اور محسوس کو محسوس، بدن و اولاد کو نہالو، اس کی امداد کی کارگر و انسانوں کو یک  
 ترقی یافتہ جانور سمجھو، مادر س کی زیادہ سے زیادہ خواہشات کو پورا کرنا، یہ سب اسی کا حصہ ہے۔  
 جب تک یہ بنیاد ہوتی ہے مزار و کشتوں کے بل بوتہ پر حمار و انسان ہے، کسی شیر اور ملک کی تو کی  
 ایک میڈیٹل کے تہذیبی اصطلاح نہیں ہوتی۔

### خراب اجزاء اور اکائیوں سے اچھا مجموعہ تیار نہیں ہو سکتا۔

"انسان اور انسانیت کے بڑا خراب" ناقص ہیں، غلط پیرا ہیں، ان کا اعلان اور  
 ہے اور لفظ طیر پر مبنی کی تہذیب اور نشو و نما ہے، نتیجہ یہ ہے کہ انسان مرے انسانی مجموعے  
 خراب ناقص اور کمزور ہیں، جہاں میں افراد سے بنتی ہیں۔ جب تک افراد درست اور صالح  
 نہیں ہوں گے، جہاں میں اور بنیادی کام ہے درست ہو سکتے ہیں، افراد کا حال نہیں اچھا ہے تو  
 لوگ بن گئے ہیں اور انہیں ہونے والے افراد مسئلہ کو سامنا کرنا چاہتے ہیں، اور اس خیال سے  
 میں جتنا ہیں کہ خدائی حالت میں یہ نقص خود بخود دور ہو جائے گا، جب حقیقت یہ ہے کہ جب انسان  
 خود سے نقص ہونے والے کے کہہ کر پیدا ہے۔ یہ سمجھو ہے، یہ انسان نہیں سمجھیں، یہ کوار ہے کہ  
 جو نہیں اصلاح کی گئی ہے اسے نوک دیا نہیں جا۔ اور سب میں تھی جو اس میں  
 گئی، جس خراب اور ناقص افراد سے اچھا مجموعہ بنے گا ہو گا، بہت سے خراب  
 ممبروں سے ایک اچھی (BODY) بننے کی مٹی سے خراب ٹکڑوں سے اچھا پیرا کیے  
 بن سکتے ہیں، یہ سچ ہے (UNITS) خراب ہیں، مادہ MATERIAL خراب ہیں  
 سے جلی کو نہ کہے، بے آواز مٹی یا مٹی کی ہو جائے (MATERIAL) تو خدائی





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کی سب سے بڑی نعمت ایمان ہے

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن بعد ذلك خيرنا على يوم الدين

حضرات ۔ یہ دوح ہار بار نہیں ؟ تاہم آپ سے کیا کہوں ۔ اللہ نے اس جنس کی زبان سے کہلوایا ہے ۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ هَدَانَا لِحَدِثِہٖ** تو لا اِن حدیثنا اللہ سب فکر اور سب احوال سے اس پروردگار کا جنس نے ہم کو یہاں تک پہنچایا کہ ہم یہاں تک نہیں پہنچ سکتے تھے ۔ اللہ ہماری انگلی کی نور مہمانی زفر ماہر چھر اللہ تعالیٰ ان کی اذیت سے بڑھنے کا سر کی بات اور وارہ ہے کہ کوئی ہے ۔ سمجھے کہ بحر اعلیٰ دہانت ہے ۔ اپنے علم ہائی محنت اور کسی شہادت سے اپنی اذیت اور بلندی کے درجہ یہاں تک پہنچے ہیں ملحد جاست رسلہ بنا بحق ۔ یہ سب فیض اور صدقہ ہے ان پیغمبروں کا جن کو اللہ نے ہماری بدھیت کے لئے بھیجا اور جنہوں نے ہمیں ہدایت دلایا اور ہم اللہ نے تو فحش میں گرفتار رہنے پر مجبور ہے ۔

[illegible]

عقائد۔ عمارتِ خوش نصیبی کا یہ سب بنیادیں ہیں کہ ان کو توڑ کر پھر نیا نہیں  
کے تو کہیں محمد احمد علی ہمدانی سے کچھ فرقہ داروں نے کہا ہے، ان کے پاس

عبادتوں اور ریاضتوں اور بچے-مطالعے کے پیش کیجئے اس لئے کہ یہ تو ہم کچھ نہ نہ دیا  
 وہاں کے پاس سب چیزیں موجود ہیں روں اور امریکہ والوں کے پاس کیا کچھ نہیں ہے علم  
 نہیں ہے؟ ذہانت نہیں ہے؟ تعلیمات نہیں ہیں؟ تعلیمات نہیں ہیں؟ ہر پے نہیں ہیں؟ اُن  
 بڑے ماہرین میں نہیں ہیں لیکن وہایت سب انصاف نہیں ہے ایت بھی ان ہی لوگوں و عرب  
 ہوتی ہے جس کو کوئی نیما عادت و اہل جانتا ہے اور اللہ ہی ان کو ہدایت دیتا ہے ہوتا ہے تو یہ چہ  
 جملہ بالکل ایک مجرہ ہے جو اللہ کے کہہ لیا ہے اللہ نے اس لفظ قرآن مجید میں اس لئے جملہ دنی  
 ہے، جو بات اس بہت، امت میں پہنچی کر نہیں کے اللہ نے وہ بھی اپنے کام میں حاصل کر دیا  
 اسے نکھارے کے لئے۔ پہلی بات یہ ہے کہ ہم اسے سمجھیں یہ سب اللہ کا احسان ہے یہ دیکھتے  
 کہ جس مطالعے میں آپ ہیں سارا جہنم و حقان، جیسے آپ کا ضلع غازی پور اور پھر پورابنی۔  
 پھر ارد گرد کر ایشیا اور پھر بڑا کر دنیا، اتنے آدمی ہیں جن کو ہدایت ملی تکتے آدمی ہیں جو کہ  
 پڑھتے ہیں، لکھتے آدمی ہیں جو خدا کو پہچانتے ہیں، اللہ اس کو پیدا کرنے والا تکتے ہیں، لاکھ  
 لاکھ صوفی و بلا مروت و بے تعلیم تکتے ہیں، کیا اہانت، علم اور مطالعہ کی سے محنت کی کمی  
 ہے کس چیز کی کمی ہے، کسی سے گھٹتے تو نفی، لہذا کی، پہلے تو آپ یہ شکر کریں کہ اللہ نے آپ کو  
 زندہ رکھا، انسانیوں کا یہ ہنگام ہے یہ انسانوں کی تباہی ہے، جس میں کیسے کیسے پڑھے  
 لکھے لوگ ہیں، بڑے بڑے عالم اور سچست ہیں بڑے بڑے عالم ہیں جن میں نہایت سے  
 محروم گویا بھی نصیب نہیں، ان کے پیدا کرے والے کی پیچھے اور عزت کی کس کو دنیا تو کس  
 نے پیدا کیا، اللہ کو، ہمارے باپ، سب کر رہے ہیں مگر یہی نہیں معلوم، اگر ہم یہ نہیں جانتے کہ  
 یہ کون سی جگہ سے پیدا ہوا ہے، یہ کون سی جگہ سے پیدا ہوا ہے، ہم تو کون سی دیر غمیرے ہیں، ہر کون  
 ہمیں غمیرہ ہے، ہر کون کا نہیں، ہم پہنچ رہے ہیں اور کوسرست کی چیزیں سب ہر باجہ اور کون  
 ہمارے متعلق کر رہا ہے تو آپ یہ نہیں کہے، سوچتے تو کہ اس دنیا میں سافھہ سر شہ ہر ہر  
 ستر برس گزار رہے ہیں کتب خانے، کتب خانے موجود ہیں، سائنس کی بڑی سے جہی  
 نواح کا ہیں، جو ہیں، لیکن ہمیں کہہ دینا کون سے دکانوں ہے، چوڑے دکانوں سے  
 اور اہمیت یا چیز سے من سائنس کی کتب خانے، دکانوں سے، اس دنیا کا پیدا کرنے والا نہیں  
 ہے اس کی با عظمت ہیں اس کا ہم پر کیا حق ہے یہ بھی نہیں جانتے کہ آپ کو ہمارا









اخلاق و دست پر اس آپ سے کہہ دو کہ انسانی حدود کی جو آپ کے اندر اس قدر سے قدرت ہو جو  
 اور جہت بند و ستار میں پھر اس سے مایوس رہا ہے، وہ یہ کہ جا جا رہا ہے، لیکن اس قدر ہو جانی  
 ہادی میں ہم جہر کے کرتوں بھی ایک سلسلے نے اپنی ایک بہ کو جو دیا کہ کہ کم چیز کے کر  
 تو آئی تھی، حالانکہ نہ میں کھانا ہے کہ جتنا زیادہ سے زیادہ جتن و یا جا ملتا تو، لے کر آئی تھی، ان  
 چیزوں سے آپ کو قدرت ہو آپ کا سونہ ہو رہا تھا، کہے رہے لیکن یہ کہ وہ کہیں کہ تم سے یہ  
 کہاں سے لکھا، ہم کو یہ کس نے بتایا، مجھے بھی بتاؤ، تمہاری نکالیں چکی رہتی ہیں، ہم تنہا خدا کا  
 نور ہے، تمہارے اخلاق درست ہیں، تم کسی اور کے پیچھے نہیں ہو، تم اللہ کی پجاری ہو، اگر آپ  
 یہ کریں گے تو اسلام پھیلے گا، اور توپ کے دائرہ سے نکل کر دوسرے لوگوں کے دائرہ تک پہنچے گا۔  
 اور اس دائرہ میں پہنچنے سے آپ کے دائرہ کی بھی حفاظت ہوگی، اور آپ کی اولاد سے متعلق  
 اطمینان ہوگا، ان کے چاروں طرف سے دین کا احترام اور دین کی قدر ہے، سب سلسلے  
 ہیں، لیکن سب سلسلے کا احترام کریں اور ان کی قدر کریں، اللہ ہم سب کو توفیق دے۔

نفس پرستی یا خدا پرستی

[illegible][illegible]
$$\frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} f(x) e^{-x^2} dx = \frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} f(x) e^{-x^2} dx$$

\_\_\_\_\_

سابقہ ذرائع کی بنیاد پر

[illegible]

اس پر عمل کرتے ہو۔ اور اپنی اتنی ہی سحر سے سلسلے میں جیسے متعقد کر۔ جسے کہ انہیں ر  
جاسوں میں وہ باتیں بھی جوتی ہیں جوتہ ہیں میں لے جا کر کسی کے کان میں بھی کہتا رہاں  
ہوتی ہیں۔ یعنی باقی تفریق۔ مانی اسیت کا کہلا اور یہ نشان میں آپ کی امید و حوالہ اس سے  
میں جس اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ آپ سے یہ درخواست کروں کہ یہ کہہ مبری گدراشات کو جتن  
کی نہیں بلکہ دل کی باتیں بھی کر سکتے۔

### نفس پرستی یا خدا پرستی

دوستو! یہ بزرگوں! چاہیں زندگی سے سب سے خطرہ مانا جیسا ہے۔ اور سب سے بڑی بات جس  
"بھی جاتی ہیں۔ بشری زندگی، مغربی زندگی، جدید زندگی، قدیم طرز زندگی، امیر و مسکین  
حقیقت میں زندگی کی بنیادی باتیں صرف دو ہیں، ایک نفس پرستانہ زندگی، دوسری خدا پرستانہ  
زندگی، ہوتی جتنی تمہیں جتنے عقائد، رسوم سے مشہور ہیں وہ سب ان میں سے ایک شاخیں ہیں۔  
پہلی قسم کی زندگی یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو ایک شہر بے مہر و بھگت زندگی کہہ دے اور  
جو کچھ میں آئے وہ کرنا شروع کرے، اس کو سن مانی زندگی بھی کہہ سکتے ہیں۔ دوسری قسم کی زندگی  
یہ ہے آدمی کی زندگی ہے جو یقین رکھتا ہے کہ اسے کسی نے پیدا کیا ہے اور چھوڑ کر گئے ہیں۔  
اس کی زندگی کا مالک اور حاکم ہے، وہ اس کی ضرورتوں اور مصالحتوں کو سب سے زیادہ  
جانتا ہے اس کی طرف سے زندگی گذرنے کے کچھ فاصلے اور قاعدے ہیں جن کی پابندی  
کرنا ضروری ہے۔

### نفس پرستی خدا پرستی سے ہمیشہ برسر پیکار رہی ہے

ہر دستان میں مہاجر، ایک بڑی تاریخی خزانہ ہوتی ہے۔ مجھے اس کی تاریخی حیثیت  
سے یاد نہیں۔ مگر اس دنیا میں اب دوسری مہاجرت بھی چلی رہی ہے یہ ہندو سماں کی  
مشہور مہاجرت سے زیادہ قدیم ہے۔ یہ وہ لڑائی ہے جو خدا پرستی اور نفس پرستی کے درمیان  
ہمیشہ سے چلی ہے۔ یہ لڑائی کسی ایک ملک ہی تک محدود نہیں رہی ہے۔ بلکہ دنیا کے ہر ملک  
میں چھٹی گھومتی رہ چکے ہیں۔ یہ ان ہی ملک میں کہ اس کے مہر کے گھر دیں گے تاکہ وہ بھی  
ہو۔ جس میں وہ لگے گئے۔ اصول میں جو ہمیشہ ایک دوسرے پر غالب آئے کی کوشش کرتے



اس جامعہ میں نہ صرف انچارجز صرف اس صورت میں نکل سکتے ہیں کہ چینی و یا میں صرف اقلیت مسلمان کا جو یہودی صورت میں وہ اپنے نفس کی، انگوں کو جس کے طور پر چورنگ سے نکالنے اور ہوسٹل سے لیکن واقعہ یہ نہیں ہے، اس دیکھتے ہیں ان کے ہاتھ والے۔ اس میں روزوں اور ہوسٹل کو بے پایاں ہے، ان میں سے ہر ایک ہے کہ خود نفس خواہشات نفس اور ضرورت نفس کی ہوتی ہیں، ایسی صورت میں تو نفس بھی کہ مل رہا ہے کہ خود کے لیے کوشتی کرتا ہے اور گوشت اس واقعہ سے آگاہ نہ کرتا ہے کہ اس کے ساتھ اس کے کاروباری ہم سفر ہیں، لیکن واقعہ یہ ہے کہ ان کے لیے سے واقعہ غلط نہیں دھوا تا اور ایسی تہ پر رہتا ہے اس کے کچھ کہوں کہ نفس برقی کا نتیجہ، اہلکار، دوسری مادی حکایت، ہر صاحب کی ناک میں نکلے گا۔

نفس پرست من کا رعب ہوتا ہے

فلس پرستی کی رمانی نگار نے دلائل کا درجہ ۴۴ ہے، لیکن کاربہ و درجہ ہے کہ ساری کائنات میں بھی اسی خواہشات کا ننگ چلتا تو اس کا پیچہ اتنے میں بھی نہیں بھر سکتا۔ اور اس سے اور زیادہ کا حواش مند ہے گا۔ جو فرد دے کہ: بپ یہ ساری کائنات بھی ایک من کے درجہ کی تسکین کے لئے نا کافی ہے تو آج جو ایک ایک گھر کی جگہ اسی دنیا میں کئی کئی من کے درجہ پائے جاتے ہیں اور تیکڑے تیکڑے اور چمک پائے جاتے ہیں، اس فلس پرستی کے مرض نے ایک ایک گھر میں چار چار من کے درجہ پیدا کر دیے ہیں، باپ بھی درجہ، ماں بھی درجہ، بیٹا بھی درجہ، بیٹی بھی درجہ، تو کچھ گھر گروں میں چمک اور سنو رہ سکتا ہے، پھر فلس پرستی کی رمانی جس کو ہر شخص حاصل کرنا چاہتا ہے، ایسا شگفتہ بیوی ہے، جس میں ایک گھر کے اندر بھی مل رہے ہیں، ایک ملک کی نام بھی مل رہی ہے اور یہاں کی بیوی، دلی چٹک رہی ہے۔

نفسِ رینق کی زندگی مصیبتوں کی جڑ ہے۔

یہ سہ اونٹیا کی معصیتوں کی چڑکی ہے کہ ہر شخص اپنے نفس کی وحشت کو مٹا چاہتا ہے۔ اس معصیتوں کا علاج یہ ہے کہ کس کا آپنا۔ کہ جسے خدا کی اطاعت و مروت یا مروتوں کا و لیاؤ، انہوں کی بھی منہ مانی ہے جتنا کٹر ہے اندر کسی پر کتنی ماس لے کر مانی ہو مگر کٹر۔

[illegible]







میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا۔ اس نے کہا کہ اس نے اس کے پاس سے گزر کر دیکھا ہے۔  
 ق۔ سو، اس وقت یہ کون سی جگہ تھی؟  
 ق۔ اس وقت یہ کون سی جگہ تھی؟

[illegible][illegible]



پہنچے اور اپنی جگہ پر۔ لئے تھوڑی دیر اور پھر چھوڑ کر میری بی بی شائیں سے

عدلیہ سے ملی گئیں۔ حضرت مولیٰ

کی حاکمہ اور انہوں نے حاکمہ کے حوالے کر دی گئیں۔

میں نے ایسے دن آپ سے ملے۔ میں جنہوں سے پہلے ملے تھے میں چند روز پہلے سال  
بیس کا بی بی سے آج ہفتہ حاصل ہونے پر یہ لکھنؤ کا سارے سال کے چھ ماہ  
کا دور تھا۔ جب کسی مجلس عزا کے دوران قاتلوں کی طاقت مل جاتی ہے تو وہ اپنے اعزاء و اقارب  
اور ان کے قاتلوں سے اپنی بی بی کو لے کر جاتا ہے مگر خدا پرستوں کے سرور کی شان اس معاملہ میں بھی  
بالکل برابری تھی۔ ایک شہوت پر جو چہرہ کا جرم بہت ہوا، آپ نے باہر کاٹ دینے کا حکم دے  
دیا، انہوں نے حضور ﷺ کے ایک طرف اور بہت محبوب صحابی سے سفارش کرائی کہ صحابہ  
فرمادیا جائے، حضور ﷺ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور فرمایا "خدا کی قسم" اگر خداوند غرض کی  
(۱) بی بی لاطیفہ سے بھی یہ جرم برآمد ہوتا تو محمد ﷺ اس کا بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتے۔

اپنے آخری حج سے موقع پر مسلمانوں کے عظیم اجتماع میں آپ نے کچھ قوانین اور  
احکام کا اعلان فرمایا تو ان کو سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں اور اپنے خاندان پر جاری کیا، آپ  
نے مجمع عام میں کھڑے ہو کر اعلان فرمایا کہ جاہلیت کے تمام دستور ختم کئے جاتے ہیں، مجملہ اس  
کے سوویں بین دین "ق" سے ختم اور سب سے پہلے میں اپنے چچا عیاض کے سوویں قرطیہ کو اہل  
قرار و بیجا ہوں، سب ان کا سودا کسی پر واجب نہیں، اب وہ سودا کار اپنے کسی سے وصول نہیں کر سکتے،  
جو بھی ضد پرستی اور نہ آج کل کے قانون سازوں کی قسم کا قانون بنائے گا وہ اس کو پھانسی  
رشتہ داروں اور بیٹے والوں سے پہلے سے کہہ دیں کہ ظالم قانون آئے دلا ہے، (دعا احمدی  
ہندی اپنی فکر کر لو، زمینداری کے خاتمہ کا قانون پاس ہوئے والا ہے، جتنی جلدی زمین نکال  
سکتے ہو نکال دیا، چنانچہ حق تعالیٰ نے اس کی صحت پر آپ نے اعلان فرمایا کہ یہ جاہلیہ  
(یعنی قبل اسلام) کے تمام خوں باطل کئے جاتے ہیں، سب اس کا انکار کریں یا اس کا سکھائیں  
کے طاقت میں سب سے پہلے (اپنے خاندان کا خوش آمدید بن جائیں) کا خون باطل قرار دینا  
ہو۔ ہمارے حضور ﷺ اس کے ساتھ حد پرستی ہے ساتھ (خس کی سرف چھوڑنا) میں  
سے بیان کی ہیں، ان کے پرستی کے ساتھ یہاں سے لے کر وہی تھوڑی سا رہی تو میں کو یہاں

لئے نہ جا رہا تھا۔ حرمِ حرام میں عورتوں میں کھایا نہ ہوئے اور لوگ مجبور ہوئے کہ آپ کی بات  
نیکوں سے یہ نہ مانیں۔

### حیرت انگیز انقلاب

پہلے ہی یہ ممکن ہے۔ آپ کی اس تمیز مہادی یا دوسرے کو کا حق قبول کر رہا تو خدا پرستی  
وہی نہ مہادی ہیں، مگر ان عورتوں اور عورتوں کی زندگیوں کا رٹا ایک دم سیلابِ اکابر کی  
دیا میں بغیر آنا مشکل ہے۔ یہ جانتے ہی انسان ہو سکتے ہیں۔ میں مثال کے طور پر میں  
بہت کھڑے رہا ہوں۔

۱۰ آپ کی دعوت قبول کرنے والوں میں سے ایک اور بکر حدیث بھی تھی۔ جو آپ کی  
ادب کے بعد آپ کے پیسے پر مشین اور اسلامی حکومت کے ذمہ داری ہوئے کہ آپ کی ہے  
نسی کا یہ صاف تھا کہ اسلامی سلطنت کے سب سے بڑے عہدہ دار تھے مگر زندگی اس طرح  
نہ رہتے تھے کہ آپ نے مگر دے منٹ ٹھہر کر گرنے کے لئے نہ تھے تھے، ایک دن اہل  
سے اس کی ایک بکس لائی تھی، مگر کھانے کو چاہتا ہے تو فرمایا کہ سرکاری خزانہ تو ہمارا نہ بننا  
کرنے کا۔ اور اس کی سے ہاں ہو چکا ہوں، میں اس سے کہتا ہے، اسی میں سے اگر تم کچھ بچا  
سکو چاہو اور کوئی مصلحتی چیز چاہو پتا چلے نہیں ہے۔ وہ نہ کہے فرچہ میں سے تو بڑا تھوڑا ہی کچھ  
تھوڑے سے پتے پتے رہے۔ آپ ان حضرات کو بکرا رہے کہ اس کا کچھ سادہ دیکھئے۔  
تا کہ اس نے پتہ چلے گا کہ آپ اچھے لئے ہوئے۔ اپنی کتابیں پلے گئے اور آپ سے  
بیت المال کو اس کے لئے دے دیا کہ یہ ایسی چیز ہے جو ہمیں بیت المال سے ملنا ہے  
اسے ان میں سے چاہئے۔ یہ معلوم ہو گا کہ یہ کاموں کے لئے ہیں، کمال مناسبت اور مناسب نہیں  
انعام رکھنے یا چاہئے۔

خلافتِ اسلامیہ کے حرمِ حرام میں وہ حدیث میں سب مسلمانوں سے بیت المقدس فتح  
کی۔ حضرت محمدؐ اس نے یہ کہہ دیا۔ یہ ایک نیکو مصلحتی مصلحتی حکومت کی ہے  
سب سے بڑے گتے۔ یہ نہ کہ یہ ایسی مصلحتی حکومت ہے جو اس کے لئے تھے تھے۔ یہ  
ہو گا۔ یہ جو یہ پلے تھے جسے امت میں مقصد میں داخل رہے ہیں۔ یہ







محرم ہوا کا، تے ۱۵ سے عورتوں سے بھی چلے دوں، لکھتیں اور وہ تہذیب سے جو اس قسم کے عورتوں میں ملتی ہے وہ اس سبکی حرکتوں سے تھکتی ہے اس سے اس تہذیب کو نقص ہوتا ہے

### ہمارے حکومت

دوستو! ہماری حکومت ہمارے تہذیب سے نہیں ملتی ہے اور اس مقصد کے لئے ہے کہ عورتوں پر اس کے خلاف محاذ کھدایا جائے، خدا پرستی کی زندگی کا طریقہ دنیا میں عام کیا جائے، ہم نے اس خاص مقصد کے لئے یہ جماعتیں بنائیں ہیں اور انھیں اس مقصد کے لئے متعارف کراتے ہیں جہاں مقصد سے مراد یہ ہے کہ عورتوں کو اس کی حکومت دے دیں اور ان سے اس مقصد پرستی کے سب سے بڑے سمبر اور قدرتِ محمد (ﷺ) کی تعلیمات اور اس کے حالات زندگی اور ان کے ساتھیوں کے واقعات پیش کرتے ہیں جو ان کی عمارت پرستی کا راستہ دکھائے گا اسے چاہے اور ہمارے یقین کے مطابق انھیں اس نصیحت کی نجات اور دنیا کی مشکلات کا حل ہے، اس کا کام اور ہماری حکومت ایک لمحہ بھی ہٹانی کتاب ہے، اس کا نام چاہئے پڑھ لے۔

والہ اعزہ عند اللہ الحمد للہ رب العالمین

# امریکہ اور کینیڈا میں مقیم مسلمانوں کی ذمہ داریاں اور فرائض

یہ خطاب ہے ہجرت ۱۴۱۱ھ کو دہلائی کینیڈا میں مقیم مسلمانوں کو کیا اور  
تعلیم یافتہ حضرات سے کیا گیا۔

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على  
اشرف الانبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين  
اما بعد فقد لال الله تعالى ان يهدي القوم الصواب  
واسعد الامم طاعته ( )

بسم الله الرحمن الرحيم، اے ہوا میری روشن فرما ہے تو میری حق ہدایت کر۔

## ذرائع اور مقصد

یہ ہے اس بیان کا - نواسۃ تعالیٰ کے یہاں انسان کی زندگی کا مقصد، اس کی فانی اور  
باقی کی تکمیل ہے اس کے حکام سے مطابقت رکھنے کی ضرورت ہے۔ لہذا یہ کتاب  
مہتمم تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہے۔ اس کی بنیاد پر مسلمانوں کا فرائض اور احکام  
تعلیم یافتہ سے لے کر سادہ الناس تک پہنچانے ہیں۔ اس میں ضرورت میں تفصیل اور  
حاجات آپ بخت ہیں۔ اس کے قریب کتب و خطبات اور مباحث احکام اور فرائض  
عید ماس - کہ وہ تعالیٰ کے حکاموں پر عمل کرنا ہو جائے اور کوئی بھی کوئی شک و شبہ  
نہیں ہو تو یہ رہنما کتاب ہو۔ (الافتاء) اس میں غلطی اور غلطی نہ ہو۔

مقتاتن دوسری وہ حواری مہمت ہے جس نے اس کو قرآن مجید نے اپنے تجزیہ و تفسیر میں یوں کیا ہے۔

حَسْبِيَ لَا تُكُونُ فِتْنَةً وَأَتَمَكُونُ الْفِتْنَةَ ۚ وَبَعْدَ ۱۰۳

(ترجمہ) کہنا: یاد رکھو کہ میں (مذہبی گمراہی کا دل) نہ ہو جائے۔

یہاں تک کہ تنگیں مافی رہے کسی دہماتوں کے درمیان موقعاں نہ کرے (GILAS) ہو جائے۔ وہ جس کی وجہ سے لوگ فتنہ و آشوب میں پڑیں (CONFUSION) کا شکار ہوں کوئی سمجھا دے جو کوئی کہہ کر چلا۔

"ہم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طاعت و فرمانبرداری صرف اللہ تعالیٰ کی ہوا کی کے لئے مقرر کیا ہے، اس لئے کہ "اسرار احوال" کو "فی من المشرک" ہے ضرورت ہو اور وقت کے اثر پیدا ہے اسی کے لئے اسلام کو ایسی حالت میں کرنا اور اس کو فتنہ اور پرہیز ہے کہ کٹر اور لوگوں کو بھی فتنہ کے دائرے میں رہتے اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے رہتے پر پناہ لینا مشکل ہو جائے کہ "تکبر" لا یسکف اللہ مفسدا الا وسعها نیرۃ ہماری طاعت سے باہر ہے۔

### اصل مقصد اللہ کی بندگی!

لیکن ان تمام ذرائع کا مقصد اللہ کی بندگی ہے "وَمَا عِبَدْتَ اِلٰهًا اِلَّا لِیَعْبُدُوْا" اس کے بارے میں دین کو پورے طور پر صاف کر دینا چاہیے، جس نے یہاں پر یہاں میں اور امریکہ میں بھی پڑھے پڑھتوں کے دین میں کچھ خاصہ سمجھا دینا کہ وہ دراصل اللہ کے واسطے ہیں فرق میں نہ پڑتا ہے مقصد ہر قسم سے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے جو دینی کے مسائل چیتیں دی ہیں، انہیں ہم اسے سکھوں میں استعمال کریں کہ اللہ کی رضا ہو کہ حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ کا مقصد پورے سوائے آخرت میں لٹے ہوئی ہم سے خوش سوا اور ہمیں چاہت ہے کہ "مانے" ماورائے ہم ان کے سامنے نہ رہے اور وہیں اور حقیقت میں ہمیں اپنے سوا تمام مسائل سے یہ اصل مقصد ہے یہ مقصد اگر نہیں چرانہ رہا ہے تو بہت مبارک ہے بلکہ اگر یہ مقصد حاصل اپنے دین میں بھی پورا نہ آتا ہے جبر یا کہنا ہے بنے ہوئے جہاں "نہی" اور اس کے

دوسرے سے محبت ہے اور چہاں کا فائدہ بھی انسان کو بچوں سے زیادہ ہے اور ہوتا ہے۔

حار جس اور شعلہ و دریاں خوشتر

یہاں کے کہتے کہ وہاں کا گانا بھی شعلہ و دریاں اور عطرین چیزوں سے زیادہ محبوب  
اور خوشتر ہوتا ہے اس کی خاک بھی کیسا اور مٹی بھی، مسخر بھی جاتی ہے۔ وہی اس کو آٹھ کا سرور  
بناتا ہے۔ یہاں اہل اللہ و محبت کے تمام باب موجود ہیں والدین موجود ہیں بھائی  
بھین۔ خاندان کی نگہ اور ہر آدمی موجود ہے، وطن اور مسافرت میں جو فرق ہے وہاں ماحولت کی وجہ  
سے ہے، وطن محمود سے ماحولت ہے یعنی جس سے آج کے دل کو لگاؤ، تعلق اور وابستگی ہوتی  
ہے وہ پہنچ کر وہاں زیادہ جمع میں طبیعتی، لولہات اور فطرت جن چیزوں سے لگاؤ رکھتی ہے  
اللہ تعالیٰ نے اس سب کو اس آیت میں جمع کر دیا ہے۔

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَنِسَاءُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ  
وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ مُدْرَبَةٌ وَبُيُوتٌ مَبْنِيَةٌ  
وَمَسَاجِدُ تَسْبُحُونَ بِهَا أَلَمْ تَكُونُوا عَلَىٰ  
أَلَمٍ مِّنْهُنَّ شَيْءٌ ۚ وَمَا تَكُونُونَ إِلَّا مَعًا ۚ

”اے لوگو! اگر تمہارا باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور خاندان کے آدمی اور ریل جو تم  
لگاتے ہو، اور تجارت جس کے بندہ ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات جن کو پسند کرتے ہو اور  
ادراس کے رسالے اور عداوتی رفا میں جہاد کرنے سے تمہیں بچ دینے والی چیزیں تو تمہیں سے رہو  
یہاں تک کہ خدا کا نام (یعنی مذہب) بھیجے اور خدا کا نعرہ لوگوں کو بجا دے نہیں دیا کرتا۔“

حضور ﷺ کی ہجرت

مکہ مکرمہ کی سرزمین میں اس کے بارہ قدوسی طور پر اس کی محبت اور اہل دینی ہے کہ خواہ  
قرآن مجید میں حضرت ابراہیم کی دعا نقل کی گئی ہے جو جیسے قول ہو گئی ہے۔ ”لجعلناک  
من الناس فتویٰ النبی“۔ ساتھ لوگوں کے دلوں کو دینا کرے کہ اس کی طرف اس کی محبتیں  
(جسے مٹا دینے کی طرف بولنا بھی چاہیے)۔ محبت حرم شریف کو حاصل ہے اس میں بیت ہے۔



یہاں اپنی زندگی اللہ جلّیٰ کے عطاء سے سچائی گزر سکتے ہیں، اور دعوت کے کام میں مشغول ہیں، اور یہاں پہلے سے تہذیب کو فائدہ پہنچ رہا ہے، اور اس بات پر آپ کا دل توجہ دے کہ یہاں ایمان بھی عام ہے، اور دوسروں کے ایمان کی فکر بھی کر رہے ہیں، اور جہد ضرورت سمجھاں حد و جد میں مشغول ہیں، یہ تو ٹھیک ہے، میں بھی نہیں تاکر آپ کا سنا، بلکہ انہوں نے شاید آپ سے روضہ سے اللہ یہاں حد بہت عام کر کے اور اسلام کی راہنی پھیلے۔ اور یہ فطرت کی اسامی کی ذات، سعادت سے محروم ہو جائے۔

یہ تو حق کی بات بھی کس مسلمان حربہ اور اگر حسبِ مشرق بعید انڈیا، یسٹ انڈیا اور بحر ہند کے سرزمین میں پہنچا، بزرگ کے سر پر سے مسلمان ہو گئے، وہاں آج مسلمانوں کی کھلی ہوئی کثرت سے آپ تحقیق کریں، تو معلوم ہوگا کہ اسلام زیادہ تر حربہ ناجیروں کے ذریعہ پھیلایا، پھر صوفیاء کو رام کے ذریعہ پھیلایا۔

اس لیے پھر ہندو پاک میں بھی منہ کا غیرہ کے طاقتوں میں یہ مسلمان کثرت کے مدد سے مثلاً اُردو، مشرقی بنگال، بھوپال، رام کے شرمندہ کامیاب ہیں۔

یہاں رہنے سے یہ سچے ایمان اور ایمانی کلمہ و نیتوں کے کام کی حفاظت کا انتظام اور اطمینان آپ سے کر لیا، اور یہاں وہ اگر آپ دعوت کا کام کرتے ہیں، اور ایسی مسلمان رہ گئی کا مقابلہ کرتے ہیں، جو دوسروں کے لئے کشش کا باعث ہو تو آپ کے یہاں رہنے کا جواز ہے، جواز کی کتب، بلکہ یہ بہت بڑا ایہہ اور بہت بڑی خدمت ہے۔

مگر یہاں نہیں ہے، اور آپ کا صحیح فکر صرف یہ کہ ٹانگنا ہے تو یہ مقصد مسلمانوں کے مقام اور مقصد حیا ہے، سے ملے ہیں کہ اس صورت سے جانے کے لئے اپنی اور دوسروں کی مسافرت کے لئے کس مسلمان کے مشاہدہ سے بہتر ہے۔

یہ تعالیٰ کی رزاقی اور ایمان حد ہی کی پابندی میں یہ سرسرملی ہو گئی کہ ہاں اس کی حالت اور وہ شکایات، دوسرے مانتے پر کسی دوسرے عالم سے مل گئے گا، میں سے حقیقت یہاں سمجھاں اور روشنی میں یہ چھوٹی، تمہیں یہ تکلف عرض کر رہا ہوں، اگر آپ کی زندگی اور آپ کا یہاں قیام اسلام سے لئے مقصد سے ہمارے اس کی راہ میں گرتا ہے تو میں یہ اپنی دنیاوی کو قربانی میں رہتا صرف چہرہ بدلیہ عبادت ہے، اور پتے ایمان اور آپ پھیلنے کی اپنی







اس ملک میں ایسے دین ہو جاتے ہیں گے۔

ایک روز والد صاحب سے بیٹی بھرت ہوئی کہ ایک مصری عام کا شغل ہوا جنہوں نے  
مصر پر انگریزی میں ایک ایسی قزاق لکھی ہے اس کی جگہ ہر جگہ تھیں۔ مسلمانوں کا قہر ستان  
ذرا دور تھا۔ جیسے انہوں نے قبرستان میں نہیں دفن کر دیا تھا۔ یہ پیریں وہ ہیں، جس میں یہ  
مسلمان حجاب میں رکھے تو بچھا لے کر پھینک دیا۔ فراموشی خلافت فرما چکا ہے نیکو یہ بات  
عام ہو چکی اور ہم سن کر کولی ٹرن کریں۔

دو ہر اخطرہ:

برائے اپنی فکر کر۔ اپنی اولاد کے اسلام پر قائم رہنے کا بعد دست بردار نہ ہوں گے  
یہاں رہنا ہماری کچھ میں نہیں آتا۔ ایک تو آپ خطرے میں ہیں۔ دوسرے آپ کا ملک خطرے  
میں ہے، ہندوستان و پاکستان کے جو تعلیم یافتہ نوجوان یہاں آ رہے ہیں، اگر وہاں جتے  
تو جو وہاں میں آئی ہیں، اوقت کام کرنے، ان کو تفریح ہوگی، ان کے والدین اور ہم قوم  
انہوں کو تفریح دیتی، مگر ہر ملک کے نوجوان کثرت سے یہاں ہیں۔ اگر یہ اپنے وطن میں  
ہوتے تو اسے مظہر بناتے، طاقتور بناتے اور اپنی صلاحیتوں سے فائدہ پہنچاتے، مجلس کو کوئی  
زیادتی، انھیں مکان اور بہتر طور و فرش کے لئے یہاں آنا کوشش نہیں آتی، یہاں بہت سوچنے  
کی ہے تو آپ کو مجھ سے یہ توقع ہوئی کہ میں آپ کے لئے اس خوش کن باتیں کرتا، میں نے وہ  
باتیں نہیں جس سے آپ کو چھٹ لگے لگاتے ہیں مسئلہ پر سمجھدگی سے غور کریں۔





نہراں ہی میں جس جگہ وہی بلکہ دیوں میں بلکہ وہی، نگھوں پر تھا، اس کی مباحثہ سے کہتا ہے یہ میرا گھر ہے، آدھا حصہ آپ کا، آدھا میرا، آپ خود حصہ پسند فرمائیں شوق سے لے لیں پسے ہی شوق بازوں میں جایا دیو ملکات میں دوا، صاحبہ دینے کے لئے تیار ہو گئے اور حد یہ ہے کہ بعض اصحاب یوں نے کہا کہ میری دو بیویاں تھیں میں ان میں سے ایک کو طلاق دینا ہوا، آپ اس کو فریاد دیتے تھے تو فرمایاں، مہاجرین سے اس کے جواب میں کیا کیا؟ اسوں نے فریاد بالورجیت کا مظاہرہ دیا، اسوں نے کہا کہ بھائی اللہ پر کھٹ دے ہمیں بازو کا رستہ بتلائیے، ہم وہاں قسمت آ رہا لی کر لیں گے، جو سارے نصیب میں ہو گا وہاں میں ملے گا۔

یہ چیز کسی مسئول طریقہ سے نہیں پیدا ہو سکتی ہے، انسانی تخلیقات کے سامنے (رسول) قدیم میں بھی اودھنا بھی آپ پر مسئلہ رہا ہے کہ کام کرنے والوں کو شہر و شہر کس طرح بتایا جائے، کس طرح دوا، اور حکمران رفقہ بن جاتے ہیں، اور پھر شہر اس میں اس طرح تشکیل ہو جاتی ہے کہ اس کو ان کے رہنا مشکل ہوتا ہے، اسی طرح کام کرنے والوں کو ایک دوسرے سے کس طرح جدا ہوتا ہے کہ ان کی اطرا دیت ختم ہو جائے، اور اسی سے رہا دوسری اللہ علامت انانیت ختم ہو جائے۔

## چند مثالیں

اس شخص میں ایک، مثالیں پیش کر رہا ہوں پھر عرض کروں گا کہ اس کا اصل سرچشمہ کیا ہے؟ اس میں اس کی مثال میرے بھائی سے دینا چاہتا ہوں کہ اس سے بہتر مثال انسانی دنیا کے کسی سرسبز میں اور اس کے کتب خانوں میں موجود نہیں۔

پورے واقعہ پر مشرکین مکہ میں سے کچھ لوگ قید کئے گئے ان میں ایک ابو عزیر بن عبید بن جراح کے تھے، ان کے تعلق بھائی معصب بن عبید، مدینہ میں اسلامی بغاوت کے طلبہ دار تھے، وہ پہلے سے عورت چکے تھے، جب ان کو عرب میں عبید بن جراح کی مشکلیں پانچمی جانے لگیں تو معصب بن عبید گھر سے دیکھ رہے تھے، انہوں نے اس شخص کو جو حشیش پانچ رہا تھا، مخاطب کر کے کہا "اس کو اچھی طرح کس کے پانچہ اس سے اچھی رقم وصول ہوگی" ابو عزیر بن عبید نے کہا "بھائی صاحب! آپ سے اس کی توقع تھی کہ آپ میرے لئے کوئی کلمہ خیر کہتے، میری سفارش







[illegible][illegible]

۱۰۰ روٹی کے مالک، اب صاحب ہزاروں روپیہ کے شکر سکھو، میں (پتیار) میں قاسم ہند  
تھے۔ ۱۰۰ روٹی کے مالک تو لڑائی میں شہید ہوتے رہتے تھے، اور وہ بالائی لوگوں کو نصیحت  
کے ساتھ تھے۔ ہمیں ملاقات میں ۶۰ روپیہ، ۲۵ روپیہ جس ۲۵ روپیہ کا آٹا ملا، ایسے  
ایک دینے اور وہ سے شکر میں کسی کے لئے مگر کسی شکر میں کسی شکر سے لی۔

ایک بار اُس تیسرے رجب میں میرا عمل عظیم آبادی آیا ہے کوٹہ۔ دو روزہ تھا۔  
 اسے فری و سہم تھا۔ لاری سے تیس سو ساٹھ سو پچاس روپے چار سو پچھاسی روپے  
 پانچ سو روپے دے کر اسے صاحب سے کہا کہ تیرا بھی رونا ہے غم چاہا اور جلدی  
 سے لے کر اسے لاری سے لے کر میری سیلوئی میں حب و غلا یاد دلا دیا۔ یہ وہاں  
 وہ حادثہ بھی لایا۔ اس کے بعد اس کو یہ خبر ہوئی کہ میرا عمل کوٹہ پر آیا  
 اس کو اس صاحب سے کہو کہ میری سیلوئی میں میرا جو سونے کا  
 سہا پہا طلب ہو جا رہا ہے یہ رات میری صاحب سے اس کو آتا ہے  
 اس کے لئے اس صاحب سے کہو کہ میری سیلوئی میں میرا صاحب



بہت عرصہ لے پاس تھے آپ نے چمکا کر مولوی صاحب، قاضی میرزا علی نے تم سے یہ  
 قہر کیا نہیں لیا۔ پھر یہ فرد ایک نہیں نے کچھ نہیں کیا، دو تو جو یہ بہت جلدی  
 میں آدھ آج لیے تھے۔ پھر کچھ سے مانگا، ان کا دیکھا، اس کی جلدی، ان میں سے ایک  
 حکامیر سے مل گیا، ساقی، تھی: سید صاحب یہ بات سن کر وہ بھی ہر جگہ سے  
 سید میرزا علی کو دیکھا کہ یہ مولوی عبد الوہاب سے تیار ہے متعلق سید صاحب سے اس کی گفتگو:  
 وہ جی نہ کرتا، بہت تیار ہوئے اور اس وقت سید صاحب کے سامنے آ کر مولوی عبد الوہاب  
 سے اپنی اطلاع برآئی اور مصافحہ کیا۔

اس سے زیادہ مؤثر واقعہ جماعت مجددین کے ایک فرد اور لشکر کے ایک غلام لاہوری کا  
 ہے، جو ایک دوسرے مدفن جہاد شیخ منایت اللہ کے ساتھ پیش آیا اور جس میں لاہوری سے  
 پناہ حاصل کا حق صاف رکھے اس نے نفسی اور عینک کا ثبوت دیا جو قروں والی کی یاد تازہ کرتا  
 ہے، یہ واقعہ "سیرت سید احمد شہید" کے الفاظ میں نقل کیا جاتا ہے۔

"ایک مرتبہ ایک خادم لاہوری نام کے جو بہت سادہ مزاج اور غریب شخص تھے شیخ  
 منایت اللہ کے ماحول کر گھوڑوں کا پارد تیار کرنے کا کام ان کے سپرد تھا، شیخ منایت اللہ  
 ان سے کئی بات پر بارش: وہ منایت اللہ سید صاحب کے تہکم رفتا میں سے تھے،  
 اور ان کو سید صاحب کے ہاں خاص عزت حاصل تھی، شیخ منایت اللہ میں بھی کچھ راز تھیں  
 جتنی اور بات بڑی تو وہاں نے لاہوری کو ایک ایسا گھوسہ مارا کہ وہ زمین پر گر پڑے اور تکلیف  
 سے کہنے لگے: سید صاحب کو اس کا علم ہوا تو منایت اللہ خاں کو آپ سے عمت ست کہا  
 پھر بہت خدمت کی اور یہ کہ تیار اپنے دل میں پوچھ جانتے ہوئے کہ ہم سید صاحب کے پرانے  
 دوست، ان کے چنگ کے پاس، تھے ہیں تم کو یہ خیال نہیں ہے کہ ہم یہاں تھے، اس لیے  
 اسے اس سے روز نامہ ایسے سے کرتے بہت سمجھتے ہوئے لاہوری کا شخصی مدد کا سامنے لیا کہ وہ اور فقیر  
 بن جان کر تم سے اس کو لایا یہ تم نے بڑی رادتی اور حرکت بجا کی، پھر سے جو ایک تم اور  
 لاہور کے سب براہ میں کسی کو نہیں پڑا وقت نہیں ہے سب لوگ یہاں خدا کے سلقے میں۔



پھر اس نے عنایت اللہ کو اپنے پیار سے نکالیا اور مصافحہ کیا۔ تم لوگ خود پہلے تھے۔ انہوں نے  
آفریں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے یہ حد بندیوں کا کام کیا۔

## قرآن و سنت کی حیات آفرینی

یہ بات خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت کے پیر ہیں۔ ان کی محبت اور رسول کی محبت  
مطالعہ سے بھی غور و فکر اور دعا و دعا سے تقریریں متاثر کئے گئے۔ یہ معاملہ نہیں ہو سکتا۔ یہاں جو  
تقریریں کی گئیں اور مقامات پر آئے ہیں ان کا معترف ہونا، ان کے ہم چارہ میں تو  
معلوم ہوا کہ ان سے بہت پیر نہیں ہو سکتی۔ محبت و ایثار ہیں۔ وہ اس کے لئے سیرت نبوی کا  
میراثہ مطالعہ ضروری ہے۔ اس طرح مطالعہ کی سیرت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ خدا بن جائے، مطلق راہن  
جائے، ان کے پاس قرآن اور سیرت سے زیادہ کوئی طاقت اور چیز نہیں۔

”اپنے حضرات نے میری جو عزت و فخرائی کی ہے، اور جس القاد و محبت کا مظہر کیا ہے، اور جتنا  
فاصلہ طے کر کے میں یہاں آیا ہوں اس کا حق ہے کہ میں آپ کے سامنے اپنے مطالعہ کا پور  
در اپنے تجزیوں کا خلاصہ پیش کر دوں کہ آج میرے پاس امام نے فرمایا عامرہ میں اسلام کی  
جھوٹی میں قرآن مجید اور سیرت نبوی سے زیادہ طاقت اور وسیع القیاس بلکہ حیات آفریں  
انقلاب انگیز اور غور و فکر کی چیز نہیں ہے، ہم جس چیز پر فخر کر سکتے ہیں، ہمارے پاس طاقت  
جو سب سے زیادہ اس پر مشتمل ہے جس سے ہم لوگوں کو مسخر کر سکتے ہیں، ہم جس سے انانیوں کو اللہ  
کی شریعت کو ہٹا دے تو مغلوب کر سکتے ہیں، جس سے وہ کہہ سکیں کہ یہ خدا کی ہے، جس سے ہم  
رہن کی جتنی سے ان کی معدوم تک پہنچ سکتے ہیں، شیطان کا مقابلہ کر سکتے ہیں جو اللہ کی  
سنت و حرمتوں سے قرآن مجید سے ان بھی وہ طاقت اعلیٰ و علیٰ ہے، حیثیت آفرینی کے  
چشمیہ اعلیٰ ہے، ہر امر ہے جس  
جو سید اول میں ہے اور پچھلے دوسرے حد میں  
سیرت نبوی ہے، میں آپ حضرات سے حلقہ آپ کا تعلق میں بھی طبقہ سے خود بخود اور پہلے میں  
کا کہہ رہا ہوں۔ مطلقاً، کتنی اہم قرآن مجید سے اس کے بعد۔ تینوں سے بھی

سیرت میں قرآن بھی پاک نئی مست پیدا کرے کی مصاحبت سے، سیرت میں بھی قرآن آتا بھی، ایسا ہیاب نیا انقلاب اس کی طاقت یعنی ہے، سیرت میں ہی محدود تفاوت ملے گا جو ہم کو جو ہر اسوش ملے گا، اور ہمارے اندر ایک یا چند یہ کر رہے ہیں۔

فصل تیسواں: سب سے بڑا المیہ

تاریخ اسلام کا سب سے بڑا المیہ فقہانیت کا وہ نہیں ہے جو بیٹا پر تشریف رکھتا ہے۔ ہم نے کبھی اپنے دشمنوں سے شکست نہیں کھائی، تاریخ عالم اور تاریخ اسلام پر نظر رکھنے والے ایک طالب علم کی یہ بات کہ ہے اور اس کو سب دوسرا اور دشمنوں میں امانت نہ رکھ سکے کہ ہم نے کبھی اپنے دشمنوں سے شکست نہیں کھائی ہے، ہم نے اپنے اندر وہی خفاقات سے قناعت کھائی ہے، ان فقہانیت کی بدولت ہم نے اسلحہ نہیں کھوئی ہیں، ہمارے ملکوں کے چراغ گل ہو گئے ہیں، اور ہمارے باطنی عواقب پر ہر چہ کے ملکوں سے خارج کر دیے گئے ہیں۔

اس کی میں صرف ایک مثال دوسرا دے گا، مثلاً اسپین کی ہے، اسپین سے اسلام نکالنے والی سب سے بڑی بدولت فقہانیت ہے، باہمی خانہ جنگی تھی۔

میں اسے تسلیم نہیں کرتا کہ نبی علیا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سے اسلام اور مسلمانوں کو ۱۱۹۱ء اور ان کے چراغ گل کر دیا، اس میں بہت چھوٹا تھا، مثلاً عربوں، افریقی عربوں کی باہمی آویزش اور داخلی حالات کا جو حصہ سے چل رہا تھا، کسی اور قبائلی اور بیچارہ مسلمان کی باہمی جنگ سے یہ فوج تھی کیا سوسہ اسپین سے آخری طور پر نکالی دیا گیا اور یہ ملک اقل کے لفظ میں لکھا ہوا ہے مگر یہ دیکھا۔

۱۔ دیکھو، اعم میں یہ تیری دیکھو آس

۲۔ کہ صدیوں سے نے تیرے قضا ہے اور

یہی وہ تھاں اکثر اسلامی ملکوں کی ہے، ہر صغیر ہند میں مشنوں کا شیر رہا کھیرے اور

مسلمانوں کو اقتدار سے محروم کر دے، وہاں اور اس کی حالت کا چراغ گل کر دیا، یہی وہی ہے کہ فقہانیت تھی۔

اسلام کے فروغ کو مقصد بنائیے

دین اسلام میں جس کی تعلیم ہے، اس کے ساتھ ساتھ ہی اس کے فرائض اور احکامات بھی ہیں۔ ان کے بغیر اسلام ناقص ہے۔ اگرچہ اسلام کا مقصد ہے کہ انسان کو اللہ کی رضا و رغبت کے لیے اپنی زندگی میں اللہ کی راہ میں قربانی کرے، لیکن یہ قربانی صرف اللہ کے لیے نہیں ہے، بلکہ اس کے لیے ہے کہ وہ اپنے لیے اور دوسروں کے لیے بھی فائدہ مند ہو سکے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اللہ کی راہ میں قربانی کرنے کی صلاحیت عطا کی ہے، تاکہ وہ اپنے لیے اور دوسروں کے لیے بھی فائدہ مند ہو سکے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

میں سے جو احکامات ہیں، وہ سب اللہ کی راہ میں قربانی کے لیے ہیں۔ ان احکامات میں سے بعض ایسے ہیں جو اللہ کی رضا و رغبت کے لیے ہیں، جبکہ بعض ایسے ہیں جو انسان کے لیے اور دوسروں کے لیے بھی فائدہ مند ہیں۔ ان احکامات میں سے بعض ایسے ہیں جو اللہ کی رضا و رغبت کے لیے ہیں، جبکہ بعض ایسے ہیں جو انسان کے لیے اور دوسروں کے لیے بھی فائدہ مند ہیں۔ ان احکامات میں سے بعض ایسے ہیں جو اللہ کی رضا و رغبت کے لیے ہیں، جبکہ بعض ایسے ہیں جو انسان کے لیے اور دوسروں کے لیے بھی فائدہ مند ہیں۔

ان احکامات میں سے بعض ایسے ہیں جو اللہ کی رضا و رغبت کے لیے ہیں، جبکہ بعض ایسے ہیں جو انسان کے لیے اور دوسروں کے لیے بھی فائدہ مند ہیں۔ ان احکامات میں سے بعض ایسے ہیں جو اللہ کی رضا و رغبت کے لیے ہیں، جبکہ بعض ایسے ہیں جو انسان کے لیے اور دوسروں کے لیے بھی فائدہ مند ہیں۔ ان احکامات میں سے بعض ایسے ہیں جو اللہ کی رضا و رغبت کے لیے ہیں، جبکہ بعض ایسے ہیں جو انسان کے لیے اور دوسروں کے لیے بھی فائدہ مند ہیں۔

رَبَّنَا اخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الدِّيَارِ الَّتِي كُنَّا فِيهَا مِنَ الْمُجْرِمِينَ  
فِي قُلُوبِنَا غِلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبِّكَ أَتَمَّ مِنَ الْمَرْءِ الَّذِي

(سورہ بقرہ، آیت ۲۵)۔ اے اللہ! ہمیں اس دیار سے نکل دے جس میں ہم مجرموں میں سے تھے۔ اور اے اللہ! ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے غلا نہ بنے جو ایمان لائے۔ تو اللہ سے زیادہ کامل ہے۔

موت کا آثار معلوم ہوں گے۔ اس میں میر (رحمہ اللہ) پھانسی دے گا۔  
 ان کے سر پر توحید کا شعلہ ہے۔ ان کے دل میں نور ہے۔  
 ان کے ہاتھوں میں توحید کی تکیہ ہے۔ ان کے دل میں توحید کی تکیہ ہے۔

## اہلِ مدینہ کا تہنیت

شہید محمد علی احمد  
 صاحبِ شہادت محمد علی احمد  
 صاحبِ شہادت محمد علی احمد  
 صاحبِ شہادت محمد علی احمد

دوں کے لیے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ اہلِ مدینہ کا تہنیت  
 آپ دونوں کا دل کس لیے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ اہلِ مدینہ کا تہنیت  
 چلوں گے۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ اہلِ مدینہ کا تہنیت  
 انہیں بے گنجی و بے گنجی کا دل کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ اہلِ مدینہ کا تہنیت  
 سے ہیں۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ اہلِ مدینہ کا تہنیت  
 ان کے لیے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ اہلِ مدینہ کا تہنیت  
 میں نے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ اہلِ مدینہ کا تہنیت  
 میں نے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ اہلِ مدینہ کا تہنیت  
 میں نے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ اہلِ مدینہ کا تہنیت

## اصل سرچشمہ

ان کے لیے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ اہلِ مدینہ کا تہنیت  
 ان کے لیے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ اہلِ مدینہ کا تہنیت  
 ان کے لیے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ اہلِ مدینہ کا تہنیت  
 ان کے لیے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ ہمارے درجائی ان کے لیے کوس۔ اہلِ مدینہ کا تہنیت

ہو جاتی ہمارے لیے۔ مگر یہ خدا کے بندے ہیں اور خدا سے سزا تو ہم سے تعلق و دوستی سے ہے۔  
 اگر یہ کہیں سے ہو رہا ہے تو یہ خدا کا ہے اور خدا کی رحمت تو ہمارے لیے ہے۔  
 اور اگر یہ کہیں سے ہو رہا ہے تو یہ خدا کا ہے اور خدا کی رحمت تو ہمارے لیے ہے۔  
 یہ کہیں سے ہو رہا ہے تو یہ خدا کا ہے اور خدا کی رحمت تو ہمارے لیے ہے۔  
 یہ کہیں سے ہو رہا ہے تو یہ خدا کا ہے اور خدا کی رحمت تو ہمارے لیے ہے۔

## دنیا کی موجودہ شکست اور اس کا علاج

یہ کتاب تقریباً ۱۹۵۷ء میں اس وقت تکمیل پائی کہ پاکستان میں مسلمان، ہندوؤں کے یہ مشرک، بد مذہب، کفری قوتوں میں مختلف سیاسی جماعتوں اور عقیدوں سے اتحاد قائم کیا جاتا ہے۔

الحمد لله بحمدہ وسلمینہ ولستغفرہ وبعوذ باللہ من شرور القساوس مبتت عما ہا من یہدہ اللہ فلا مضی لہ ومن یشلہ فلا یدعی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحید لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبیدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم

### ہمت شکن تجربے

معاذ اللہ کراچی اس وقت واپس کی تفصیلات برائی ہے کہ ہم ہیں، ہمیں طاقتوں اور قوموں نے طواغیتوں کو ہاتھ ملکر یہ سیاسی تحریکوں کے قوسوں اور کھوس کو بانٹ دیا ہے۔ مذہب کی تڑپیں اپنے لئے نہیں تھکتے جتنے کی لی مذہب بد مذہب اور جہد و جہد میں نکلے رہے ہیں۔ آتش کے سیاہی پیت فارہ ہاتھوں کو نہ داکر مے مے کے پانی ہے نہ سپر صاف مے کے لئے مخصوص ہیں۔ لیکن یہ بھی بے حسی ہے پھر اسے تا جہد تو کب تک جاری رہے گا یہ بے گویا رہیں یا بھی سا کاہ کاہ سے کہ۔ لیلیت ہمارے مہاجر ہو گئے ہیں جو سوائے ہم نے مانیں وہاں مسلمانوں پر غور کر۔ لیلیت دی ہے۔ یہ بہت خوش ہے کہ یہ دعوے جوں کی تو اب کاسیائی تحریکوں سے ممانعت بھی اس سے اپنے تجربوں سے نتیجہ نکالنے کے آئی، درجن ہزاروں سے لاکھ ہوتے دیکھتے ہیں سے کاہ دیکھتا ہے، جعفری نے نے جمع کرتے ہیں



ہے۔ یہ سب محرومیت، یہ غم کی روشنی کے ساتھ نہیں (MOUTH PIECE) دیا گیا۔  
انتہی پر نہیں ہیں۔ یہ سب سٹیشن پر لانا بہت کامیاب ہے۔

## انتہی اور کی ہوگی

اس وقت کے انسان اصل دنیا سے غائب نہیں ہو کر کے کہتا ہے کہ سب نہیں ہو رہا ہے جس  
میرے ساتھ ہے، جو چاہے، جو کچھ ہو، میری نگرانی اور چھوڑا ہوا ہے میں ہو، جو انداز ہے  
مرا ہے، چھوڑا ہوا ہے، انتہی کی انتہی کی سب سب لپک ہے لیکن اس کی انتہی ہے، یہ انتہی  
خوب ہے، اس سب سب کی خوشی یہ ہے، جو سب سب لپک ہے، یہ انتہی میں انتہی میں  
اس۔ لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں  
کے لپک میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں  
ہو رہا ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں  
پرتی میں ہو نام ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں  
میں۔ یہ انتہی میں لپک ہے۔

## عالمی جنگوں کی حقیقت

دنیا کی بڑی جنگیں اسی دنیا پر لڑی گئیں، فرانس، ہنگری، جرمنی، روس، امریکہ وغیرہ  
سب اسی جہاد کو لے کر گئے۔ سبوں نے جنگوں کو آڑ بنا کر یہ مطالبہ کیا کہ وہ آج  
(COLONIES) کا نظام دوسروں سے پر کیا ہے، اور دوسری قومیں ہمیشہ یہی جانی رہی  
اسا یہ سب سب کے لیے ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں  
تہ میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں  
جسٹ لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں  
اسا یہ سب سب کے لیے ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں  
نے اور جنوں کے لیے ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں لپک ہے، یہ انتہی میں







میںوں کا پھر سے ایک نیا خطہ شروع ہو گیا۔ اس میں ہر قسم کی تبدیلیاں آ رہی تھیں۔  
 نئے نئے تہذیبی اور ادبی رجحانات ابھی ابھی جنم لے رہے تھے۔ اس میں کمالیہ،  
 عوامی، سماجی، علمی، ادبی، اور دیگر رجحانات کا ہر قسم کا اثر نظر آ رہا تھا۔  
 ان کے اثرات نے ہر شعبہ میں تبدیلیاں لائی تھیں۔

## عزت کی ہوس اور ولت کا بھوت

آج کی ساری پاروں سے کسی کو لگتا ہے کہ یہ زمانہ بدل چکا ہے۔  
 مگر اگر ہم اس زمانہ کے بارے میں سوچیں تو دوسری ساری پاروں کی باتیں یاد آئیں گی۔  
 اس زمانہ کی شہرت، عزت، اور ولت کا خیال ہر آدمی کے دل میں چھپا ہوا ہے۔  
 اس کا سراغ ہمیں ہر لمحہ ملتا ہے۔ اس میں آپ کو صرف ایک لمحہ کی توجہ کی ضرورت ہے۔  
 یہ زمانہ ہوس کی شہرت کا شوق ہے۔ اس میں ہر آدمی کی عزت کا خیال ہے۔  
 یہ زمانہ ہوس کا شوق ہے۔ اس میں ہر آدمی کی عزت کا خیال ہے۔

## ضرورت اور خواہش

انسانی زندگی میں دو چیزیں ہیں۔ ضرورت اور خواہش۔  
 ضرورت اس چیز ہے جس کی بنا پر انسان کو زندگی بسر کرنی پڑے۔  
 خواہش اس چیز ہے جس کی بنا پر انسان کو زندگی بسر کرنی چاہیے۔  
 انسان کی زندگی میں ضرورت اور خواہش کا تعلق ہے۔  
 انسان کی زندگی میں ضرورت اور خواہش کا تعلق ہے۔

## خط اجزا سے صحیح مجموعہ کیسے بنتا ہے

ان اجزاء میں سے ہر ایک کو اپنی جگہ پر رکھنا ضروری ہے۔













اسی دور کے فساد نے نظم اور جرم کو نظم بنایا ہے اور اس بار سے میں وہ جانور سے بلندی  
کیا، سنا بھی سناؤں اور پچھوؤں اور جنگل کے شیر اور بھیڑیوں نے انسانوں پر کوئی حشر اور  
معدہ حملہ کیا، لیکن انسان اپنے جیسے انسانوں کو فنا کرنے سے لئے چھٹیں بھولادے، عام ریت  
سے پوری پوری دیا کہ چٹکر بننے کی بنیاد میں ملتا ہے اس وقت اگر دلی تربیت، برت کی  
تغیر اور اسیت کی دوسرا اور اخلاق پیدا کرنے کی طرف سے جبران غفلت برتی جا رہی ہے  
اسکی کام سب سے غیر اہم سمجھا گیا ہے، مضمین ذمہ داری کی کتنی ٹیکٹریاں ہیں، کاغذ، رنگ کے  
کتے کا رخا ہے ہیں، آپ کے کتے تل ہیں مگر حقیقی انسان بنانے کا بھی کوئی دور، کوئی تربیت  
نہ ہے، آپ نہیں سمجھتے کہ یہ تعلیم کا ہیں، کالج اور یونیورسٹیاں انہیں بے لوثی معاف دیاں  
انسانیت کی تعمیر اور فرد کی حیثیت پر کتنی توجہ کی جاتی ہے، پھر آپ اس پر کیا کرتے ہیں؟ صرف  
ور کتے پڑے ساز و سامان سے منظم ہم دیا، اور اس کے بجائے وہ ایک فرد کمال کو بناتا تو انہو  
کے لئے تشاہدہ کہ جہاں مگر اور کسی کا ذہن نہیں تھا۔

### ہماری غفلت کا خمیازہ

سارا ملک بند ہوتا ہے تاریخ میں بڑا مردم نیند، ایک آدمی ہے اس نے بڑے کمال اور  
پیدا کئے ہیں، مگر اب سدھار سے اس کی طرف سے غفلت برتی جا رہی ہے، ہمیں کہہ دینا ہے  
کہ مسلمانوں نے بھی اپنے اور حکومت میں اس فرض کے اور کرنے میں کوتاہی سے کام لیا، ان  
کی حکومت اور خلافت راشدہ کا سامنے ہوئی اور وہ اس ملک کے بظہار اور بکھرے ہوئے ہے، وہ  
اس ملک کے مرئی اور غفلت کا منظم ہونے تو آج اس ملک کی اخلاقی حالت یہ ہے کہ ہر آدمی  
کی حد کی تولید، درانجام سے بندہ دل نہ سکے ہوتے، ہر انگریز، سائنس دان کی حکومت تو  
صرف سنج (SPONGE) کی طرح تھی، جس کا کام یہ تھا کہ گڑ کا کدہ، سسے، دولت، بڑی تر  
بزر (TIMES) کے زور سے اگلے دن کے عہد میں اس ملک کا حقیقی مطالبہ نہیں سے  
کھینچ لیا، اب ہم کو رادی ٹی نہیں چاہئے تھا کہ سب سے پیسے اس بیرونی مسئلہ  
طرف تہ کرتے، یہاں تک کہ کسی اور نہیں تھا، پھر وہ آڑ ہوئی تو دولت سے کیوں محروم؟ اب  
اخلاقی ہستی اور خدائی کردار میں سے انگریزوں سے کہہ دیں اور رانی کی طرف بھی جتنی توجہ

— 2 —

— 3 —

— 4 —

— 5 —

— 6 —

— 7 —

— 8 —

— 9 —

— 10 —

— 11 —

— 12 —

— 13 —

— 14 —

— 15 —

— 16 —

— 17 —

— 18 —

— 19 —

— 20 —

— 21 —

— 22 —

— 23 —

— 24 —

— 25 —

— 26 —

— 27 —

— 28 —

— 29 —

— 30 —

— 31 —

— 32 —

— 33 —

— 34 —

— 35 —

— 36 —

— 37 —

— 38 —

— 39 —

— 40 —

— 41 —

— 42 —

— 43 —

— 44 —

— 45 —

— 46 —

— 47 —

— 48 —

— 49 —

— 50 —

— 51 —

— 52 —

— 53 —

— 54 —

— 55 —

— 56 —

— 57 —

— 58 —

— 59 —

— 60 —

— 61 —

— 62 —

— 63 —

— 64 —

— 65 —

— 66 —

— 67 —

— 68 —

— 69 —

— 70 —

— 71 —

— 72 —

— 73 —

— 74 —

— 75 —

— 76 —

— 77 —

— 78 —

— 79 —

— 80 —

— 81 —

— 82 —

— 83 —

— 84 —

— 85 —

— 86 —

— 87 —

— 88 —

— 89 —

— 90 —

— 91 —

— 92 —

— 93 —

— 94 —

— 95 —

— 96 —

— 97 —

— 98 —

— 99 —

— 100 —

1

[illegible]

100

۱۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے اس پر تیرا حکم ہے۔  
 ۲۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے اس پر تیرا حکم ہے۔  
 ۳۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے اس پر تیرا حکم ہے۔  
 ۴۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے اس پر تیرا حکم ہے۔  
 ۵۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے اس پر تیرا حکم ہے۔  
 ۶۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے اس پر تیرا حکم ہے۔  
 ۷۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے اس پر تیرا حکم ہے۔  
 ۸۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے اس پر تیرا حکم ہے۔  
 ۹۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے اس پر تیرا حکم ہے۔  
 ۱۰۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے اس پر تیرا حکم ہے۔

$\frac{d^2}{dt^2} = \frac{d}{dt} \left( \frac{d}{dt} \right) = \frac{d}{dt} \left( \frac{d}{dx} \frac{dx}{dt} \right)$

کشتہاں نے مہ کی دنیا سے نکال دیا۔ ہم ہر قسم کے تھکاہٹ اور فساد میں پکڑے ہوئے تھے۔ ایک ایک شخص جو اس میں تھا، اس کی جگہ پر جیسا کہ وہ چاہتا تھا، وہاں ہی رہتا تھا۔ ایک ایک شخص جو اس میں تھا، اس کی جگہ پر جیسا کہ وہ چاہتا تھا، وہاں ہی رہتا تھا۔

## تاریخ کا تجزیہ

[illegible]

ماری جدرہ چہد کا حرکت

[illegible]

جو خدا عزوجل کی ہوتی ہے ہم اسی امید پر نکلے ہیں کہ فسادوں کی اس وسیع بستی میں ضرور کچھ نفعہ دل پائے جاتے ہیں جو یا کچھ کامیابیوں انسانوں کے وجود کے بغیر اور ان کے نفعہ نمودن کے اعتبار پر کیا گیا۔ سوائے بڑے مجمع میں ہمیں امید ہے کہ بہت سے دلوں بے ہماری اس بات کو قبول کیا ہوگا، ہم اس بات کی بھی امید کرتے ہیں کہ وہ اپنے کو دہنزدہ بنائے کی کوشش نہ کریں۔  
 سب سے بڑا نفعہ اوست ہے اور جس کے بغیر اس دہنزدہ کی چال پھٹ نہیں سکتی۔

1910

1910

1910

1910

1910



[illegible]



لا حولہ ولا قوۃ“ یہی اس دیاے جانے نہیں سقو یک حق مرتد جو کاتھ چہ وہا۔۔۔  
 اس کے بعد موت کا وہی مکان نہیں۔ پھر موت نہیں اسکی یہاں۔ اصل موصوع ہے اس  
 لئے کہ یں جتنا بڑا ہے اور جتنا بڑا اس سے جتنا بڑا ہے اس کے فہم کی اس دیا میں  
 کوئی محض نہیں اس دنیا کے بہت چہوں کی محض نہیں، کتنے آدمی ہیں جن کو شادی کر رہے  
 ہو جاتی ہے۔ وہی محض حاصل ہوئی کہ رداشت نہیں کر سکتا اور وہی محض کیا تو اللہ تعالیٰ کے  
 صلہ و مات کی تو اس دنیا میں لکھا نہیں اس لئے اس نے اُخترت رکھی ہے۔  
 وہ جنت حقیقی منت ہے اور وہ زندگی حقیقی زندگی ہے اور وہ مگر حقیقی کمر ہے۔

دین پر عمل کرنے سے دنیا میں بہشت کا حشر۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس دین میں یہ خاصیت رکھی ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو اس  
 زندگی میں بھی بہشت کا کچھ لطف آئے گا۔ مگر اس کو چھوڑ دے وہ تو کہتے ہیں کہ اگر لوگوں  
 کو معلوم ہو جائے کہ ہم یہی پیش کر رہے ہیں، کس طرف ہیں تو میں بیٹھے نہ دیں، بگوارے  
 کر ہم پر حملہ کریں اور کوئی اللہ کا بندہ کہتا تھا کہ میرا کوئی کیا باز دستا ہے، مجھے یہ کیا مجھیں سنت  
 ہے، میری جست میرے بیٹے کے اندر ہے، میں کہتا ہوں تو بہشت میں ہوں تو بہشت، جس  
 فی حدی میری بہشت میرے لئے نہ کیا ہے، اتنا وہاں سے مسلمانوں کو بھی اس زندگی  
 میں وہ راحت وہ عزت وہ سکون حاصل ہو سکتا ہے کہ جس کی بغیر سلسلہ جو دین سے ناتا نہیں،  
 تصور نہیں کر سکتے مگر شرط یہ ہے کہ اس دین پر عمل کریں اور وہ دین کھلی تو بیٹھ کا دین نہ ہو،  
 رہنمائی نام لکھانے کا میں نہ ہو، اور فائدہ حاصل کرنے کا دین نہ ہو کہ مسلمان کے گھر میں اس  
 کی وجہ سے شلوں برہانی ہے۔ بہشت ہو جا ہے اور میری تقریر میں ملنے کا حشر آتا ہے اور سادگی  
 بات میں چہ جیسے جاتے ہیں جاتے جاتے ہیں، یہ دین اس کا شہادہاں، میں سے راحت نہیں  
 نہ جلی ہوئی۔ اس سے وہی سکون نہیں ہوگا اس دین سے کسی قسمی میں رحمت و برکت  
 نازل نہیں ہوتی، مگر حشر میں اور کسی دین کی دیر جو کھلی فائدہ اٹھائے کے لئے نہ ہو گا  
 بدلتی ہو، دوش لست میں جو حکم ہو اس کو ماننے کی۔ تھیں کا پھر جلیں۔ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ ہاں

١٠٠ - من بعدني ميت ر بعد الفتح كما في قوله من كذب

6. 2. 1992 20. 1. 1992

$$f(x) = \frac{1}{2} \left( 1 + \frac{x}{\sqrt{1+x^2}} \right)$$

— — — — —

2000 2001

मार्ग १२

<sup>a</sup>  $\chi^2$  test,  $p < 0.05$ ; <sup>b</sup>  $\chi^2$  test,  $p < 0.05$ .

[illegible][illegible]

■ *Lauren M. O'Connell, PhD, is an assistant professor of psychology at the University of North Carolina at Charlotte. She is currently working on a grant to study the effects of a community-based intervention on the mental health of African American women.*

[illegible][illegible]

*Journal of Management Inquiry* 18(6)

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

دین کے لیے جو کچھ ہے وہی دین کے لیے ہے۔

مجلس الشورى

مجلس علماء الهند

[illegible]

41-62-63-64-65-66-67-68-69-70-71-72-73-74-75-76-77-78-79-80-81-82-83-84-85-86-87-88-89-90-91-92-93-94-95-96-97-98-99-100-101-102-103-104-105-106-107-108-109-110-111-112-113-114-115-116-117-118-119-120-121-122-123-124-125-126-127-128-129-130-131-132-133-134-135-136-137-138-139-140-141-142-143-144-145-146-147-148-149-150-151-152-153-154-155-156-157-158-159-160-161-162-163-164-165-166-167-168-169-170-171-172-173-174-175-176-177-178-179-180-181-182-183-184-185-186-187-188-189-190-191-192-193-194-195-196-197-198-199-200-201-202-203-204-205-206-207-208-209-210-211-212-213-214-215-216-217-218-219-220-221-222-223-224-225-226-227-228-229-230-231-232-233-234-235-236-237-238-239-240-241-242-243-244-245-246-247-248-249-250-251-252-253-254-255-256-257-258-259-260-261-262-263-264-265-266-267-268-269-270-271-272-273-274-275-276-277-278-279-280-281-282-283-284-285-286-287-288-289-290-291-292-293-294-295-296-297-298-299-300-301-302-303-304-305-306-307-308-309-310-311-312-313-314-315-316-317-318-319-320-321-322-323-324-325-326-327-328-329-330-331-332-333-334-335-336-337-338-339-340-341-342-343-344-345-346-347-348-349-350-351-352-353-354-355-356-357-358-359-360-361-362-363-364-365-366-367-368-369-370-371-372-373-374-375-376-377-378-379-380-381-382-383-384-385-386-387-388-389-390-391-392-393-394-395-396-397-398-399-400-401-402-403-404-405-406-407-408-409-410-411-412-413-414-415-416-417-418-419-420-421-422-423-424-425-426-427-428-429-430-431-432-433-434-435-436-437-438-439-440-441-442-443-444-445-446-447-448-449-450-451-452-453-454-455-456-457-458-459-460-461-462-463-464-465-466-467-468-469-470-471-472-473-474-475-476-477-478-479-480-481-482-483-484-485-486-487-488-489-490-491-492-493-494-495-496-497-498-499-500-501-502-503-504-505-506-507-508-509-510-511-512-513-514-515-516-517-518-519-520-521-522-523-524-525-526-527-528-529-530-531-532-533-534-535-536-537-538-539-540-541-542-543-544-545-546-547-548-549-550-551-552-553-554-555-556-557-558-559-560-561-562-563-564-565-566-567-568-569-570-571-572-573-574-575-576-577-578-579-580-581-582-583-584-585-586-587-588-589-590-591-592-593-594-595-596-597-598-599-600-601-602-603-604-605-606-607-608-609-610-611-612-613-614-615-616-617-618-619-620-621-622-623-624-625-626-627-628-629-630-631-632-633-634-635-636-637-638-639-640-641-642-643-644-645-646-647-648-649-650-651-652-653-654-655-656-657-658-659-660-661-662-663-664-665-666-667-668-669-670-671-672-673-674-675-676-677-678-679-680-681-682-683-684-685-686-687-688-689-690-691-692-693-694-695-696-697-698-699-700-701-702-703-704-705-706-707-708-709-710-711-712-713-714-715-716-717-718-719-720-721-722-723-724-725-726-727-728-729-730-731-732-733-734-735-736-737-738-739-740-741-742-743-744-745-746-747-748-749-750-751-752-753-754-755-756-757-758-759-760-761-762-763-764-765-766-767-768-769-770-771-772-773-774-775-776-777-778-779-780-781-782-783-784-785-786-787-788-789-790-791-792-793-794-795-796-797-798-799-800-801-802-803-804-805-806-807-808-809-810-811-812-813-814-815-816-817-818-819-820-821-822-823-824-825-826-827-828-829-830-831-832-833-834-835-836-837-838-839-840-841-842-843-844-845-846-847-848-849-850-851-852-853-854-855-856-857-858-859-860-861-862-863-864-865-866-867-868-869-870-871-872-873-874-875-876-877-878-879-880-881-882-883-884-885-886-887-888-889-890-891-892-893-894-895-896-897-898-899-900-901-902-903-904-905-906-907-908-909-910-911-912-913-914-915-916-917-918-919-920-921-922-923-924-925-926-927-928-929-930-931-932-933-934-935-936-937-938-939-940-941-942-943-944-945-946-947-948-949-950-951-952-953-954-955-956-957-958-959-960-961-962-963-964-965-966-967-968-969-970-971-972-973-974-975-976-977-978-979-980-981-982-983-984-985-986-987-988-989-990-991-992-993-994-995-996-997-998-999-1000-1001-1002-1003-1004-1005-1006-1007-1008-1009-1010-1011-1012-1013-1014-1015-1016-1017-1018-1019-1020-1021-1022-1023-1024-1025-1026-1027-1028-1029-1030-1031-1032-1033-1034-1035-1036-1037-1038-1039-1040-1041-1042-1043-1044-1045-1046-1047-1048-1049-1050-1051-1052-1053-1054-1055-1056-1057-1058-1059-1060-1061-1062-1063-1064-1065-1066-1067-1068-1069-1070-1071-1072-1073-1074-10

المجلس الأعلى للدراسات الإسلامية

[illegible]

— *Journal of the American Medical Association*, 1997

میں نے کہا: "جی ہاں، میں نے اسے دیکھا ہے۔"

تصنيف: ١٩٨٩



وہاں سے یہ تھیں۔ اس وقت تک جو یہ نہ تھیں، ہر روز چاکل جاتے۔ اس لیے ۔  
 بھی بڑی سے کٹر ہوئے۔ جو نہ پھرتا کی میں کہیے کے کا جو نہیں کہتے، وہ سبھی  
 کے لیے فصل میں سے اس کے منت نکال دیا ہے، تاکہ یہاں قدر مرنے کے ۔ پانچ  
 ۱۰۰۰ روپیہ میں، اس کو تو سال بہت ملتے ہوئے ہیں۔ اس سے کہ جاتا ایک مرتبہ ہی ۔  
 جس میں صرف یہ نہ ہوتی مگر اس ہے کہ سب کچھ میں جسے مسلمان، اور تو یہ کہ یہ  
 جائز بھی ہوا ہے۔ یہاں یہ کہ اس کو چھپا کر یہ ہے لیکن اللہ کا دوسرا عقوبت کرتا ہے  
 کہ اس میں آرام سے اس میں رحمت ہے، اس میں عزت ہے، اسی کو نہیں چھپا کر یہ ہے،  
 بھرا دیا ہے، اس کا قدر کی بھی کوئی حد ہے کہ اگر کوئی تجھ میں ہمارے ذائقہ ہے۔ کوئی غیر  
 مسلم، مسکرت کہ وہ کوئی سی پیڈ رہتا ہے کہ وہ کھوئے کہ تو ترے کے لئے تیار ہزاروں  
 روپے رحمت سے لے کر تیار، لیکن اللہ کا محبوب، اس کو چھپا کر یہ کہ اس میں تمہارا فائدہ  
 ہے۔ اس میں تیار، اللہ سے اس کو نہیں دینا گئے۔

امت محمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ

[illegible]

مِنِّي بُرَاتِيَا دَكْرُو بَعِي نِي اَنْعَمْ عَلَيْكُمْ وَتِي لَضَلُّكُمْ

عَلَى الْعَمِيرِ ٢٢٢

(۱) کہیں کہیں کھجور کے پتوں سے بنے گھڑے



میں نے کہا۔ تمہیں پتہ ہے کہ یہ کیا ہے، جب تک کام بنے گا تو میں یہ جہاد میں لڑوں گا۔  
 ان کے لئے کہ تمہیں اس سے کوئی بات نہیں ہے، یا تمہیں اس سے کوئی بات نہیں ہے۔  
 ہم نے اپنی زندگی سے لوگوں کو سلام سے روکا

آج ہم مسلمانوں کی زندگی اور اسلامی ہونے پر ایک اسلام سے اتفاق کیا ہے۔  
 اسلام سے اتفاق ہوا ہے، اور اگر یہ ہو جائے گا کہ ہمیں یہی زندگی مسلمانوں کی نہیں  
 تھی۔ مگر وہ اتفاق کیا ہے، اور مقدمہ درپیش ہے وہاں سے زیادہ ہیں، ہم ان کی بات نہیں  
 کرتے ہیں، ہم جتنے بھی ان کے خلاف کام کرتے ہیں، وہ نہیں کرتے، ہم جتنے است ہیں،  
 غافل ہیں بے خبر ہیں، اور ہمیں یہ ہم جتنے جانتے ہیں، سب پڑھے ہیں، اور ہمیں یہ پتا ہے  
 کہ جس ہمارے وہ اسلام کی طرف، عرب ہوں، جہاں نہیں کوئی ہستی، ایک نمونہ کی ہستی میں جانی  
 تھی، وہاں ایک ہی ہے، اسلام میں صریح ہے، اللہ انہیں میں کیا ہوا؟ یہ جہاد ہے جتنے ہیں کہ  
 مسلمان اکثریت میں ہیں، یہ ہمارے کیا ہیئت سے تھی؟ یہ تو جہاد کے جہاد ہیں۔ عرب  
 سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا، اور عرب سے ان کی صریح جہاد ہے، یہ جہاد تو یہ ہیں، جہادوں  
 جہاد ہیں، جن کے جہاد نام لکھ دینا ہے، اور وہاں اسلام ایسا ہے کہ جہاد سے وہاں  
 یہ مسلمان ہیں، ہائی سب مسلمان ہیں، یہ جہاد جہاد جہاد جہاد جہاد جہاد جہاد جہاد  
 ہے، اس کی صورت یہ ہے، کہ یہ کہان کے اخلاق دیکھ کر اس کی ایمان داری دیکھ کر، ان کی اللہ  
 کے یہاں ملے، یہ کہانوں کی دعا اس کی متبوی سے دیکھ کر، ملک کا ملک مسلمان ہو گیا،  
 عرب تار اور عرب ہوئی، اللہ کا، ہم سمجھتے ہیں، وہی جہاد ہے، جہاد سے جہاد اسلام  
 پہنچا ہے۔ وہاں اندونیشیا میں، لیبیا میں، اور یہاں ہندوستان میں انہی دیکھتوں نے  
 شریعت اسلام کا یہ خود شریعتی شکل جو ہندوستان کا بالکل شریعتی حصہ ہے، انہیں لوگوں کی  
 لائی ہے

احکام شریعت پر عمل نہ کرنے کی خواہش

یہ بھی شریعت کی ایک ہیئت ہے، یہی جہاد ہے، یہی جہاد ہے، یہی جہاد ہے، یہی جہاد ہے







بسم اللہ الرحمن الرحیم

## ایک چوتکا دینے والی آیت

دلیل میں ہم حضرت مولانا امجد علی جوہر علی حسنی ندوی مدظلہ کی وہ تقریر پیش کرتے ہیں جس سے اس آیت کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے۔  
 ”اس آیت کی معادلات حاصل کر رہے ہیں جو مولانا کے حوالہ سے ہمیں اسلام کو سچے ذمے کے معنی میں  
 چاہیے ان سے وہ آیتوں پر استنادیں کرتے ہیں کہ قرآن میں جو وہاں پر ہر روز گوارہ ہیں اور  
 حضرت ہادی علیہ السلام سے ہیں۔“

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء  
 والمرسلين وعسى الله واصحابه اجمعين ان يعيد لنا هذا الله من  
 سيطان الرجيم ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا فِي الْكُفَّةِ  
 وَلَا تَصْغُرُوا خُطُوبَ الشُّبَّانِ إِنَّ لَكُمْ عَذَابًا مُبِينًا﴾ لَنْ يَلْتَمِسَ بَعْضُ  
 مَا جَاءَكُمْ لَكُمْ لِيَسْتَظْهِرُوا لَكُمْ خُذُوا فِي الْكُفَّةِ

میرے بھائیوں اور بہنوں کے سامنے قرآن کریم کی ایک آیت  
 پڑھی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔

”اے ایمان والو! داخل موعودہ عام میں ہر حد کے چور سے اور شیطاں سے بچنا  
 قدم کی پیروی نہ کرو اور تمہارے خطبات میں نرمی سے لڑو اور صاف حساب، صاف حساب  
 کے بعد تو یاد رکھو۔ اللہ کے تعالیٰ غالب اور حکیم ہے۔“

حضرت یہ آیت میں چونکا دیے ہیں کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ اگر  
 کوئی مٹا ہے۔ یا اس کا کوئی قسم، رنگ، بھلائی سے بند، بندہ کر سکتا ہے۔ لیکن  
 قرآن میں لفظ ”یَا“ استعمال کیا گیا ہے۔ جس سے بتا دے کہ ان کو کفر ہے جو چاہے چاہے

نہیں۔ یہاں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جو ملک ملک، حاکم حاکمات کا خلق ہے، جس سے وہ اپنے بندوں کے لئے یہاں والوں میں داخل ہو جائے، پورے کے پورے ہم سے ملک کے لئے اور ہم سے کوئی نتیجہ نہیں ہوتا ہے۔

یہ بڑی بات آتی ہے کہ "ہی المسلم کے بعد" "ہی الاسلام" کہا جاتا ہے۔ اسلام میں داخل ہو جائے، مگر یہیں پہلے مسلم میں داخل ہو کر کہا گیا یعنی معاہدے کے ساتھ تھا۔ یہ طریقہ بہرہ ورانہ مصالحت ہے۔ مگر یہاں چاہئے۔ عقائد میں بھی فرق ہے جو بات میں بھی فرق ہے۔ اور طریقہ زندگی میں بھی، جس میں اللہ کی تعلیمات کو سید المرسلین غلام انہیں ملنے کے ساتھ لائے اور بتائے ہوئے حکم کا پابند ہونا چاہئے اور تعلقات میں بھی اس کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ کہ اللہ کے دشمن سے عداوت کی اور اعلیٰ عزت و فرمانبرداری کا تعلق نہ ہونے اسلام کا لفظ "مسلم" بھی سے نکلا ہے، عربی زبان لغت کے لحاظ سے "اسلام" کے معنی میں اپنے کو حوالہ کرنا، تسلیم کرنا۔ اپنی ہر چیز سے دستبردار ہو کر اپنی طبیعت سے خواہش، مصالحت و صلوات سے نوازا، صرف میں فرق کے لحاظ سے اور احساس سے دستبردار ہو کر اپنے کو اللہ کے احکام کے تقاضوں میں داخل دیا، اور اپنے کو باطل پر گردانا اور مسلم کے معنی صلح کے ہیں۔ قرآن میں اور بھی جگہ ہے۔ "وہی جہودا المسلم لاجتماع لہا" کہ یہ لوگ صلح کے طرف سے ہوں جو آپ کی صلح کی طرف سے ہیں۔ "اسلم من مسلم و احبوب من حارب" صحابی یہاں اختیار کرنا ہیں جس کے لئے جو مجھ سے مصالحت دو یہ بنائے اور مقابلہ نہ کرنا یہ دو یہ اختیار کرنا ہیں اس کے لئے جو جنگ کرے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اپنے لئے یہ ہے۔ چوں کہ اللہ تعالیٰ کے ہیں جو لڑا، اپنے واسطے اور خیر اپنے واسطے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذُوقُوا عَذَابَهُ مِمَّنْ لَبِثُوا فِي كَذِبٍ

مُؤْمِنِينَ فَإِنَّكُمْ تَعْمَلُونَ دُونَكُمْ مَخْرِبٍ مِّنَ اللَّهِ وَتُسْأَلُونَ

(ترجمہ) تم نے جو میں تجھ کو اتنا تیرا دھوکا دیا ہے

کے لئے۔ جنگ۔ تم نے جو میں تم کو عذاب سے ڈرا ہے۔ میں اسی

ولیا افدا اللہ بالحق میرے دوست اور دشمنوں کے کہ جو تم سے گئے ہیں

















سحر

میں تپ رہا۔ مہربانی ہی ضروری چاہئے ہے ملک نے اس کی بھی فکر نہ کی  
 تھی۔ اس نے یہ سنا ہے کہ آپ وہی ہے جس کی بھی آپ پہنچ گئی تھی چاہے وہ  
 محسن الدین تھی۔ اس ملک کا کٹر مسلمان مراد کی ترقی اور کجی میں اس کی ہے  
 اس پر اس میں اس کا تہاں۔ زندہ۔ تہاں میں جس کے سپر فوڈ میں۔ اس میں تہاں بھی امر  
 خدا کی سہولت ہے۔ اس خدا کے ہم داند سے عطا فرمایا۔ جو وہ خوش گری کے کہ وہ نہیں  
 نہیں جیتی کو وہ طلب نہ میں حقیر کا فی خواجہ باقی باللہ اور اور عیان مدام جس کی آہوں  
 نہ ہیں اب بھی میں میں میں میں دیکھا جائے تو میں آنکھوں سے نکلی  
 پانی ترقی میں میں وہی ملک تو میں۔ وہ نہ تو نظر آئے تھی۔ ان کی وجہ سے اسلام کا درست  
 آئی بھی۔ جو۔ اس کے پاس ہے۔ اس کے لئے اس سے پیش آرہے ہیں۔ لیکن خدا کا فکر  
 ہے۔ آپ کی روداد است۔ ترقی۔ اس میں کی بھی آپ کو ترقی چاہئے کیا خدا کی  
 مدد میں کی سہولت ہے۔ اس میں میں میں۔ آپ نے گری میں اس کے لئے کوئی منصوبہ بنا کر  
 ہے۔ آپ نے اس کے لئے کوئی فنڈ بنا کر رکھی ہے۔ مہارک ہم میں میں کچھ نہیں دیتے۔  
 کوئی اس میں دیتے۔ مگر آپ جہاں سے آئے ہیں جہاں سے آپ کے اعز ہیں، چوں  
 آپ کے خاندان کے افراد ہیں۔ جہاں آپ کی بہن تھی ہوئی ہے۔ اس سر زمین کو بھی نہیں  
 بھولنا چاہئے۔

## آئندہ فیسوں کی فکر کریں

میں کسی اور سہولت چاہوں کہ لئے نہیں آجہو کوئی خدا کا بندہ کچھ کچھ بھی تو میں اس وقت  
 بالکل تو نہیں گراں کا۔ خدا کا شکر ہے کہ خدا رات کو حق ہے جو آپ کو رات کو بچاتا ہے یہاں  
 میں وہاں بھی رات کو بچاتا ہے اور اس پر وہ کا کہ ہے کہ آپ سے زیادہ رات کو رے اور اس  
 سے یہ کر کے عیاں ہے اور سوار نے دکھایا ہے تو میں اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ آپ کی  
 اور یہ کسی تنظیم کی طرف متوجہ رہوں۔ میں آپ کو وہاں کی مساعلی کی ہم اہوں سے  
 آئندہ سطوں کے اہاں میں فکر ہوئی ہے کہ وہاں میں یا قطرے سے اہور ہے ہیں اس کے







آپ جیسے بھوار بدبوئیں بھانپ بیٹنی دلی یہاں تک ہونا چاہئے چہ جائے کہ لوگ کہیں (اے بھائی کھدے کے لوگ آئے ہیں وہاں بہت محنت ہوئی ہے یہاں کو کھاؤ گان کے رات میں تھوہ ہونا چاہئے ایسے بڑے کھدے کرتی ہے اس جھک آپ کی وہ عیال جو چیزیں بند ہو جاتی جائیں آپ نے جا۔ سہاں دوس کو شرمائی چاہئے کلاب وقوع نہیں رہا

آپ جب جائیں جو جس طرح روئیں ہار کی کو چرتی ہے اور چرتی ہولی ملتی جاتی ہے۔ آپ کی صورتیں وہاں کے بظلمات میں روشنی کا کام میں آپ کی رہ گئیں میں یہیں انکسار آپ کا پاتہ وہاں جانے سے پہلے آپ کے اندر تبدیلیاں آتی چاہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے بعد فتح مکہ اور فتح المداغ کے درمیان تین چار برس کے عرصہ میں چھٹی سخت سے لوگ مسلمان آئے۔ امام زہریؒ جو سیدانا ہیں ان کا قول ہے کہ مکہ معظمہ کے تیرہ برس کے قیام میں اور مدینہ طیبہ کے دس برس کے مہارک قیام میں دینی کثرت سے لوگ مسلمان آئے اس کی وجہ یہاں کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کی وجہ سے راستہ کھل گیا اور سب خلف قریش آئے تھے کہ معظم اپنے عزیزوں کے یہاں، مہربان کی جنسی و قیام کر رہیں ہاں کو کچھ کہہ دے حیران تھے۔

اور کہتے کہ ان کا تہی لمبی دوسرا ہے یہاں راتوں کو لوگ نٹتے ہیں ایسا تو بچے بھی اٹھتے ہیں دن کے یہاں تو بھوت ہولناکی کوئی فتویٰ کرتا نہیں جانتا، ہر وقت اللہ رسول کی باتیں ادنیٰ میں یہاں خواجہ شہر ہے کہ مہربان کے لئے تھپکا کر بھیجیں کو بھوک سلا دیتے ہیں۔ دوسرے مسلمان ہونا شروع ہوئے کیونکہ انہوں نے اسلام کا نقشہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

حضرات آپ کو لوگوں کے درمیان بھی آپ کے ملکوں میں اسلام پھیلنا چاہئے۔ یہاں سے آپ اگر مسلمان رہے، بھ کر رہیں تو یہی اثر وہی ہو گا جس کو پورے طور پر اثر ڈالیں اس کو لوگ پرکتہ پا ہی جگہ آئے ہیں۔ آپ ساتھ رکھیں کا اثر اٹھ کر آئے ہیں۔

اب میں اس سے بڑا ہولناکی نہیں چاہتا آپ اس بات کو اپنے دل پر محسوس کریں۔

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا دَعُوا إِلَى طِبْعِكُمْ كَافَّةً“

اے ایمان والو! احاد کے ساتھ صحیح کرنے میں چورے چورے واصل ہو جاؤ اور شیطان



نے کہا کہ قدموں میں آدھو، نہ ہار کھا، زمین سے دیکھے رہا، تھکن قدم (۱) نہ  
استغفار نہ کیا یا بلکہ وہ اپنے چال چلن کا بڑا لائق تھا۔ معصومہ سارا دن کے بہت سے  
نقشہ کشی میں نہایت مست لگی ہوئی تھی، چہرہ پر ہنسناؤ تھا، ہر وقت ہنس رہی تھی،  
مسلاتی چہرہ نہ ہو، خود تہذیبی چیزیں اور جہاد یا قادیان میں ہوں، یہاں میں شامل ہو رہی  
اس بات کا آپ دلیل دیکھیں کہ قادیان کے مسلم مدرسے میں یہاں میں ہو گیا تو وہاں یہاں  
چشم کشی میں کہ کوئی فرق نہ کرے، صاف وہ یہ صانع تھا، چہرہ پر ہنسناؤ تھا، شریعت  
پر چھوڑنے والے اور نہ چھوڑنے والے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قاضی عظمیٰ کرے یہاں کھڑا قبول فرمائے، اس کی برکتوں سے  
بہرہ کرے، وہاں آپ کی برکتوں سے کتنے بچے آپ کے طلب میں، جہاں سے آپ آئے ہیں  
جہاں کا حق آپ پر قائم ہے اور قائم رہے گا چاہے آپ کب تک کے ہو جائیں۔

و تحریر دعا امان الحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## سیرت و کردار کی تبدیلی کی ضرورت

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين

حضرات انجمنی قادری صاحب نے جو آیات تلاوت کی ہیں، ان میں ایک آیت یہ بھی  
 اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿ وَقُلْ رَبِّ اَذْهَبْ عَنِّيْ مُذَّحَلًّ  
 صِدْقِيْ وَافْخِرْ جَنَّتِيْ مَعْرُوجِ صِدْقِيْ . سورہ الاسراء ۸۰  
 اور کہہ کر اسے پورا کر دیجئے انجمنی طرح و فعل کی ہر اور انجمنی طرح نکال دے۔

یہاں اور نگاہ ڈال کر مجھ جیسے تاریخ کے طالب علم پر کچھ پرانی یادوں کا اثر اتار دیا جاتا  
 ہے۔ یہ کوئی غیر معمولی اور عجیب بات نہیں ہے۔ سوزخوں کی ایک بڑی دشواری یہ ہے کہ وہ  
 اپنے تاریخی مطالعہ سے کسی جگہ غلط فہمی نہیں نکلتے۔ تاریخ کے نتائج بدلی بن کر سامنے آ جاتے  
 ہیں، وہ کٹھالی چاچیں کہ وہ اس سے نہٹ جائیں، مٹتے نہیں ہیں۔

اور نگاہ ڈال کر میں ہندوستان کا عرض کرنا چاہوں جو کہ تاریخ اسلام سے واقف ہیں وہ  
 اس تشبیہ و تمثیل سمجھیں گئے، ان دونوں میں مماثلت ہے، اس میں عربی سلاطین کی جس نے  
 صدیوں یورپ میں اپنا عیادہ اس کے باوجود اس سے وہ کبھی سکھ دیکھ نہیں سکتے، اس نے  
 یورپ کو بہت کچھ دیا، کاش کہ وہ بچے یورپ کو اسلام کی دولت دیتا، اس سے یہ بڑی کوتاہی  
 ہیں اس کوتاہی کے سبب ہمیں اللہ تعالیٰ سے اس سے ملنے کی ضرورت ہے۔

۴ ہمیں نے یورپ کو ہم کی روشنی دی، حقیقت یہودی طور استغناء کا طریقہ دیا جس کو  
 یورپ کی ملکی ترقی میں سب سے افضل ہے، ہندوستان میں اس کو یورپ کو قیاس سے استغناء پر لایا۔

فیات میں نے آپ کی طرف سے کوئی اصولی و کلیہ، اپنی ذات و مشاعرہ سے باہر نہیں دیکھا۔  
بعد از فیات کوں کجکات رسوں اور استقرایہ کے کچھ بیانات پر غور کیا، میں نے  
عمومی اور عمومی طور سے آپ کا ایک کلید بنے میں جن بیانات اس کی روشنی میں  
پر لکھ دینا چاہئے۔

نارپ سے جو قیاسی ہے، اور لکھو، بعد از بیانات سے سب سے پہلے میں نے یہی  
توجہ دینا ہے وہ اس کے اصولی قوانین کے تحت ہے، اور یہ دین اور علیہ سے اس  
سوانح (پیرس) کا، جس سے اس کے فہم و باور اور اس کا عارفہ عقلی سر کے ہر آپ کو دیا۔  
میں نے وہاں کے فاضلہ و سہما، بار و سہما، اور چھوٹی شرح میں، پھر ان کے تشریح  
اور میں نے اور دوسری زبانوں میں جوئے، ان کے تشریح میں یہ ہوئی کہ انہوں نے خاص  
اسلام کی دولت جو آپ میں نہیں پھیلائی۔ وہ علوم و فنون کی ترقی، مابعد ادب و شاعری کی ترقی، ملک  
میں۔ یہاں وقت کا مباحثہ نہیں۔ اور ایک نوادہ کر یہ ہر مہینہ جاری رہتا ہے جس میں اسلامی  
نارپ سلطنت کا روالہ اور اس کی ترقی (Chapter) لکھا گیا، یہ سب بندہ اس  
میں جدید سلطنت کا روالہ، اور اس میں جو اسلامی مسائلوں کے انداز کی ایک نئی تصویر اور  
نارپ اس پر کتنی تنقید کر رہا ہے اس کے بہت سے کاروبار کو ماننا پڑے گا۔ لیکن میں متوجہ  
کہہ چاہتا ہوں کہ قہرمت سلطنت اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے، اور خود آپ پاک میں اس  
ایک بڑی نعمت کے طور پر دیکھ کر کہتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے کہتے ہیں

يٰٓمُوسٰى اذْكُرْ اَوْ يَغْمِزْ لِمَ عَلَيْنَاكُمْ ذٰخِرٌ لِّكُمْ اٰيٰتُ وَاٰيٰتُكُمْ

تَلُوْا كَلٰٓءَ رٰكِبٍ مَّا كُنْتُمْ تَوْتُوْنَ اَمَّا اَمْرُ الْفٰطِمٰتِ ۝ السَّعٰدَةُ ۝

(ترجمہ) اے موسیٰ! یاد کرو کہ میں ان کو یاد کرتا ہوں کہ تم میں سے فاطمہ ہیں، تمہیں  
یاد دلاؤ، اور تمہارا چھوٹا بھائی ہے۔ ایک لمحہ میں سے کسی کو گھٹس۔

حدیث، سلطنت پر اس کے تحت میں نے اس کے واسطے کوئی نئی خبری اور معنوی چیز  
نہیں۔ جو کہیں۔ اور میں نے اس کے واسطے کہ چاہئے یا غیبی، اور یہاں سے حدیث و سلطنت تو  
ایک خاص کردار، جس میں اس کی اور حدیث و حدیث، جس میں اس کی حدیث و حدیث  
جماعت یا ملت کا خاص مزاج و فکر، جو کہیں، ہے تو اس مزاج و فکر کی حدیث و حدیث



جلوس کا اظہار سے پہلے سے وہاں ہوئی۔

تو اصل چیز یہ ہے کہ خدا کو جب محمود ہوگا اور خدا کی حکمت کا قصہ ہوگا تو سلطنت و جہ میں سے کسی اور جب خدا کی حکمت کو کچھ اور قصہ ہوگا تو اس سے بھی بڑی چیزیں وجود میں آئیں گی۔ یہ دونوں سامنے نہ ہو یہ فقیرانہ تاج کلاہ آپ کی سرزمین میں آکر نہ لڑائیں۔ اصول نے ہادشہوں پر مطلق رہا ہے حضرت ابو عبد اللہ بن ابی ثریبؓ کے واقعات پر ہے حضرت خود ابن ابی ثریب کے واقعات پر ہے ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ شیخ ابن ابی ثریب کو یا رسول اللہ نے طلب کیا، جو اس وقت کاسب سے بڑا دشمن تھا، کسی بات پر اس کو ناکوار ہی ہوئی تھی اس نے خود برابرا نہ بن عربیہ کی قمر پر "کہا کہ اپنی لاشی کا زوی اور کہا اب جس میں دم اور جنت ہو یہاں سے نہ روکے تو اس کے سامنے بادشاہ کی جھکاؤ اس سے سامنے نہیں بٹھے، ایسی غیر اس سے پوری تاریخ بھری ہوئی ہے۔

اصل چیز یہ ہے کہ یہ سیرت کا یہ کہ جس کا عنوان ہے ابوعلیٰ شہداء اہل ہوں تو تیرے عمر کے مطابق انکوں کو تیری تعلیم ہو غنائم کے مطابق جس کو "مصدق حلق" اور "قرآن صدق" کہا گیا و جعل لی من لدنک سلطاناً نصیراً (الاسراء: ۷۰) اور اپنے اہل سے رد و قوت کو یہ اہل ظاہر بنائے، انہیں کہا گیا، آپ کے سوا دوسرے ان کوئی طاقت نہیں ہے، میرے لئے آپ اپنی طرف سے طاقت پیدا کر دیجئے، اصل مسئلوں کی طاقت اس میں اصرار ہے، کسی کی سلطنت رہی ہے، اگر کسی کی سلطنت رہتی تو خلافت راشدہ رہتی، اور اس کے بعد کوئی شہنشاہ رہتی تو سلطنت عباسیہ جو پورے متمدن افریقہ اور ایشیا کے عظیم ترین ممالک پر حکومت کرتی تھی۔ یہ مفسوں کی سلطنت جو فتنی ہوئی سلطنت تھی، یہ جرجری فتنہ نہ خالی کسی نہ دے تو نہ چاہا، چاہے میں اس کی تہنیت نہیں کرتا لیکن یہ مسلمان سے لئے موت و زندگی کا سوال نہیں۔ یہ جس کی سلطنت ختم ہوئے تو یہ موت مرنی اور جب سلطنت سے تو یہ موت دیکھ ہوئی امت سلطنت سے الگ ہے، سلطنت موت سے بالاتر نہیں، سلطنت امت کے لئے ہے، امت سلطنت کے لئے نہیں، سیرت سلطنت بھی پیدا کرتی ہے اور سلطنت سے مٹی عظیم تیرے پیدا کرتی ہے، اور وہ سب جو اس کا پھند ہے، جس کے احکام میں وہ ساری دنیا بھی عین کر رہی ہے، وامت وکم کی سلطنت بھی عطا فرماتا ہے اور عطا بھی فرمائی ہے مٹی

تو تیرے لیے یہ دعا ہے کہ  
 وَقُلْ اِنَّ مَعِيَ مَدَدًا جَبَّارًا  
 عَدُوِّ

یہ دعا ہے کہ جو تیرے ساتھ ہے وہ ہے جبار  
 سہ ماہی

قُلْ اِنَّ مَعِيَ مَدَدًا جَبَّارًا  
 لَا اَسْأَلُكَ لَكَ رَحْمَةً وَرَحْمَةً

۱۲۵

۱۔ اے اللہ! میری دعا ہے کہ میری دعا قبول ہو  
 سہ ماہی

مطلب کی دعا ہے کہ تیرے ساتھ ہے  
 سہ ماہی

مطلب کی دعا ہے کہ تیرے ساتھ ہے  
 سہ ماہی

مطلب کی دعا ہے کہ تیرے ساتھ ہے  
 سہ ماہی

مطلب کی دعا ہے کہ تیرے ساتھ ہے  
 سہ ماہی

مطلب کی دعا ہے کہ تیرے ساتھ ہے  
 سہ ماہی

دل میں چٹکی لیں یہ الگ بات ہے بلکہ قرآن ہی دہریہ کی ہے۔ اور وہ خدا کا بیٹا نہیں ہے۔ اصل چیز سے سلام کی یہ تہنیت، یعنی قسم کی خواہش ہے۔ وہی معاہدات، سو قیام خاصوں و شریعت کے سامنے جھکا دینا اور اس سے تابع بنانا۔ یہ جمہوری عزت، یہ مہمانی، یہ شہرت، یہم چشموں میں عزت کوئی چیز نہیں ہے، اصل چیز ہے مہمانی اور مہمان کی کیا ہے؟ اس کو تلاش کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہماری کسی رعایت چاہتا ہے، اس وقت اسلئے فی مصالحت کا تقاضا کیا ہے "معاہدہ اور کوئی یہ ہے کہ ہمیں کیا ملے گا؟" ہماری جد و جہد، ہماری جد و جہد سے لے کر معاشی جد و جہد تک اس کے لئے سب کچھ ہو گا کیا؟ کہ ہمیں اس سے کیا ملے گا؟

آج تو مہمان ہیں، مہمان ہیں کون سا ملک ہے، بہلاؤ آپ کے ملک کے قیام موجود نہیں، لیکن تم کے لئے ہیں جس میں مسئلہ ہے دعوت پہنچانے کے لئے نہیں۔ یہاں نہیں ہے کہ انسانیت پر رحم کیا رہا، ملکاتیں، کیسے کہ امریکہ خود عرب ملکوں کی موجودہ خطرناک دیکھ کر وہ سب باتیں وہ کر پئے مگر اس سے نکلے ہو یہ، اخراج جسکی معنوی نہیں ہے بلکہ وہاں جو ملے تو یہ "ادخلی مدخل صدق" نہیں ہے، معاشی مصالحت کے مفاد کے اس کو نظر مدخلی مفاد کے ان کو وہاں رہا کیا، معاشی دلائل و خاندانی مفاد کے ان کو وہاں رہا کیا، جب اس کا تقاضا ہو گا کہ تم کے بچائے نیویارک چلے جائیں تو وہ چلے جائیں گے۔ آپ جب چاہیں انھیں لے کر۔ کہہ لیتے پھر جب اس کا تقاضا ہو گا کہ چلے آئیں تو وہاں چلے آئیں گے۔ اس لئے نہیں کہ ہاں حرم ہے، بلکہ اس لئے کہ معاشی مسئلہ کا تعاقب وہاں سے ہے یہ مدخل صدق جسکی پر عمل کر رہے ہیں اور نہ معنوی صدق پر عمل رہے ہیں۔ یہ بات کا حکم ہے اپنے ہی کو تعلیم دی جارہی ہے، اور "سپلٹنگ" کے ذریعہ آپ کے حلقے میں امت کو تعلیم دی جا رہی ہے، مگر دیکھیں یہ مدخل صدق و اخراج جسکی معنوی صدق نظر جتنا مہمانی سے خوش ہوتا، کسی سے ہمارا میں جتنا ہمارا خوش اور جتنا ہمارا جتنا اور خفا یہ سب خدا کے شہر مہمانی کے ذریعہ مہمانی کے لئے تقاضا کیا دیا کرتا ہے "قلوہ اس میرٹ کے بدلے صاف کا ہے، یہ یمن کے بدلے کا ہے کہ شریعت، ہماری امامت، یہی شریعت ہمارے فیصلہ کے ذریعہ حاکم ہوتی ہے جو ہمارے مسائل میں ایک حکم کی حیثیت رکھے، ہم سے شریعت کو ہمیں بتایا، ہم نے اپنا نوادہ شریعت کو اپنے معاہدات کو حکم بتایا، اس وقت اصل

انتخابات جو مسلمانوں کے لئے ضروری ہے وہ سے سیرت کا امتیاز کرنا کہ عمار کی جتنی عہدہ اور اس کے رسول کے عہد کے مطابق ہے، جائے اور اس سے جو کرائے، وہ ہم کریں، وہ جو چیز ہے وہ ہم چھوڑیں۔

”جنگلاتوں نے لیکن ہم سب مسلمان کہہ رہے ہیں ہمارا شکر ہے اللہ تعالیٰ کا بزرگوار اور اہم ہے، ایمان کی دولت، اللہ سے پاس ہے۔ میں ہرگز اس کا انکار نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس کی اہمیت کم کرتا ہوں لیکن اس کے بعد ہماری سیرت کیا ہے؟ جس میں فائدہ ہو، لکھا اس کو کیا پاسی جدوجہد کو لے لیجئے کہ ہمارے سامنے اس میں اور پارٹی منٹوں کی گھبریاں ہیں۔ اس کے بعد کی کمیٹیوں ہیں، اس کے بعد کے کمیٹی ہیں اور اس کے بعد کے فوائد ہیں۔ عزائم ہیں، سرخ روٹی ہیں اور دوسرے سیہ انور میں دیکھ سکتے۔ شادی بیاہ ہے، اس میں جو کچھ ہو رہا ہے ملکہ ہو کر گھبراہٹ کا مقصد یہ ہے کہ برادری میں تعریف ہو، نام روشن ہو، دھوم پکے کہ فلاں کی شہ کی اس طرح سے ہوئی ملاں کا اس میں ہمارے لئے سے ہو، یہ تو اولیٰ سے معلوم، صدقہ و منکر جہی مخرج صدقہ نہیں ہے۔ مسلمان کو پہلے یہ پوچھنا چاہئے کہ شریعت کا حکم کیا ہے، یہ اللہ سے ملے ہوئے ہے کہ نہیں؟ صحابہ کرامؓ نے تو یہی کیا کہ شراب پینے کی چیز ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم سب کو محفوظ رکھا ہے، کس نے کہا ہے۔“

چلتی نہیں ہے منہ سے یہ کار لگی ہوئی

اس کے میں پر پڑے نم: دور (HONOUR) کے نام میں اس بات کی بھرپور کوشش کی گئی کہ امریکہ سے شراب چھوٹ جائے، اچھے لیجئے اس کی تمام تر خصوصیات کہ اس کے لئے کیا کیا ذرائع استعمال کئے گئے، اس کے لئے ہانک کی بازی لگائی، چوبیس گھنٹہ کیا ترسیلات دیں اس کے منصوبات بیان کئے گئے۔ مخرج کی شہادت ہوئی ہے کہ جو بے گناہوں کے مزید نفع پر مبنی ہو، ضد ہو گئی کہ شراب نہیں چھوٹ سکتی۔ آخر میں مسعدہ رضی اللہ عنہا کو، اپنی پڑی اس میں نے پانچیں ہائی اس کے مقابلہ میں عید نہیں ہو رہی ہے کہ اللہ کا بندہ، اللہ کا بندہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْأَنصَابُ وَالْآزِلَامُ  
وَجَسْمَانِ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوا لَعَلَّكُمْ تَفْضَحُونَ (المائدہ ۹۰)



(زیرِ پرچم) یہاں، الو شراب اور جڑ بھرت اور پائے (یہ سب) ناپاک کام، محال شیطانی

سے میں، یہاں سے بچ کر رہنا تا کہ نہ تپاؤ

یہ کہنا تھا کہ دھڑے آؤ اور آئی "انھیں لکھتے" لوگوں کا یہ سن بے کہ ہونوں پر قش  
شراب کی اس سے آگے۔ بڑھنے پانی، ایک قدر بھی نہیں کیا مگر وقت اندھیل دی جو جاس  
چینہ تھا اس نے اس میں اندھیل دی، دیکھنے والوں کا یہ سن بے کہ نہ ہونی گھبراہٹ میں  
شراب کی طرح بہہ رہی تھی جیسے پانی بہتا ہے۔ اب اس کے بعد دیکھئے کہ شراب پینے کے  
کئے واقعات حضرت عمرؓ کے زمانے میں پیش آئے۔ اب کہتوں بھی دیکھا تھا اور دم داران  
اور شام کی دولت کے خزانے سننے گئے۔

اس حالت میں چیز کی کمی ہے اور جو چیز فیصلہ کن اور انقلاب انگیز ہے وہ ہے سہا  
بیرت کا اختیار کرنا اور اگر اب اجتماعی طور پر ہو تو کیا کہئے ہیں۔ اجتماعی طور پر الحمد للہ کوششیں  
سورہی ہیں۔ المذہبی طور پر کوشش کر کے دیکھئے اور آپ سب لوگ الحمد للہ یہاں پر موجود ہیں،  
ہم میں سے ہر ایک شخص یہ طے کرے کہ شریعت کو مقدم رکھا ہے، حکم الہی اور حکم شرعی پوچھنا ہے  
کوئی بھی کام ہو، سیاسی انتخاب و الیکشن سے لے کر شادی بیاہ تک، مفید مکان کی تعمیر، جائیداد  
کی تقسیم اور کھانے پینے تک یہ دیکھ کر شریعت کی اہمیت ہے کہ نہیں، اور شریعت کا منکر کیا  
ہے؟ اگر یہ بات پیدا ہو جائے تو تمام کوششیں حاصل، آپ کا یہاں آنا حاصل، اور میرا یہاں  
آنا اور کچھ کرنا حاصل ہوتا۔

عشرہ و گفتند و برخواستند

پیرسوں سے ہو رہے ہیں کہنے سے فرصت حتیٰ ہے اور نہ آپ کے سننے کی عادت  
جانی ہے اس کا کچھ حاصل ہونا چاہئے جو غمنازی نہیں ہے وہ اب اس ماز سے جو ظہیر کے  
وقت آنے والی چہرے نے سرجائے عہد کر کے کہ مارتیں چھوڑیں گے، اگر خدا غور سے آپ  
نہیں نا جائزہ کے عادی ہیں تو نہیں تو یہ کچھ کہہ سکتے ہیں کہ اب یہاں لگنا ہے۔ صدیقین  
طور پر اسے پیچھے ہیں۔ ہر جگہ کی بات کا دینا ہے۔ سنتے سنتے کان پک گئے، جان لیوں  
پر مگر اس کو چکا کم سے کم اپنے حضور کے وقت سے کن رہا ہوں، کوئی ٹکس کوئی جلد  
اس سے خالی نہیں، یہی مدد، قصاری دینا سیکھنے کوئی عزم نہیں، کوئی فیصلہ نہیں۔ ضرورت ہے کہ



نے امرت وصال ہے کہ راجہ کے پاس آپ کی انتظامیہ کے لیے کہہ رہے ہیں کہ وہاں کے  
کارکن جو تھیں ہیں ہر دن آپ کو چاہتا ہے کہ کام بڑھاتا رہتا ہے ہر وقت چاہتا رہتا  
ہے، انہوں نے یہ چاہتا ہے کہ ان کی نظر سے آپ سے معلوم ہو کہ آپ کی  
کے روبرو ہر چیز کیسے ہوتی ہے، آپ کی طبیعت سے آپ سے معلوم ہو کہ آپ کی  
سب سے بڑی بات آپ کی وہ ہے کہ آپ کی طبیعت سے آپ سے معلوم ہو کہ آپ کی  
آئی کہ آپ کی طبیعت سے آپ سے معلوم ہو کہ آپ کی طبیعت سے آپ سے  
قلیت میں ہو سکتے ہیں، وہاں کے طبیعت سے آپ سے معلوم ہو کہ آپ کی  
واحد پہلی بات سے آپ کی طبیعت سے آپ سے معلوم ہو کہ آپ کی طبیعت سے  
ہے، یہاں کے طبیعت سے آپ سے معلوم ہو کہ آپ کی طبیعت سے آپ سے  
ظاہر ہے کہ آپ کی طبیعت سے آپ سے معلوم ہو کہ آپ کی طبیعت سے آپ سے  
روستہ ہے، انہوں نے آپ سے معلوم ہو کہ آپ کی طبیعت سے آپ سے  
کر کے آپ کے طبیعت سے آپ سے معلوم ہو کہ آپ کی طبیعت سے آپ سے  
کر کے آپ کے طبیعت سے آپ سے معلوم ہو کہ آپ کی طبیعت سے آپ سے  
ہر دن آپ کے طبیعت سے آپ سے معلوم ہو کہ آپ کی طبیعت سے آپ سے

و الحمد لله رب العالمین

سوانح و فضائل اہل بیت

## وہابی اور اعتقادی ارتداد ایک اہم مسئلہ فوری توجہ کا حامل

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء  
والمرسلين ، وعلى آله واصحابه اجمعين .

تجاوہ ارتداد:

حضرات اسلام کی تاریخ میں اتنے بڑے متعدد واقعات پیش آئے ہیں سب سے بڑا  
اور سخت ساد ارتداد عرب قبائل کا اتنا تھا جو رسول اکرم ﷺ کی موت کے بعد پیش  
آیا یعنی وہ زبردست باطنی تحریک حسرت کو اور کفر صریح سے اپنے آپ کو ظہیر عزائم و ایماں سے  
مراعات کرتے ہوئے مکمل و باطنی ۔ اور سرا بڑا ارتدادی واقعہ نصرانیت اختیار کر لینے کی (باطنی  
۔ جو سپانیہ سے مسلمانوں کے اطراح کے بعد پہلی بار بعض ان دوسرے ملکوں میں بھی  
وفا ہوئی جو مسیحی مقلدوں کے رہ گئے تھے اور عیسائی پوپ اور مشنری دہاں اس مختصر  
سے مرگم گل تھے۔ ان معتبرہ واقعات کے علاوہ کائنات و کائنات بھی ہیں کہ حلقہ ہندوستان  
میں کسی حقیقت عقلی اور پست طبعیت فرد نے سلام کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کر لیا۔ لیکن  
اسے واقعات شام و اردن نے ہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر بد نصیب سپانیہ کے  
قتلہ صریح کو اردن و شام کی جتنی اس کو سستی کر کے کہا جاسکتا ہے کہ مسلمانوں کی تاریخ  
کی ماحولہ دستاویز نہیں ہوئی ہے۔ جیسا کہ مذکورہ مذہب کا التزام ہے۔  
یہ واقعات جب کبھی پیش آتے ہیں پر ہمیشہ دو اثرات مرتب ہوتے۔  
(۱) مسلمانوں کی طرف سے سخت ناراضگی اور تاپہ نہ ہونے



نہ سہارا جسوں ... دیکھو عام مسکرتی طور پر نکلتے ہیں اس سے انکار کرتا ہے یہ  
 کہہ کر کہ میرا حق، میرا حق ... رات محمدی (عسی صاحبہا المصنوعہ السلام  
 ۱۱۱۱) کرتا تھا، نہایت بیاد میں، یہ سب کی طرف متوجہ ... جاتا تھا ... ان دو  
 شخصوں کو، اور یہی، رات اور آفتاب سے ٹکرا جاتا تھا، یہ راتوں کے وقت میں جس ...  
 پرانی رہا، پرانی سو باق والے تھے، اور ان میں جو یہاں پہنچ جاتا تھا، ان میں سے کچھ پہنچ جاتے  
 رہا جاتا تھا کیسا میں، اور ان کے پاس میں جاتا تھا، یہ ہندو بہت تھے، یہاں تو مسلمانوں کے رہا  
 رہا، اس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ یہ راتوں کے سب پر روشن ہو جاتا تھا اور راتوں کے سب پر روشن ہو جاتا  
 تھا اس کی طرف ان کی طرف تھی، اور اس میں اس شخص سے قدم اٹھانے سے منع کیا کرتے تھے۔  
 حاصل عام طور پر کسی کا رتہ کوئی راز نہیں ہوا کرتا تھا۔

پورپ کالی ۲۰۰۰ قسفہ

یارپے مشرق میں دو مٹھے پانچائے جو رینکنا کی بنیادوں کے انکار پہنچے تھے جن کی  
جیو دانس، مانہ شیر کا فرما (مشرقی) قوت کے انکار پر تھی وہ باشعورتوں جو اس دنیا کو دم  
سے دھو کر رہتی اور جس کے دست تھریں کا خدات کی راہ نکال رہے۔

إلا به الخلق والامر

(۴) احمد داراں نے تخلیق ہی اور ہی کا تکرار چلے ہے وہ فلسفے جو عالم غیب، وحی، نبوت، شریعت اور یہود، روحانی و فطرتی تہذیبوں سے انکار پر مبنی تھے یہی مغرب کے لائے ہوئے قلم نے جس میں مشرکہ جیاد نے مشرقی صحرا میں لیا اور جس کا موضوع ہمیشہ سے صحت و اعتقاد، محض اس موضوعات میں دوا و دکنے کا نام نہ تھا۔ تاہم اس فلسفے پر سب سے بڑے تنقید کرنے والے علامہ محمد باقر نقویؒ کے یہاں اس کے خلاف جہاد والہ و فعال فرائض تو ہیں۔

یہ سب سے مشہور اسلامی معاشرے پر مبنی ہے۔ اس کے بارے میں ایک نکتہ یہ ہے کہ یہ سب سے پہلے ۱۹۷۰ء میں اسلام آباد کے صدر ہوا۔ اس کے بعد ۱۹۷۲ء میں یہ صحت شریعت کے نام سے تبدیل کیا گیا۔ اس کے بعد اس کے بارے میں ایک نکتہ یہ ہے کہ یہ













[illegible]

وَأَنْ هَدِمْنَا مَقْعَ الْأُمَمِ لَعْنَةُ اللَّهِ الْفَاسِقِينَ

اور یہ ہے کہ ہم نے جو یہودیوں کو یہودیوں کے طور پر تسلیم کیا ہے، وہی یہودیوں کے طور پر تسلیم کیا ہے۔

اسلام اس عصبیت سے کیوں برسرِ جنگ ہے؟

[illegible]



سے حالت پائے وقت، مسلماً، پراسان بھرا: بے ہوشی کرتا ہے کہ مسلمان سخت  
شکر یہ یاد کریں

”یاد کرو کہ مسلمان اللہ کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیتا ہے جس میں جس کی اللہ کی رضا  
سے تہجد کے دنوں میں سبب ہوئے تو اس کے شعلوں سے بھائی بھائی اور تم تھے نہ رہے۔  
پسہ آگے سب سے پہلے اس کے حق و نہایت حق، اس کے حق میں ۱۰۰۰  
ایک ہر کیا شدت۔

بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے دیکھتا ہے کہ اس کے راز کی تم کو ایمان کی ضرورت ہے۔

(خبر تہذیب)

ایک جگہ،

وہی ہے کہ ہے۔ ہے۔ ہے ہر حال آیتیں تاکہ نکال، سے ضرورت میری  
سے اجالے میں اللہ تعالیٰ پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہے۔ (اللہ تعالیٰ)

ممالک اسلام میں دور ’چلیت‘ کا عراز

لیکن بہت سے ممالک ملکوں اور مسلمان قوموں کا حال اس وقت ہے کہ وہ صرف  
مغربی طاقتوں اور ملکیوں کی طرف نظر سے موجودیت کے ماتحت اپنے قبل اسلام کے عہد ہر  
اس عہد کی تہذیب و رسوم و عادات کی یاد سے دیکھنے کے پس منظر میں اس عہد سے ان کی کافر  
چیز ہوتا جا رہا ہے۔ اس میں خواہ مخواہ اور ہی ہے کہ اس عہد کے شوخ زکاہ و کریں اور اس  
کے مشیر، دانشمندیوں اور علماء کی کوشش کی: مذہب و مذہب میں جگہ، ہی کو ایمان کا  
میں اور تھا اور وہی قسمت تھی جو امام سے اس سے تھیں لی۔ اللہ تعالیٰ یہ کسی کھلی ہنگامی  
کفر و ملامت اور غیور اور وہی کی پس منظر میں ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ غریب پرستی کی  
شہادت اس کے نکل ہی ہے اور ماضی فراموشی کی کوشش کی ہے۔ یہ وہ  
باقی ہے کہ ایک دستور مسلمان کے مطلق ان کا تصور بھی نہیں کہ ماضی ال پر تو یہاں نہ  
سے ہو جا۔ ماضی میں دولت کے خروم کر، جائے اللہ کی رحمت کے، خانے اس کا عتاب  
سے آجائے و کوئی تھیں یا رہیں قرآن نے آجائے کیا ہے۔



[illegible]

اولیٰ بن مسعود

[illegible]

مفتخر اس قرین حبیب

اُس کا کہنا تھا کہ وہ میری دماغی صلاحیت کی وجہ سے بڑی اپنی قدرت پر فخر کرتا ہے۔  
 یہ وہی اسی طرح کا ہی ہے! وہ طوطا یا مرغی کی طرح کہتا ہے کہ میں نے کچھ نہیں سیکھا  
 ہے۔ یہ تو ان کے فکر پر مبنی ہے۔ ان کے دماغ میں وہ کچھ نہیں سیکھا ہے کہ راستہ  
 دیا ہے۔ "علیم" نے طوطے میں خود کو سامنے دیکھا تھا۔ میرا اسی سہارا تھا۔ اور یہ  
 تجربہ ہوا تھا۔ یہ اسی طرح تھا کہ میں نے اپنے دماغ سے کچھ نہیں سیکھا تھا  
 اس وقت جب کہ میں نے یہ سیکھا کہ یہ فکری اضطراب ہے۔ میں نے اپنی انجمن کا  
 طاقہ بھر بیٹھا ہے۔ جس میں حق کا قلعہ ہے۔ جو جوں جوں میں میں نے سیکھا ہے اور اس میں  
 شک ہے۔ "حقیقہ" میں ملا ہے۔ جو حق میں جس طرح ہے۔











تہ پھر اس کے بعد وراثت واکمل، میں کا کردار اور جرحہ، تاکہ بے نیکی و نیک کردار کی اس  
بعد وراثت میں عمارت کا سبب بن جائے جو اپنے سے ہم پر اس طے ہے اور سبب اور  
حکومت و مصلحت کے سے ملک کے ہے یہاں پر وہ اس کے اس سے کھینچ کر لے کر اس  
طے، میں سے وہ رہا اور ایک شخص، مٹائی کیفیت پیدا کریں، اس میں اس کی عظمت ہے کہ  
اگر وہ نیا کا کردار میں سے وہی مٹا کر اس کا سبب کی دقت ہو اور اس میں سے وہی مٹا کر  
و مصلحت میں اس کا قصد ہوگی ہے تو اس میں سے وہی مٹا کر اس کا سبب کی دقت ہو اور اس  
بہرہ نیک اور خوش پیش، مشرت ہے تو یہ نہیں ہے کہ وہ اس دنیا میں کسی دیکھ کر ایک سے کی  
جانت ہے۔

عالم سلاوی کے اردن وہی جہاد کر رہا ہے، جو خواہشات سے بلند اور اعلیٰ ہے فرضی کا  
بیکر، ہر کتابت سے امن، جس سے ہم بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اسے دنیا کی طلب ہے یا  
اس کا مصلح نضر ہے، اپنی پارٹی کے لئے یا اپنے مٹا کر ان کے لئے حکومت و اقتدار کا حصول  
ہے، وہ کر رہا ہے جس طے سے میں سے وہی مٹا کر اس کا سبب کی دقت ہو اور اس  
کے اردن پر اس سلاوی ادب کے اردن بھی رہا ہے، اس کا سبب کی دقت ہو اور اس  
ذریعہ، وہی مٹا کر اس کا سبب کی دقت ہو اور اس کا سبب کی دقت ہو اور اس  
کھوں دے جو مٹا کر اس کا سبب کی دقت ہو اور اس کا سبب کی دقت ہو اور اس  
نظری اور اسلام اور اس کے مٹا کر اس کا سبب کی دقت ہو اور اس کا سبب کی دقت ہو اور اس

## اس طرز پر کام کرنے والوں کی کامیابی

بیکر وہ کر رہا ہے۔ جس سے ہم دور میں سلام کی خدمت میں بنی ہے۔ اور مصلحت کا  
ورڈ بیکر دینے اور تحت خلافت پر عمر بنی عبد الحزیر کو باغی خانے کا بیروانی کر رہا ہے۔  
جس کی قیادت کی رہا، اس بیوہ کے کی جہد ہر مٹا کر اس کا سبب کی دقت ہو اور اس  
انتخاب بھی اسی کر رہا ہے، جس سے ہم جیسے طاقتور، اور شاہی اسلام سے انہوں کر کے  
اور انہیں اسلام دشمنی پر کر رہا ہے، گویا، یہی کر لیا تھا کہ اس اس کی یہی عظیم کو جو چار صدیوں  
وہی حکومت کے ساتھ میں کر رہا تھا، ہر پرانی جہد کے ساتھ میں وہی ہے۔

[illegible]

## تکذیب مسورت حال

[illegible][illegible]

میں ہو چکا ہے اور ضروریاتِ عالم اور دنیا بھی مری اور اللہ کا ارادہ تھا۔ درجہ میں حائل ہو گیا تو یہ میں بھی سب بچے کو ملے گا۔

### کام کی فوری ضرورت۔

اس مریض کی اڑتگی میں ایک دن کی بھی تاخیر کا موقع نہیں ہے۔ دنیا کے سلام کو ارد گرد کی ہر ذرہ دوست ہو گا۔ اس کے لیے اس کے عزیز ترین طبقوں اور بہترین مصروفیت میں پھیل چکا ہے۔ یہ اس عقیدے، اس اخلاق اور اس قدر کے خلاف ہوا ہے۔ جو دنیا کے اسلام کی سب سے بڑی بات ہے۔ گریہ دوست خدایہ ہو گئی۔ جو سولی طلاق کا ترک ہے جسے مسلمان پر سلیس متفق کرتے ہوئے لائے ہیں اور مسلمان راہ میں اسلام کے جہازوں کے مصائب کے ستنے ہی پر ڈالنے کے لیے تو مجھ لیجئے کہ یہ کھانا کھائی گئی۔ کیا ہم اس حقیقت در وقت کی نزاکت کو سمجھنے کی کوشش کریں گے؟

وما علیہ الا البلاغ المبین





آپ کو معلوم ہے کہ انہوں نے ایک برصغیر کا اور اس وقت اور ایک معروف شہر سے جہاں ہر وقت منسٹر تھے وہے حالات سے دوچار ہونا چاہئے۔ ایسے مقام پر آپ کس طرح لوگوں کے توجہ کو اپنی طرف مبذول کرا سکتے ہیں اور آپ کس طرح وہ عمل سے ان کے دل جیت سکتے ہیں انہیں سناوہ کوئی نقطہ نہیں کہ آپ اسلام کی مقدس تعلیمات پر پوری طرح عمل کر کے ان لاکھوں، کروڑوں انسانوں کے گمراہی میں تفریق پیدا کر کے ان کے دلوں پر قبضہ کریں۔ بلکہ عمل دوسرے ہے آپ ان کو اسلام سے متاثر نہیں کر سکتے، اسلام کے نور اور وہ حالی احوال سے اپنے آپ کو پرہیز کر کے ان کے غم کے لئے ان پر پیش کریں۔ اسی وقت وہ اسلام کو اس کی جگہ روشنی میں رکھ سکیں گے اور اسلام کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہوں گے اور ہر صورت سے اسلام کا معاملہ کریں گے۔

ہم یہ کس طرح کر سکتے ہیں؟ ہم یہ کام اسی وقت انجام دے سکتے ہیں جب ہم کھربوں کو اپنے کامیاب کرنے والے ہوں۔ یہ وہ ملک ہے جہاں مختلف اقسام کے لوگ بستے ہیں جن کا معاشرہ جدا، زمین جدا، دیار جدا، مذہب جدا، یہ ایک ایسی داریکٹ ہے جہاں مختلف قوموں اور سیاسی مقاصد کے لوگ ہیں۔ جیسے مخالفت والے، مخالف اور احباب ہیں آپ اپنے آپ کو ایک خاص انسان کی طرح کیسے پیش کر سکتے ہو؟ آپ میں ایسی کیا خصوصیت ہونی چاہئے جس سے ان کی توجہ آپ کی طرف مبذول ہو۔ اس کا آسان جواب یہ ہے کہ ہر مسلمان ایک خاص (اسلام کی مقدس تعلیمات پر پوری طرح عمل کر کے) انسان بن کر اپنے آپ کو پیش کرے کہ وہ اپنے اندر ایک تفریق پیدا نہیں کرے۔

عام زیر بنی اپنے وقت کے مشہور محدث تھے۔ فرماتے ہیں کہ سنی حدیث کے دو سال میں جتنے لوگ شریعت یا اسلام ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ کی موت کے بعد ۸ سال میں بھی اسے قوت مسلمان نہیں رہے تھے (یعنی بہت زیادہ تعداد میں قوت مسلمان نہ رہے) وقت مسلمان ہوئے تھے۔

جب آپ ﷺ نے ساتویں ہجری میں عمرو کا علاقہ فرما تو مشرکین نے اس سے راجہ کر کہا کہ اس مسئلہ آپ ﷺ میں ہمارے تین سو سال دشمنی۔ شرائط میں آپ شریعت نہیں کر سکتے ہیں کے درمیان کوئی بھگت نہیں دے سکتا۔ یہ معاملہ ہو جی ہر حق کے کھراڑے تو حضور ﷺ نے فرمایا

کہ شریف شخص سے یہ بات نہ ہی دینی تھی کہ سید بن محمد کو آپ نے دیکھا ہے یا نہیں۔  
حاجہ مال ہوگا۔ سید نے کہا کہ معاذ پور لا، یہ آپ نے کاتب بولیا رکھی کہ لکھو  
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سید نے کہا کہ میں میں حاضر ہوں۔ یہاں میں آپ نے  
میں کہ اللہ کے نام سے پڑھو۔ آپ نے پڑھنے کا۔ انفراد کتب لگو۔ یہ معاذ دعو (عقبت)  
میں نے نہیں سنے ہیں یہ ہے۔ سید نے لکھا۔ حضرت امیر آپ کہ اللہ کا شہرہ دے لیتے تو سید نے  
طالب سے نہ دے گئے۔ آپ سے جنگ کرتے۔ آپ نے لکھا۔ فرمایا کہ اللہ شریف اللہ کا  
رسول ہیں۔ یہ ہے تم یقین نہ کرو۔ میں نے کہا کہ سید بن محمد اللہ بھلا جائے (امیر مرنے مرہاتے  
میں کہ حضور کرم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام شریعتوں سے فراموشی نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ کو مانگو جس سے اس کے  
واجبہ میں نے عمر سے دیکھا کہ اس سال آپ (امیر) میں جوت ہوں یا یہ۔ یہ وہ کہ یہ ہی قوم یہ  
کہنے کہ تم نے وہ سب کچھ کیا۔ آپ نے اندہ سال عمر سے لے کر یہ جوت ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ بڑی سچی بات ہے کہ میں نے اللہ سے قسم کھائی ہے کہ میں نے اپنے لیے کوئی شے نہیں چاہی ہے۔" آپ ﷺ نے ہمیں یہ بات یاد دلانی چاہی ہے کہ ہمیں اللہ سے کچھ مانگنا ہے اور اللہ سے کچھ مانگنا ہے۔

ہاں! اسکا کہہ رہا ہوں کہ میں نے خود کو دیکھا ہے۔ وہ اپنے رشتہ داروں کے یہاں  
 غم سے قریب ہو رہا ہے جو یہ والوں کے یہاں آئے۔ انہوں نے ایک بہت بڑا دستہ  
 ان کی تعلیم دینی تھی، اعلیٰ۔ تاہم وہ دیکھا کہ ان کی عمر (مگر وہ سب اسب تھے) اور عمر  
 میرے وہ سب دیکھا کہ ان کی بہتال کے وہ تھے۔ (وہ سب یہاں کے تھے) ان کی زبان  
 میں ایک ہی چیز سن رہا تھا: وہ سب یہی کہتے تھے، "میرے حق میں کیا چیز چلتے ہو؟"  
 میرا جواب تھا: "یہاں تیرے گھر کا گھر ہے، یہاں ہی رہنا ہے۔"

خداوند کی سے عرواں کو موت ماری جو جس جلا جیسی رستوں سے ایک بار جا ہے  
 کہ یہ تعاقب کا ہے یہ ایک عظیم سید ہے وہ ایک ساری شنگی بریہ و دوسری میں کی  
 سون روح ان کی میں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ ان میں جو یہ انہ رستوں سے یہ یہ وہ  
 کہ یہ میں انہ کہ یہ وہ اسے مسلمانوں میں ان کی جسوں نے جگہ اسوں کی سے  
 کیا کہ وہ وہی نہیں کہ مسلمان ان میں کہ مسلمان جو یہ ہیں کہ وہ وہ یہ کہ

روایت سے کہیں نکالتے، وہ جلد عرصہ تکس ہو جاتے وہ مہمانوں کی خدمت کرتے اور اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کے علاوہ دوسروں کی خدمت میں درگزر کرتے۔

میرے بھائی! آپ سے "عقرب" اور "طلحہ" بھائی کا واقعہ سناؤ گا کہ وہ اپنے قسب و اور اہل و عیال کو جو کھوکھلا کر کھڑے ہو کر مسلمانوں کو حقیقت کھڑے کر کے یہاں سے بچھا کر کھانا کھلا دیں۔ بھائی! یہاں پر تارک ترو ہے، تھے جیسے کہ وہ خود کھارہے، جس حال میں وہ کھائیں وہ بچے تھے۔ جب تک کہ لوگوں نے یہ نہ پہنچا (مسلمانوں میں) تبدیلی دیکھی اور سوچا کہ ان کے اور دین کے لوگوں میں کتنا فرق ہے تو اس بات کو تسلیم کئے بغیر نہ رہے کہ یہ سب کچھ تبدیلیاں اور انقلاب اس ملامت کی وجہ سے ہے اور اس انقلاب کی وجہ سے ان کی تعلیمات کا نتیجہ ہے کہ وہ لوگ ہم میں سے ہیں اور ہماری زبان اور رسم و رواج کے والے ہیں۔ یہ انقلاب ایسا انقلاب تھا کہ وہ دوسرے تمام گروہوں کو اپنے لئے اور اپنے لئے بہتر ہوئے۔ وقت بہت تھوڑا ہے اور ایسا موقع ہمیشہ عیب نہیں ہوتا اس لئے عرض کرتا ہوں کہ اپنے اسلاف کے برہمنوں کی زندگی سے سبق حاصل کرو اور ان کی زندگی اپنانے کی کوشش کرو۔

حضرت عامر بن لمحیرہ کی شہادت کے واقعہ یاد کرو کہ سیرمہ میں ہمارا ابن اسلمی نے جب ابن کو نیزہ مارا تو: "خوفی وقت میں فرمایا: "اے نبی کے وہب میں کامیاب ہو گیا" یہ الفاظ بہادرانہ سن کر بہت کھنگنے اور کہنے لگا کہ کون سی کامیابی کا اعلان کیا گیا؟ دوسرے کی کامیابی؟ خواہ صورت عورت؟ گل؟ قوت و طاقت؟ حکومت؟ کس بات کی کامیابی کا اعلان تھا؟ یہ بات بھی عربوں کی مشہور سے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے، جب وہ مر رہے ہوں یہ شخص مرنے کے قریب سے، یہی کہہ گا: "خدا، وہ ہے اللہ کے پیارے بندے کے ہونے والے ہیں۔" پھر بھی کہہ رہا ہے کہ میں کامیاب ہو گیا!

ہمارے اسلمی مسلمانوں کے پاس گیا اور وہ بات کیا کہ وہ کون سی کامیابی ہے جس کا ذکر حضرت عامر شہادت سے پہلے کہہ رہا تھا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ کامیابی جنت ہے جس سے وہ اللہ کے پاس گیا ہے اور جس یقین پر وہ مسلمان بنے ہیں۔ یہ وہی جنت ہے جس سے وہ مسلمان بنے ہیں۔ یہ جنت ہی حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ملے۔ یہی دور ہے، یہ مسلمان کامیابی سمجھتے تھے اور دوسرے اسے ناکام سمجھتے۔ یہی اور فرق ہے جس سے حضرت جبرائیل علیہ السلام میں



نہ تپ۔ ملائی شرعی اعمال کے ذریعہ اپنے ممتاز ہونے کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اور آ۔  
 ے یہ علم عقل کی جتنی میں، ثابت نہیں کیا کہ اسلام کے مسلح ہیں، ایک کھلور جو نا  
 ہے وہاں تو ہم کی طرح ایمان، معین۔ بربریت کی طرف اور آپ (سولی) نبی (اصحق  
 سے اور یہ قوم ہمسایہ کی طرف جو سرے سے جھوٹی روایت کو دنیا کی فانی زندگی پر چبھتی ہے  
 کا مظاہرہ نہیں کیا تو آپ اپنے ہر حال میں اس کی تہمت سے بچنے کے فائق رہے ہوئے اور  
 نام نہاد اور ان کی حرکت جوہر آئے۔ اور ان کی یہیں ملنے کی تائید اے یہ آہیں۔

وما علیہ الا البلاغ انہیں









میں بلکہ ان کے مزاج و طبیعت کے خلاف ہر موقع پر جس کا ظہور ہوتا رہا ہے۔ اور یہودیہ ہے اور یہودیہ کے خلاف ہر طرف تو "نہ مجید" کے لطیف اشارہ لگے گئے ہیں۔

لیکن مذکورہ طور سے بھی زیادہ بھیاں تک مطلوب یہ ہے کہ اس وقت یوں دماغ اور فکری وسائل سادہ باز کر کے اسلام کے خلاف افکار کو گھڑے ہوئے ہیں۔ مادی و یکساں رد و قبول نہ ہونے کی وجہ سے بددست اور خطرناک ہو رہا ہے اس لیے کہ مسیحیوں کا یہ عقیدہ ہے۔ حضرت مسیح اللہ کے فرود ہیں۔ لیکن یہودی ان کو تن کی اللہ کی طرف ایسی غلط باتیں منسوب کرتے ہیں جن سے روایت کفر سے جو جاتے ہیں اور فطرت مسلمہ انکار کرنے لگتی ہے تاہم تمام دشمنی اور اس کے ہر پیغام سے عداوت نے ان کو متحد کر دیا ہے جس کی وجہ سے بعض مسیحی مذاہب بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بکرا اُٹا پنے لگے ہیں ان میں بائبل پرستی، امریکہ ہے اور اس کی پہچان تھی کسی نہ۔ جدوجہد نہیں ہے بلکہ اس کا اصل محرک یہ ہے کہ چونکہ اسرائیل امریکا کی دست و مصافحت اسرائیلی کے ذرائع ابلاغ اور اس کے حکومتی شعبوں میں اس طرح دشمنی اور چھاوا ہمارے کہ امریکا اس کے سامنے اپنے کو بے بس دیکھ رہا ہو کر رہا ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ

اور نئے کھاس کا علاج نکلتا ہے تو ہے جان دکا۔

چنانچہ دشمنانِ اسلام کی طرف سے اس وقت مسلمانوں کے خلاف جو مہم چلائی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو خلافتی اور خلافتی معنوی اور عقائدی اعتبار سے کمزور کر دیا جائے تاکہ ان کی قوم کی قوموں کے ساتھ کو ہمدردی نہ ہو جائے تاکہ ان کی زندگی کا پورا وقت ایک ہو کر رہ جائے، نیز کہ ان کو سب سے زیادہ خطرہ اسلام اور مسلمانوں سے ہے اس لئے کہ مسلمان اکی اور قوم ہے جس کے پاس ایک حجاز، عراقی، سرحدی، زرخیز اور ابنِ ہرمنگی نے خشک ہرے والا سرچشمہ حیات ہے۔

اگر ایک طرف مسلمان اسحاق کی یہ کوشش خود ہارش ہے کہ مسلمانوں کے امیر ہی ہوتی  
حوت کا خاتمہ کر یا جائے تو دوسری طرف ان کے ایک دنگھائے کھیل کا باز اور بھی کر رہے کہ  
امت اسلام پر اور اس کے امیر ہی پیغام کے، سیاسی شخص کو مٹا جائے تاکہ اسلام سے ان کا  
رشتہ نیست منقطع ہو جائے اور وہ ان کے قصان سے محروم ہو جائیں جس خروئی کے نتیجے میں ہمارے  
سردار ہلیت حسرت کی سلام سے شروع کے ساتھ جو اہمیت کی ہے کا تقریر اعلیٰ میں جائیں ہمارے

ان میں سے ایک ایک باوجود ان کے ہونے ہو کر رہا ہے

اسلام کے تحریکوں کا مقصد یہ ہے کہ ملام کے خلاف پراپیگنڈہ کرے اس کو ہر نام کیا جائے چنانچہ مسلمانوں پر وہی اثر امعا کر کے دیا گیا کہ یہ لڑائی مل کے قابل نہیں ہے اور اس میں کفر و کفر کا یہ جو کچھ ہے اس کو اس کا اصل محرک یہ سمجھ کر دیا گیا کہ جو کچھ اس کو جس طرح لکھا گیا ہے وہ اس پر ہے۔ خوف ماری ہے کہ اگر مسلمانوں کی تعداد بڑھتی ہو سب سے زیادہ خطرہ پیدا ہو گا اور یہاں تک کہ اس کے لئے یہ کیونکہ اس کے حق میں اس کی دہائی اور اس کی قوت سرور پانچ سے گئی ہو اس کا جو کہ دیواروں کو کاٹتا ہو جائے گا۔ چنانچہ بعض ملک نے جی میل وہ کے ہاتھ وسطی قہر متوں اور مسلم قہر متوں سے اس کی تہل کی ہے کہ اس میں اس میں اب تک کو روکیں اور سب کی قوت کا پر اس کی ہر ہر گاہ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی دوسری شیں ہیں اس کی تاسے ہر دوری دیا کے اندر اس کے چلے اور رت کے بندھنے میں مسلمانوں کے خلاف ہے ہر ہے یہ۔

اس لئے لی حکومت مسلمانوں پر عام طور سے اور اسانی مخلوق اور قیادتوں پر خاص طور سے یہ دوسری مادی ہوتی ہے کہ وہ بے تاب اور حسد کی سرگرمیوں اور سازشوں سے ہر شہر ہیں۔ اور اپنے اس دور میں کو بڑھ اور بھی تاکہ پوری شکست عملی اور تدبیر کے ساتھ اس کے اسلام کے ناپاک ہوں اور اس کے غرض کے قلعوں کو دیت کے خلاف میں تبدیل کیا جائے۔

”وَلِلّٰهِ لَا مَرَمٍ لِّبَلِّ وَ مَرَمٍ“

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## شریعت اسلامی مسلمان کے لئے دستور حیات ہے

دلیل کا مضمون حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسینیؒ کی حاشیہ برآی رحمد اللہ فاضل نقدر خطبہ  
صد اہست ہے۔ جو اجلاس آل اہل اند و مسلم پر عمل لا پورہ راجستھان ۱۱-۱۲ اکتوبر ۱۹۹۳  
ہجے پورہ راجستھان میں پڑھا گیا

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الانبياء  
والمومنين، وعلى آله واصحابه اجمعين

حضرات علماء کرام! مسلمان ہند میں آپ سب حضرات کا غیر مقدم کرتے ہوئے جو  
ہندوستان میں امت مسلمہ اور شریعت اسلامی کے مختلف میدانوں میں اور مختلف سطح اور مذاہب  
اور جات کے ساتھ نمائندگی کرتے ہیں اور توفیق الہی کے مطابق دین اور علم کی اشاعت اور  
شریعت کی حمایت اور دفاع میں مشغول ہیں، اپنے اہل حسانی، عزائم اور تارک کو چھپا نہیں  
سکتا کہ مسلم پر عمل لا پورہ کا یہ اجلاس باہم ہی وقت کے ساتھ ایک مناسب سوزاں ہو رہی  
وہی اور شریعت کے حامل مقام (ہجے پورہ) میں ہو رہا ہے۔ اس لئے کہ تاریخی شریعت کے  
قاصد پر وہ شیعہ (لوگ) واقع ہے جس نے شرف حاصل نہ کہ تیرہ، بی صدی ہجری کے وسط  
میں وہاں شہادت کا بیان نہ۔ یہاں سے شریعت اور وہاں سے سب کا وہ قائل متعلق ہوا جس  
کے سے اللہ تعالیٰ نے مہارت فی سبیل اللہ کی جو ہے شہادت باقی اور حجت واثبات  
شریعت کی سعادت مقدمہ زمانہ تھی۔

میری مراد غیر ہجری ہجری کے بعد، اور کمال اعظم حضرت سید احمد عہدہ دے رہی

میں متعلقہ تھی اور اس کا حال کا وہ محسوس ہے جو اس کے ہم دیکھنے والوں کا جوہر تھا۔ جو دنیا سے متواضع و جہاں کے دو عالمی ماحول کوئی ایسا ایمان اور یا حقیقت افریقہ میں نے سے اللہ جانے تھا۔ اس کے پاس کے پاس نے شہادت بخانی دوسرا اور شریعت دینی رہائی کا عملی سونہ دکھایا۔ اور اس کو بت کرتا ہے کہ سعادت اور امان کا کل جہاں کی تھی اور جہاں کی تھی کی تفسیر ہے

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

میں نے اس میں سے ایک ایسا شخص میں کہ جو اقرار انہوں نے خدا سے کیا تھا اس کو ایک کو دیا تھا تو اس میں سے ایک ایسا شخص میں جس میں جو تپانہ سے فارغ ہو گئے، انہیں ایسے ہیں جو ان کا حال ہے جیسا ہے۔ اور انہوں نے (اپنے قوانین) کو انہوں نے بھی نہیں دیا۔

یہ تھانہ دیکھ کے تو ان لوگوں کو صاحبِ مروت و ایمان سے ملنے والی مشق و عملی ریاست کو اپنی رہنمائی اور رہنمائی (موتی ۳۸۹ھ ۱۸۶۶ء) کو سید صاحب کے سر پر غلام اور محبت پر تھانہ میں تھے کہ ان کی تپانہ بلکہ امر اور خوشامیہ پر تو ان کے تھانے ہوئے جس کا بنیاد ریاست کے کچھ ہی عرصہ پہلے قیام ہوا تھا اور انہوں نے شہر کے جس حصہ میں قیام اختیار کیا اس کا نام بھی ان کی رعایت سے "کافلا" پڑ گیا اور ان کی بھی اسی نام سے مشہور ہے۔

ان جگہ اس میں اور فلسفہ میں جہاں وہ چاہیں کی چیزوں نے تو ان میں قیام اختیار کیا یہ نہایت تھی کہ وہ عقائد و طرزِ دانش و جہاں ان کی تپانہ عادات و اخلاق و معاشات، شادی و نکاح کی تقریبات اور نہ صرف رہائی میں تھی شریعت اور عاملانہ تھے۔ اور ان رسومات و عادات سے جو یہ مسئلوں کے ساتھ، دوسرے میں شریعت سے ناواقفیت یا قہر و رسوم کی پابندی کی وجہ سے یہ وہ زمانہ کے عام مسئلوں میں رہتے پکڑ چکی تھیں، اور انہوں نے اکثر مخالفت پر شریعت کی جگہ لے لی تھی۔ صرف یہ تھانہ پکڑ لیا اور ان کی رہائی اپنے پورے عزم و ہمت کے ساتھ عہدِ ملک کی پانزدہ کوئی تھی اور یہ تھانہ حضرات شہیدین (حضرت) کے ساتھ شہید اور شاہ (احمد شہید) ان محسوسات کا

پھر اس راستہ کو یہ شرف بھی حاصل تھا کہ وہاں دھڑوں سے رہا تھوں نے خود منہ سے کہے جس اور تک یہ ان میں شریعت کے مطابق معصوم لڑکی تھیں جیسے ان میں شریعت کا

وہ وقت جس کے حوالہ سے تاریخ اور اس کی تفسیر و تفسیر کا کام کرے والے جہاد کا تصور ہے۔  
تھیں تھے

اس قرب میں اور قابل فخر جہاد کا تصور کرتے اور اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علامہ  
اقبال کا یہ شعر بہت مناسب اور بیک وقت مصلحت مند ہے۔

آج بھی سوئی ہوئی لہر لہوئی ہوئی لہر لہو

کہا خبر اس مقام سے گزرے میں کتنے گزرے

اس قرب میں اور اس میں منظر کے علاوہ کچھ بھی اس اجلاس کے بدلے اور ہر موقع ہونے  
کی ایک دلیل اور مثال ہے کہ یہ اجلاس پہلی دفعہ اس سر، زمین پر ہوا ہے جس کو اسلام کے  
اس مقبول و مستحکم اور عہدہ آفریں و تاریخ ساز دینی اور عربی و اسلامی کے مرقہ بننے کا شرف حاصل  
ہے۔ جس کو ہندوستان کے پرانی اور حالیہ تاریخ کا لقب دیا جاسکتا ہے۔ اور جس نے ہندوستان  
کی زمین ملائے اور ملک کو اسلام کی تحویل میں لینے کے بہتے اس کا دل جیت لیا اور اس کے  
عقیدے، مضامین اور افکار پر سب سے زیادہ گہرا اثر ڈالا۔ اور اسلامی فتوحات کو حقیقی طور پر مستحکم  
کیمیں اور ان کی بنیاد پر میری مراد حضرت خلیفۃ المسیح کے ایک شعر اور جہاد کا واقعہ ہے۔  
جس کا مرقہ ہمارے اس دین کا مذہبی سر زمین کے ایک شعر اور جہاد کا واقعہ ہے۔

اس میں اس کی حد پر شہنشاہ افغانی کے

مہرہ اور اس کے کھرنی چھپاتی ہے

اسلام اور دیگر مذاہب میں نظماہمائے زندگی کا فرق

ماضی میں کہ اسلام اور دیگر مذاہب میں اصل موضوع پر نہ ہوئے پہلے یہ  
عرض میں کہ اسلام اور دیگر مذاہب میں اصل موضوع پر نہ ہوئے پہلے یہ  
فرق ہے کہ اسلام میں (روحانی) مہرہ اور عوامی (Personal) اور خاندان اور  
اس کی دینی دینی دینی کے باہمی حقوق و فرائض و مذہب، سنی اور شریعت حد و حدود کا ایک  
شعبہ اور دین کا ایک حصہ ہے۔ جس نے لئے سنی دینیات و شریعت و دین اور حد و حدود کا ایک









ہمیکہ جیتے ہیں کہ ان کے دل میں جھگڑا ہے اور پھر ان کی کوئی نہ کہیں کرے

میں (N.J. GOULSON) لکھتے ہیں

”شاید عورتوں کی حیثیت کے بارے میں جس طرح شادی شدہ عورتوں نے سوچا ہے  
 وہ آئی دو میں قسیت کا مقام رکھتے ہیں۔ حجاج اور طلاق کے قوانین شریعت اور میں میں  
 مبنی۔ اہل عورتوں کی حیثیت میں بہت ہی فرق ہے اور وہ عورتوں کے قوانین میں انتساب تک  
 تہذیب کے منظر میں ہے۔ عورتوں کی حیثیت طلاق کی صورت میں پہلے حاصل نہیں تھی  
 طلاق کے قوانین میں قرآن سے سب سے پہلی تہذیبی جوئی ہے وہ عدالت کو اس میں شامل کر  
 دیتا ہے۔“

نہایت عورتوں کے ساتھ اپنے ذکاوت نہ ہمارا لگتا ہے

”پھر بعد میں سے پہلی عورت کا وجہ اس سے زیادہ بلند ہے جو اسے قدیم عرب میں  
 حاصل تھی۔ جس طرح عورت متوفی شہر کے ترکہ کا مالک نہیں رہتی بلکہ ترکہ کے پاس کا  
 مال ہو جاتا ہے اور آپ اور اہل عورتوں کے ترکہ اور مال و ثروت پر مجبور نہیں کیا جاسکتا تھا۔ طلاق کی حالت  
 میں عورت پر یہ وجہ تھا کہ اسے اس کا سب سے زیادہ سے زیادہ مال دے دے جو اسے شادی کے وقت ملی تھیں۔  
 اس کے مال کا اعلیٰ حصہ ان کے خواتین اور عورتوں کے مال سے الگ کر لیا گیا اور ان کے مال کی  
 حیثیت سے بھی کام کیا۔ بدلتے ہوئے عورتوں کے مال کے مالک کی حیثیت سے وہ اپنے خاندان کی  
 خوشی اور فہم میں شریک بنے نہیں۔ اس کی عزت کی جانتے تھے۔“

عالمی قوانین کی بین الاقوامی کانفرنس (International Conference on

Comparative Law) منعقدہ ۱۹۳۵ء کی شہادتوں کی شاخ (Branch

of Oriental Studies) نے جس میں مشرق و مشرق کے فسطح کا قانون شریعت کے درجہ

یوشن اور دیگر چیزیں ۱۹۳۵ء میں لکھا ہے ”اسلامی قوانین پر ہندو اور مسلمانوں کے

معتقدوں کی ساخت پر مبنی اور ان کے اسلامی قوانین کے اصولوں کی ایک میں کوئی

کس سے قانون کی اس تنظیم شریعت میں دو تہہ اصولوں اور طریقہ کار میں جو اسے عدلیہ

زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کا بل بناتے ہیں۔“

عسکریات کے ساتھ ہے کہ ملک سے عام یا شہر میں عورتوں پر ہمارا لگتا ہے

۱۔ یہ کہ وہ ایک خاص قسم کے انسان ہیں جو کہ  
 ۲۔ یہ کہ وہ ایک خاص قسم کے انسان ہیں جو کہ  
 ۳۔ یہ کہ وہ ایک خاص قسم کے انسان ہیں جو کہ  
 ۴۔ یہ کہ وہ ایک خاص قسم کے انسان ہیں جو کہ  
 ۵۔ یہ کہ وہ ایک خاص قسم کے انسان ہیں جو کہ  
 ۶۔ یہ کہ وہ ایک خاص قسم کے انسان ہیں جو کہ  
 ۷۔ یہ کہ وہ ایک خاص قسم کے انسان ہیں جو کہ  
 ۸۔ یہ کہ وہ ایک خاص قسم کے انسان ہیں جو کہ  
 ۹۔ یہ کہ وہ ایک خاص قسم کے انسان ہیں جو کہ  
 ۱۰۔ یہ کہ وہ ایک خاص قسم کے انسان ہیں جو کہ

۴۔ شاہی۔ جو دار و دربار سے مل سکیں

چند روز بعد از آنکه در کلاس درس حاضر شدم،



۱۔ نیکوئی میں تیس سال تک رہا۔ اس میں اس نے جو کچھ دیکھا، سنا، اور کیا کیا وہ سب لکھ لکھ کر اپنے یادداشتوں میں جمع کیا۔ یہ کتابیں اس کے ہاتھوں سے انگریزوں کے پاس آئیں۔ انگریزوں نے ان کتابوں کو دیکھا اور ان سے بہت متاثر ہوئے۔ ان کتابوں نے انگریزوں کو یہ بات بتائی کہ مسلمانوں کی زندگی میں جو کچھ ہے، وہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔ ان کتابوں نے انگریزوں کو یہ بات بتائی کہ مسلمانوں کی زندگی میں جو کچھ ہے، وہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔

[illegible][illegible]

طریقہ استقامت کے بارے میں جو باتیں ہم نے انجمنوں اور تقابلی طریقے کے ساتھ





موتوں میں معاف ہو کر جہنم میں داخل ہو گئے۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ ان کے لئے توبہ کی گنجائش ہو۔  
 یہ کہ یہ سب باتیں اہل علم کے ہاتھ سے نہ آتی تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔  
 یہ کہ ان میں سے کچھ لوگ توبہ کی گنجائش میں نہ آتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔  
 یہ کہ ان میں سے کچھ لوگ توبہ کی گنجائش میں نہ آتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔  
 یہ کہ ان میں سے کچھ لوگ توبہ کی گنجائش میں نہ آتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔

یہ کہ ان میں سے کچھ لوگ توبہ کی گنجائش میں نہ آتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔  
 یہ کہ ان میں سے کچھ لوگ توبہ کی گنجائش میں نہ آتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔  
 یہ کہ ان میں سے کچھ لوگ توبہ کی گنجائش میں نہ آتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔  
 یہ کہ ان میں سے کچھ لوگ توبہ کی گنجائش میں نہ آتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔  
 یہ کہ ان میں سے کچھ لوگ توبہ کی گنجائش میں نہ آتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔  
 یہ کہ ان میں سے کچھ لوگ توبہ کی گنجائش میں نہ آتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔

یہ کہ ان میں سے کچھ لوگ توبہ کی گنجائش میں نہ آتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔  
 یہ کہ ان میں سے کچھ لوگ توبہ کی گنجائش میں نہ آتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔  
 یہ کہ ان میں سے کچھ لوگ توبہ کی گنجائش میں نہ آتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔  
 یہ کہ ان میں سے کچھ لوگ توبہ کی گنجائش میں نہ آتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔  
 یہ کہ ان میں سے کچھ لوگ توبہ کی گنجائش میں نہ آتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔  
 یہ کہ ان میں سے کچھ لوگ توبہ کی گنجائش میں نہ آتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں نہ تھیں۔

یہ جذبات اور اسے خالق سے خود درود تکلیف کی حقیقت پر دلچسپی ہے۔ صورت  
عظام میں اس حقیقت کو تکلیف کا تاثر بدل کر اس کی طاقت سے پہلے تحریرات ہے صورت  
علا کا بھی مقابلہ میں کہ جس قسم کو اس کو معلوم ہے کہ تشریف مسرت کے موقع پر درجی





[illegible][illegible]

1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 84

— 21 —

۱۔ یہاں پر ایک اور بات فرمائی کہ اگرچہ یہاں پر ایک ہی نام ہے مگر اس کا مطلب مختلف ہے۔  
۲۔ یہاں پر ایک اور بات فرمائی کہ اگرچہ یہاں پر ایک ہی نام ہے مگر اس کا مطلب مختلف ہے۔  
۳۔ یہاں پر ایک اور بات فرمائی کہ اگرچہ یہاں پر ایک ہی نام ہے مگر اس کا مطلب مختلف ہے۔  
۴۔ یہاں پر ایک اور بات فرمائی کہ اگرچہ یہاں پر ایک ہی نام ہے مگر اس کا مطلب مختلف ہے۔  
۵۔ یہاں پر ایک اور بات فرمائی کہ اگرچہ یہاں پر ایک ہی نام ہے مگر اس کا مطلب مختلف ہے۔

نہ ہر قسم کے پیار سے صرف — بلکہ عشق ہی — تم سے — میں نے

[illegible]

مورتی اسلم مخالفت کرے گے۔ کائنات

[illegible][illegible][illegible]



اور تقویٰ کے لئے خالی ہونے والی جگہوں کے تشبیہ و تمثیل سے بھی مراد یہ ہے کہ

ان کے دل پر جو کچھ مہلک باتیں لکھی ہوئی ہیں، ان سے بھی معافی ہو جائے۔ پس یہ کہ  
 کچھ نہ ہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ لکھا گیا ہے، اس سے ان کو معافی ہو جائے۔  
 اس پر شریعت کی نکتہ ہے۔

یہ تہنیتی نہیں اس مہلک شے، لیکن اس کی طرف سے آئین

و اعوذ باللہ من شرمہ اللہ رب العالمین





[illegible]

(۲) سے ششہ : لوہوں کے لئے حد ۱۱۰۰ پیمائے ہے، یعنی ۱۰۰۰۔

[illegible]

۱۔ زبان و ادب کا ادنیٰ ہے۔ ۲۔ مکتبہ کی نامی کا مکتبہ جو کہ عربی و فارسی کی کتابوں کا مرکز ہے۔

تسکین دے۔ بھگت - سب انسان، حمایت کے لئے پورے دنیا کی زبانیں،

میں نے جتنی اور "ہا۔۔۔" یا "ب۔۔۔" سے اپنی خدائی کائنات پر یاد دلانے کی ہے۔

[illegible]

یہاں پر ایک نیا نیا شہر بن رہا ہے جس کا نام ہے "نئی دہلی"۔

... ..

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

— سب سے پہلے یہ کہیں گے کہ یہ سب کچھ کون کر رہا ہے؟

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

375

3.  $\frac{1}{2} \leq \frac{1}{2} \leq \frac{1}{2}$

ماہنامہ

۱۔ سنیان و سنیانہ کو سب سے پہلے نشانی دینا چاہیے۔

۱۱)  $\frac{1}{x^2} = x^{-2}$   $\frac{d}{dx} x^{-2} = -2x^{-3} = -\frac{2}{x^3}$

[illegible]









در شاہی میں رنج۔ تھیں سے حواف طاوت کو نے والے بہت میں چھوے چھوے  
مسندوں کے لئے بھونک رہا تھا۔ اسے اسے جس میں مقامی سال کے لئے حال کی یادوں  
کا۔ چنے۔ کے بہت میں نہیں اس بات کے لئے ہر سے اسے کہتے ہیں۔ لئے اپنے ہیں اس  
میں تھی اس بہت کی فکر سے تھکا ہوا دنیا میں کسی دہائی کے اعطاء کا احساس بھی ہے۔  
اس میں یہ جرات کہیں کہ اس بات کے لئے آواز دے۔ سارے گروہ اس میں یہ آدمی  
بھی ایسا نہیں ہے جو اس بہت کے لئے اپنی ترہائی دیکھو یہ حاصل چھوڑیں اس کی جرات تھی۔  
خود اور دیگر کاموں میں تھی اس لئے کہ وہ اس میں ہوں۔ اللہ کا وہ دو مسلمان پاک اس میں سے ساری  
دنیا کو پہنچانے کے لئے اس بات کے خلاف جو دعوات جاری تھی اس سے دکان۔ اس کے سامنے دنیا کی  
لڑتیں یہ دعوتیں لائیں اس میں گمراہوں سے سب کو ٹھکرا دیا اور اس نہایت کے دور میں اپنی بات کو  
فطر۔ میں لا۔ اللہ سے برتر نہ اور تھیں ہندوں کی یہ دعوت جس کو پیغمبروں کی جہالت  
کہا جاتا ہے دیا ہے کچھ اس کے لئے آئی تھی دنیا سے کچھ لینے کے لئے نہیں آئی تھی اس کی کوئی  
دلی غرض تھی انہوں نے دوسروں کے بطن کی خاطر یہ کچھ لینے کے لئے نہیں آئی تھی اس کی کوئی  
کی خاطر اپنے گھر کو ہارا۔ انہوں نے وہ مری خوشحالی کے لئے اپنے متعلقین کو فخر دیا ہے جس  
جناں کیا۔ انہوں نے انہوں کو کھٹ پھانپا اور ہلاک کو مناسف سے محروم کیا۔ ہر دل اللہ سے ساری یا  
کے فریبوں کے لئے رزق کا انتظام کیا اور اپنے خاندان کو قیامت تک کے لئے اس سے محروم  
کر دیا۔ کیا دنیا کے ہمارے اس میں اس کے لئے مری غرض کی مثالیں ملی سکتی ہیں؟

پیغمبروں نے اپنے اپنے زمانے میں اپنی اپنی قوموں میں طلش پیدا کی۔ جو ان کو محسوس  
کیا کہ جو دور حال میں ہے اس میں یہ جو قومیں ہیں ان کے کاوی تھے اور یہ بھی نیکو سوار ہے تھے  
اور یہ بھی نیکو سوار پاتے تھے ہیں سے پیغمبروں کی اس دعوت کو پیغمبر کے خلاف سخت  
مخالفت کیا اور بلائی نکالت کی کہ اس میں سے ہمارا جیش کدو گروہ اور جادی یہ خراب نہ۔ لیکن  
جو مریس آتے تھے وہی دیکھتا ہے وہ۔ والوں کی پروا نہیں رہتا اور اس کو کسی کی مدد پر ترس  
نہیں آتا۔ پیغمبر اسلام کے شخصی کدو تھے اور دنیا کو وہ بڑی گوش سے بیروں کرنا چاہتے تھے  
تھے۔ دنیا کے گروہ میں اس لئے کہ وہ اس کے لئے یہ بول رہے تھے کہ ان کے لئے یہ اس کو  
تھک تھک کر سلا یا مگر پیغمبروں نے اس کو اس کو سمجھو اور غفلت سے بیروں کر دیا۔ چھوٹی چھوٹی

میں نے ان کے لئے ایک اور کام کیا ہے۔ ان کے لئے ایک اور کام کیا ہے۔ ان کے لئے ایک اور کام کیا ہے۔

ان کے لئے ایک اور کام کیا ہے۔ ان کے لئے ایک اور کام کیا ہے۔ ان کے لئے ایک اور کام کیا ہے۔

### نہایت کا مہا پیر

اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔

اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔

اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔

اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔

اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔ اس کا نام ہے۔





میں وہاں سے میں حضرت شہ عسائیہ میں شریف کے لئے آپ کے پاس گیا۔ وہاں سے دوسرے  
پہنچ کر کے بعد پرانی طرف سے آیا۔ شہ کا۔ آپ سے ملا۔ تھکے سے پہنچ کر وہاں کی تمام  
گروہوں میں ہر مدد حاصل کیا۔ چنانچہ ہر حکم دیا۔ قیام کیا۔ اور وہاں سب سے دوسرے  
ماتیں میں اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے شہ کے لئے شہ کے لئے شہ کے لئے  
جی جی میں اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے  
اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے  
اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے

۱۔ پتھر پتھر کے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے  
میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے  
اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے  
اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے  
اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے

۲۔ اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے

۳۔ اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے

۴۔ اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے

۵۔ اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے  
۶۔ اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے  
۷۔ اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے  
۸۔ اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے  
۹۔ اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے  
۱۰۔ اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے اس میں شہ کے لئے





یاں اور تھیں، ہر ایک سے بے حد

[illegible]

۱۔ یہ سب سے زیادہ پرانی اور سب سے زیادہ پختہ ہے۔  
۲۔ یہ سب سے زیادہ پرانی اور سب سے زیادہ پختہ ہے۔

[illegible]

## غار حرا سے ضووع ہونے والا آفتاب

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الانبياء  
والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين

حضرت امیر جبل نور پرچہ حاضر اس سے غار پرچہ "غار حرا" کے نام سے مشہور ہے۔  
کھڑا ہوا یہاں تک کہ میں نے اپنے دل میں کہا، یہی جگہ ہے جہاں خداوند کریم نے حضرت  
محمد مصطفیٰ ﷺ کو ظہری کا شرف دیا اور پہلی مرتبہ وحی نازل فرمائی، پس اچانک ہے کہ  
میں نے وہ آفتاب ضووع ہوا جس کی کرنوں نے دنیا پر نور برسا دیا اور اسے ایک نئی روشنی بخشی،  
یہ عالم ہر دن ایک نئی شمع کو شرف آدیہ کہتا ہے۔ لیکن سطور بیشتر اس صبح میں نیا پن مارتا ہے نہ  
کوئی قدرت اور نہ ہر صبح۔ عادت میں مسکوں کی آمد سے اساتذہ جو گہنے ہیں مگر انوں  
کی خیر کو درمیان فرق کس آتا اور دوسروں کی ہستی جو کسی ذرا بے عظمت میں پڑی رہتی ہے۔ کیا شمار  
ہے جیسے تاریک دلوں کا اور ایسی جہنمی مسکوں کا۔ بلکہ اس ذمہ سے حقیقی معنی میں صبح نمودار ہوئی  
تھی جس کے نور نے ہر چیز کو چمکا دیا اور اس کی "مدد" سے گونجا چکا اور اسی صبح سے تاریخ کا درخ  
مزا اور رونق کا رنگ بدلا۔

اس صبح سے پہلے انسان زندگی کا مہلکی پہرہ کاوا تھا اور اس کے مرد و عورتوں سے پہلے ہمارے  
بہاری قتل پرچہ ہوتے تھے۔ مرد کو یا نہ متقل، یا درمل ہو رہے تھیں انوں کا مجموعہ ہی ہوتی تھی  
مقتل پر قتل چمکتے تھے، جس کو کھوئے تھے، مگر بدولت، سدا جارتے تھے جسے وہاں متقل خدا  
جس کو آفرین دلائے جس نے اے میں ہر مسکین عاثر تھے، ظلم انسان متقل تھے جس کے قتل  
نوٹ نے میں قدرت کی شاندار اور زندہ کے عبرت فیض حواث اکام ۱۰ چمکتے تھے، عداوتیں  
متقل تھیں جس کو بدوئے کار لانے سے تعمیر و تربیت کا علم اور ماحول اور سورج کی کے اثرات



بشرافا کی اخلاقیات و محاسن نے اس کے چہرہ نگاروں سے خوشتر یہ تھا کہ اس باتوں میں دخل نہ دیتے تھے۔  
 بچہ تھی مگر صدیقوں نے اپنے منہ سے یہ بات نہ کہی تھی۔ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 سے محبت نہ کر سکتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 یہ کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 وہی نفس نفس و سر میں تہذیب و اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 بعد اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 اس حد تک کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 سخت نہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے رشتہ کی بنیاد پر اس کو سزا دے دی ہے۔ یہ بات کو اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 جاتی ہے۔ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 سے اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 کرتی ہے۔ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی

حق اہل اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 آپ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 میں اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی

اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 حرف نہ تھا اور اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 آن اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 حاصل اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 مظلوموں کا حال اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 رہا اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 ہنسنا اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 طرح بھڑک اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی  
 کا قہر اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی سب سے پہلی بات تھی کہ اس کی

صاف ہو رہے تھے۔ ہاں بہترین طور سے تو مری کی تہذیبی طور عالم کی فراہمائی کی مارک ڈھک  
 اور اس سے عمدہ ویرا۔ ۲۰۰ کے دور جو غصہ کل تک صرف کسی ایک قبیلہ مالک شہر کا شہسوار شمار  
 تیاں باقاعدہ بڑی بڑی مملکتوں اور ایسے ایسے ملکوں کا تھیں ثابت ہوا حقوت شوکت میں  
 یکتا تھے۔

اس نئی سے سب سے دوسرے کاہوں کے نقل کھولے اور اس میں از سر نو چیل چیل اور وقت  
 بعد کی حالات علم کی کساد باز مری اور مصلحتیں کی کسپی اس حد تک پہنچی تھی کہ مصلحتیں کو کسپی  
 رہی تھی اور نہ مصلحتیں کو آپ نے علم کی قدر و قیمت یاد دلائی، اہل علم کا سوجھ بھلا اور علم دین  
 کا، یہی قتل سمجھایا۔ چنانچہ لوگ درس کا درس کی ترقی کے لئے دے دے تھے۔ وہ دے دے تھے کشتوں  
 دو گئے، مسلمان کا ہر گھر پر جانے لگا ایک سہوہہ در سر بہن گیا۔ ہر مسلمان اپنے حق میں معلم  
 اور دوسرے کے حق میں معلم بن گیا، کیونکہ ان کا دین خود طلب علم کے لئے سب سے بڑا محرک  
 تھا۔

آپ نے اسی نئی سے عدالت کا قتل فتح کیا۔ اب یہ قانون وہاں اس قابل تھا کہ اس پر  
 ایک منصف جج کی حیثیت سے احکام کیا جاسکے اور ہر مسلمان حاکم ملتی ہوئے کا انصاف شعرا حاکم  
 تھا اور یہ سچے مسلمان سب کے سب محض اللہ کے لئے تھے شہادتیں دینے والے تھے، جب اللہ  
 اور آخرت کے حساب کتاب پر ایمان استوار ہوا تو عدل و انصاف کی فراہمائی ہوئی۔ بے  
 انصافیاں اور بد حالگیاں کم سے کم تر ہو گئیں اور جھوٹی شہادتیں اور ظالمانہ فیصلے ناپید ہو گئے۔  
 خاندانی مضامین جو اس قدر ہر ہو گئے تھے کہ باپ بیٹے کے درمیان، بھائی بھائی کے  
 درمیان، شوہر اور بیوی کے درمیان جھگڑتیں اور کشاکشیں کامیاب نہ ہو سکتیں۔ پھر یہ پھلری  
 خاندانوں کے گھر و میداں سے گھر گھر معاشرہ کے وسیع میداں میں بھی پہنچ گئی تھی۔ یہی کشت  
 کشت ہو کر ہر ملک کے تعلقات میں بھی پہنچی۔ حاکم اور ملت کے تعلقات میں بھی پہنچی،  
 بڑے اور چھوٹے کے خاقتات میں بھی پہنچی۔ یہ حال تھا کہ باحق کسی طرح نہ  
 چھوڑنا چاہتا تھا اور دوسروں کا حق کسی طرح و بے جا ہاتھ خود کو کوئی چیز خریدتا تو ناپ تول  
 میں درجہ دہی اٹھنے پر ہر ایک میں سے نظر رکھتا تھا لیکن اگر دوسرے کے ہاتھ کچھ بچتا تو کم  
 سے کم اپنے اور تولے میں پھری پوری مہارت ہم پہنچاتا۔







خارجہ پر غصہ، کفر، بدنامیاں، بے دخلی میں سوچ، باتھائیں اپنے اہل خیالات اور عہد رفتہ کی یاد میں اتار عرق بہاؤں کو تھوڑی دیر کے لئے اپنے وجود سے ہٹ کر لے جبر ہو گیا۔ میرا تصور ٹھہر چکا، خول ہو، چپے رہا، بے اثر، کر لگ لے گیا۔ میری نگاہوں میں اس مہدی کی عسوی سلاخی زندگی کی تصویر پھرے لگی، میں اس کا راج، اس کا ہر ایک ملک، وہ داخل دیہے لگا ہوا، اہل ہیرا محسوس ہوئے، لگا کہ وہی زندگی میرے چاروں طرف چمکی ہوئی ہے اور میں اس کی رون کو، رخصتوں میں سانس لے رہا ہوں، وہی ماحول تصور میں مجھے اپنے زمانے کا خیال آیا، میں نے حلقہ میں آگئی، میں سانس جتا رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ آج بھی زندگی کی کامیابی اور خوشی میری ہے، دراصل وہی پرانے قسم کے تارے پائے نظر آ رہے ہیں۔ مسائل میں پھیلاؤ اور تنازعات کہیں نہ تھیں اور اسی نسبت سے الجھاؤ اور جھڑپیں بھی بڑھتی ہیں تو کیا اس حالت میں بھی اس پالی گئی سے یہ سب لٹل ٹٹل سکتے ہیں؟

یہ سوال میرے دل میں پیدا ہوا، میں نے کہا کہ بس تک ان تاروں کو ابھی طرح، کچھ جوں کر کے ان کی حقیقت نہ معلوم کروں مجھے کوئی حجاب نہ ملتا ہے۔ چنانچہ میں نے جو ان تاروں کو ہاتھ لگایا وہ حقیقت مکمل کر سامنے آ گئی کہ تارے نئے نہیں ہیں، وہی ہمارے ہیں صرف رنگ اور فن نیا ہے، اور یہ وہی چھیدیں ہیں اور الجھنیں ہیں، ان کی جڑ تو وہی ہے پرانی ہے۔ راج بھی اصل مسئلہ فرد کا مسئلہ ہے جو ہمارے دوسرے مسائل کا سراپا ہے، ہر ایک ہمیشہ انسانی زندگی کا اصل مسئلہ رہا ہے۔ کیونکہ فرد اور صفت ہے جس سے ہر کئی اور حکومت بنتی ہے اور اس کا حال آج یہ ہو گیا ہے کہ دنیا اور وقت کے ہر کسی چیز سے مطلب نہیں ہے۔ اس دنیا کی قدر و قیمت اس کی فکر میں حقیقت سے بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ مذمت اور خواہشات کی بددیگاری حد سے گزرتی ہے، اور جسے پروردگار سے ناخوہی کی رسالت سے اور عقیدہ آخرت سے رشتہ بالکل فوت چکا ہے، اس میں فرد کا بچاؤ نہیں جو موسیقی کے بکار کا رہنما اور تہہ بہ تہہ کی مدد بخشی کا مددگار ہے۔

یہ امر اگر غور سے کرتا ہے تو، بالکل اور، حیرت انگیز دوری کا مظاہرہ کرتا ہے اور اسی سے وقت بالکل روک لیتا ہے، ہر دلی کڑواہٹ میں نکلتا ہے اور اس طرح لوگوں کی تحویک اور پریشان خاطر بناتا ہے۔ یہ فرد مطلق ہوتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ اپنی عقلی کو دور کرے۔ کے





پاس اشاعت علم کے مشورہ رائج ہیں اور یہ دور ایسی تعلیم و تربیت کا دور ہے جہاں کے ہاتھ میں وہ طاقت ہو جس سے فرد کا رخ شر سے خیر کی طرف اور خیر سے خیر کی طرف موڑ دیں کیونکہ ان کے سامنے دولہا نہایت بلکہ روح کی بقعت ہی سے عاری اور بے حال سے نکلیں ہیں۔

ان کے پاس دس کو تعداد ہے اور وہ اس میں ایمان کا پورا لگاؤ کا سامان نہیں ہے ان کے ہاتھوں سے وہ چیز نکل چکی ہے جو عہد وجود کے ہر ایمان رشتہ جوڑے میں زندگی کے ساتھ اس زندگی کا تعلق قائم کرے۔ اور وہ یہ کہ وہ ایمان کو اپنی جگہ کرے اور علم کو اخلاق سے وابستہ کرے۔

ان کے روحانی مائلاں، اندھی مادے اور مرد عقل نے تو اس حد تک پہنچا دیا ہے کہ خیر سے جانی کا آخرت بھی اپنے ترنم میں قطع کر لینا چاہتے ہیں جس کی بدولت خیر یوں سے انہیں ہٹ کا پورا کتبہ صحت و وجود اور ہر اکرم کا فرض ایسا ڈھور اور کم ہوسکتا ہے۔ طے انگوشت اگر اس وقت دنیا کی متضاد طاقتوں سے خوفناک چھپا رہی ہے ساتھ جنگ کا میدان گرم کیا تو پانی بھریں گے پھر وہاں آتے پہلے یہ وہ نہایت کا خالق کر دیں گے۔



قرآن نے اسے شرف کمالات اور صدک کمالات بتایا  
وَلَقَدْ نَكَّرْنَا بِسْمِ اِذْكَ وَحَمَلْنَاهُ فِي الْغَبْرِ وَرَوَّيْنَاهُ  
بَيْنَ الْعِصْبَةِ وَالْجَنَّةِ عَنْ كَتِفٍ يُمْشَى حَقْلًا يُعْبِلَا ۝

۱۱۰ سورہ ۱۰۰

(ترجمہ) اور ہم نے نبی آدم کو عزت دی اور ہم نے انہیں حق تعالیٰ اور یادوں میں سوار کیا اور ہم نے ان کو نہیں چھریں و ملائیں اور ہم نے ان کو اپنی بہت سی مخلوقات پر پوری نصیحت رکھی۔ اور اس ارشاد نبوی ﷺ سے یاد انسان کی عزت اور عظمت کے بارے میں جانتا جا سکتا ہے کہ

المخلوق عباد الله فاحب المخلوق الى الله من احسن الى عباده (ترمذی)  
(ترجمہ) اللہ کی مخلوق خدا کا کتب ہے اور اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس سے  
کے ساتھ اچھے سلوک کرتا ہے۔

انسانی حالت اور اس کی عزت کے درمیان قریب الہی حاصل کرنے کے طے ہیں۔  
حدیث میں ہے کہ اگر مومن اپنے لیے حضرت ابو ہریرہؓ سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ  
اللہ تعالیٰ قیامت میں پوچھیں گے اے آدمی میں تیار ہوا تو اے میری عبادت نہیں  
کی؟ آگے نہ آیا؟ یا رب؟ پھر تو رب العالمین تھے میں آپ کی عبادت کیسے کرتا؟ اس پر ہند  
مندان فرمادیں گے کہ کیا تمہیں علم نہیں ہے میرا ظاہر خدا ہے اور دگر ختم ہے اللہ کی عبادت نہیں  
کی؟ کیا تمہیں مسئلہ نہیں؟ اگر تم اس کی عبادت نہ کرتے تو مجھ اس کے پاس پہنچتے۔

اے آدمی! میں نے تم سے کھانا مانگا تو تم نے مجھے کھانا نہیں دیا؟ کہہ کر آیا؟  
آپ خود دنیا کے پیر بار تھے میں آپ کو کیسے علا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے؟ یا تمہیں معلوم نہیں  
کہ یہ فرائض بندہ تم سے جدا مانگا تو تم نے اسے کھانا نہیں دیا؟ اگر تم اسے کھاتے تو  
مجھے اس سے پاس پاتے۔







الحاصل میں ہاں ضرور

فی حرم میں بہا، تہ صوفی کی طرف سے اس بعد اسے سارے تہذیبی دنی کے  
تہذیبی و مادیاتی کے سارے کاتوں کو دھڑکائی گیا ہے اس کے باعث اس کے ملامت  
نے تکلیف ہوئی ہے، اور حرم و عقبہ میں نے بخیر صحت کی ہے اس کے سبب اس کا  
بہلہاں تھا

اس کی وجہ سے اس کے پاس بہا، جو سب سے پہلے جو مجھے "سوئے گا" نہیں دیتے  
ہم مرد سے پہلے نہیں دیتے تھے۔

اس طرح اس کے پاس بہا کی جگہ کو سب سے پہلے اس کا حرم جو نہیں اس رہے گا کہ اس کا  
تہذیبی و مادیاتی کے ملامت کا سب سے پہلے اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ  
کے لئے ہے تھوڑے "اور اس کے پہلے" پر مبنی ہے "اس کے پہلے" کو "تہذیبی"۔

اس واقعہ کے بعد اس کے ملامت کا سب سے پہلے اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ  
تہذیبی و مادیاتی کے ملامت کا سب سے پہلے اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ

رسول اللہ ﷺ کے بعد سے اس کی طرف سے اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ  
تہذیبی و مادیاتی کے ملامت کا سب سے پہلے اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ  
اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ  
اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ  
اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ  
اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ

اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ  
اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ  
اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ  
اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ  
اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ  
اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ اس کے پاس بہا کی ہے۔ اس کے بعد یہ

میں سے تو جوں اور وار۔ تے بخت کی کریم بھیک کی بدایا تے کے سے صریح سر سے کی نہیں  
 ملا۔ کہ سوں قصبہ کے سے دیکھیں راجہ ادوہ کی لڑائی کی حمت مسدود کا باب  
 عروہ سے پاک عہد ۱۵۵۰ کے سلسلہ میں ملو۔ عروہ صرف ایک وقت پیش کیا گیا ہے۔

حضرت سید احمد علی سے نہ محلوں حضرت مر کے پاس تھے کہ یہ کی پار یہ  
 حضرت علی سے لیا دیں۔ آپ سے۔ لکھتے پاتا آتے ہوئے کہا، عمر بن خطاب سے حضرت محمد  
 بن ابی بکر سے۔ اس میں میرا خدا۔ افسانے نکل آئے اور فوٹوں سے سے دیکھیں بھی۔ مگر محمد بن ابی بکر  
 اللہ سے اپنے لئے کہ کچھ ایسا ہو۔ وہ جب قریب آئے تو میں نے انہیں پہچان کر کہا نہیں  
 کچھ اور انہیں انہیں ہے۔ ان پر وہ کچھ دواں ہے۔ وہ لگے۔ انہیں نے کہا کہ چائے نہیں کہ میں  
 انہیں، آرمین (شریف، ادا) انہیں میں پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سے کہ کچھ  
 تمہارا بھائی، بنی العباس کو ان کے سید اللہ، تھیں ہی تم کو تمہارا سے اپنے لئے حاضر ہوا میں۔

وہی ہوتا کہ عمر بن خطاب نے اپنے بیٹے کو پورا پورا چھوڑ کر کیا تم نے کوئی جرم  
 کیا ہے۔ اس سے ہی میں جواب دیتا انہوں نے کہا۔ تب کہیں عمر رضی اللہ عنہ سے تمہارا سے  
 بار سے میں لکھا ہے، میں سے، عروہ حضرت عمر کے پاس میں صریح ہو گئے، حضرت انسؓ ہی کہتے ہیں  
 کہ عمر حضرت عمرؓ ہی کے پاس تھے کہ عمر بن ابی بکر کو ایک ننگی اور چادر میں آتے، کچھ  
 تہ حضرت عمرؓ ہی کہتے۔ ننگی کال کا یہ بھی رہا تھا سے یا نہیں جہاں کے پیچھے پیچھے آئے، کچھ  
 عمر سے لڑنے میں نہیں سے اس سے بہتوں میں یہاں ہوں حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ وہ  
 کے کہ اس کا (من (شریف زادہ) کی فریاد اور ان کے کہتے کہ اس سے اسے انہی طرح مار بھر  
 حضرت عمرؓ نے کہا کہ عمر سے پریشانی تمہارا کہتے کہ اس سے اس سے نہیں مارا تھا، عمر ہی  
 سے سے اس میں مار سے وہ۔ کوہ پڑا ہوں حضرت عمرؓ سے فریاد کر تم نہیں مارنے تو میں بچ  
 میں۔ یہ تا جب تک عمر ہی۔ نہیں بھیر نے پھر فرمایا عمر وہ تم نے لوگوں کو تب سے نظام  
 بنانا کہ میں میں اس سے، نہیں آ۔ جانتا ہوں میں میں اس سے کہ کہ اس میں اس  
 سے۔ کوئی دست چھوئے سے، مجھے نہیں۔

## خواتین کی ذمہ داریاں

محمد بن عبد المطلبين والصلاة والسلام على سيد الالبياء  
والمرسين وعلى آله واصحابه اجمعين اعيادكم

معزز حاضرین و محترم مفاخر اقدس اعلیٰ ارشاد فرماتا ہے۔  
 اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْقَوْمِ الَّذِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُؤْمِنَاتِ  
 وَالصَّالِحِينَ وَالصَّالِحَاتِ وَالْقَبِيْرَ وَالْقَبِيْرَاتِ وَالْمُحْسِنِينَ  
 وَالْمُحْسِنَاتِ وَالْمُحْسِنَاتِ وَالْمُحْسِنَاتِ وَالْمُحْسِنَاتِ  
 فَرَوْحُهُمْ وَالْمُحْسِنَاتِ وَالْمُحْسِنَاتِ وَالْمُحْسِنَاتِ  
 تَنْهَضُوْنَ وَتَجْرُوْنَ عَنِّيْ وَالْاَحْرَابُ ۝۳۰

[illegible]

اللہ تعالیٰ نے ان سب میں رحمت اور کرم کیا لیکن اس وجہ سے کہ یہ لوگ ایسا نہ













معاشرت سے حفاظت نامہ سے اس لئے کہ تقصیل و تفریط سے محفوظ رہے۔  
 طرہ سے لی ضرورت ہے۔

اسلام کو بالکل مدح میں رکھ کر ایک بے فوٹو کے پیش کو سامنا کرنا اس سے مانع نہیں  
 ہے کہ کسی حد تک اس میں بعض غلطیاں اور جزوۃ العرصات سے نکلے، اے عرب! عداوت و  
 بیعتی باتیں نہ کرو، ہمارا راز اس میں ہے یہ کہ اس سے حد کا تجربہ ملے گا جس سے  
 اس میں غلطیاں عرصہ سے نہیں رہی ہو، یہ تھا ہوا، چونکہ وہی و امیرانی تمہارے ہوتے ہیں، آج  
 صاف دیکھ لی و مستعار سے اور اس کو تحکم دے، مراست و آرائش کے ماہرانی ہر قسمی ہرگز اولیٰ  
 میں غلطی نہیں لے کر چلتے تھے، ہرگز غلطی لے کر چلتے تھے، یہ باتیں دیکھ کر  
 خفا میں بھی نہیں، صاف رکھتے تھے، اور بڑے دس مرتبہ تھے، اس وقت وہ مسرت و  
 دلچسپی کے ماہرانی تھے، اس سے بڑھ کر عداوت کی رتی یا نہ ہو، بلکہ اس میں  
 حواہ اور ہمدردی کی رعایت و آرائش کے آواز سے اس سے بڑھ کر ہر حال میں تھا۔

اس کے برخلاف وہ اپنے ابتدائی دور میں بھی اذکار میں تھے، یہی علت ہے کہ اس میں  
 تھے، وہ عاقبت پر تجرہ اس سے بدلی، مسلمانوں کو زبردستی پر نہ کرنا، اس سے  
 اس کی تعلیمات عقائد و اخلاق عالیہ، اور آداب اس سے آراستہ تھے، لیکن شہریہ و معاشرہ  
 کی قیود سے بے باک رہنا، اس وقت وہ اس کے باوجود اس کے ساتھ نہیں آتے، نہ ان کے  
 تھا، اور اس سے خزانہ ان کا رہا ہے، یہ عرب اور مسلمان مسلمانوں سے ایک شک و اتار ہے، اس میں  
 میں وہ نہیں کہیں کہیں ہر مومن کے پاس بہت کچھ وسائل تھے، ان کی زمین، دولت کے  
 مردہ شہروں سے دلی سے اس کے رشتہ، یہودیوں اور عامہ ہم و ہم، کائنات میں بڑی ہے، اس سے  
 طرح سے حالت و اثر و مذہب کی جانسی سے تاریخ کی کتابوں میں قاتل ہے کہ حسبہ کا  
 مرتبہ ہے، بلکہ یزید، طلحہ (اور ان کے ساتھیوں) کے ساتھ اس کے ساتھ بہت سی باتیں  
 ۱۹۹۔ کچھ یہ باتیں جو چاہئے لے لے، ان کی روایتیں ہیں کہ اس کے بعد باوجود چاہئے لے لے  
 ہے، انہوں نے اس کے ساتھ بہت سی باتیں کو حدائق معلوم ہو کہ وہ تو روئے سے اس کے ساتھ  
 یہی مرتبہ و عرصہ ہے، اس سے بڑھ کر اس کے ساتھ بہت سی باتیں اس کے ساتھ  
 کے ساتھ کوئی حد ہے۔

فرض یہ کہ جب قزاقانہ شر، رنج و آقاواں باریہ فطرتوں کو ایک ایسے ترقی یافتہ اور اعلیٰ  
کشتیوں سے ساتھ پڑ جائیں، جیسے، جیسے، رنجی خراب میں بھی نہیں دیکھا تھا، اس لئے اس کا  
پرہیزگاری میں نہیں بلکہ اس کے سب قزاقوں کو جو تھے کہ وہ اس تمدن پر دنیائے وار اور پیدا شدہ  
ہوتے، اس کی جزوئی ہوا اختیار کرتے اور اس پر فخر کرتے ہیں، اس کے تمدن و معاشرت، روزمرہ کی  
ردی، اور حورائے پوشاک کا اختیار کا لہجہ بوجھ جاتا کہ اس کے حصول کے لئے ان کو خود  
شریعت کی نہیں مانتے صرف وہ رواج کے حدود سے بھی تجاوز نہ کر سکتے ہیں۔ اس سب کو ایک  
میشن، ترقی پسند بلکہ بہادر کی اور حقیقت پسندی کی علامت کے طور پر اجیت کرتے ہیں، اس  
سے وہ سب طرہاں پیدا ہوئیں، جو ملکہ پرست، دنیا دار اور تمدن و ترقی کی دہاڑ والے اور تمام ممالک  
میں پیدا ہوتی رہی ہیں، اور تاریخ میں اس کی صد ہا مثالیں ملتی ہیں، اس کے تصور کے لئے ان  
مشرقی ممالک، اقوام کا نقشہ اور ان کا طرز عمل، یکے لہذا کافی ہے، جو مغربی تمدن و ترقی کی نشان کا  
نکار ہو، ان کی خوشحالی، بن بھینس اور زمینوں نے، نئی تعلیمات و احکام اور دین و شریعت اور  
پناہ دہندہ کی روایات سے یکسر آنکھیں بند کر لیں۔

واقعیہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے اس مشکل پر مراوں اور لورٹوں کے باہمی تعاون سے قابل  
پیدا، اس میں بہت بڑا اہل مسلمان خواتین کے ایمان و یقین، معاشرت و یکجہ، دنیا پر آخرت کو  
ترجیح دینے، اور سکھات و نگہداشت صاحب ایمان و صلاح، مستورات کا سامان سامنے رکھنے کا نتیجہ  
تھا مرد و بی امروائی تمدن کی نشان اور اس کے ترقی یافتہ طریق، طرز معاشرت، اور زیب  
ذہنیت کے آلات و وسائل کے اختیار کرنے سے کہتے ہی، ان کے کی کوشش کرتے اور کتنی ہی  
موٹ اور بیخ تغیر بری کی جو تمدن اسلامی معاشرہ و دی، ایمانی تمدن و طرز معاشرت اور اس کی  
نشان سے فکا نہیں کہ تھا، حالہ و اعظمین، و کام و ملامتین، اخلاقی اعتبار سے کرنے و اسے عمدہ  
نوجی کا اور در و فرائض بھی اسلامی معاشرہ، اسلامی شخصیت، اور اسلامی تہذیب و تمدن کی  
حفاظت نہیں کر سکتے تھے، بلکہ ان کو بین کا اسلامی شخص کی حفاظت ہی نہیں بلکہ اسلامی وجود کی  
نہا، میں بھی بڑا حصہ ہے۔

اب بھی قزوینی خاقانہ مغربی تہذیب کی نشان اور بھی نہیں بلکہ نئی، بھرنے والی اور تیزوں  
سے پہلے، انی ہندو نہاد ریب کے مسلم معاشرہ میں رائج اور مقبول ہونے سے بچا سکتی ہے، جو



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## مسلمان کی شان امتیازی

یہ تقریر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے ۲۳ جون ۱۹۹۹ء کو دارالعلوم ندوۃ العلماء کے وسیع پردوں میں منعقد شدہ روزنامی اجتماع سے خطاب ہو کر لکرائی گئی جس میں امت مسلمہ کو امت کے کام کی حقارت خوب خوب سمجھائی گئی ہے اور مسلمانوں کو اپنی دینی اصلاحات، امتیازات، سنت اور دین کی تبلیغ کے لئے اللہ سے ملنے کی ترغیب فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بیان کو امت مسلمہ کیلئے نافع ثابت فرمائے۔

الحمد لله رب العلمین ، والصلوة والسلام علی سید  
المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وبعد

میرے دوستوں پر کلام اور دین سے آگے نہ بڑھنا اور میرے محبوب و کامل قدر  
بمانیو

پہلے تو میں آپ کو لوگوں کو بہارک پہنچانا اس خاص طور پر جنہیں جو پہلے اس بارے  
میں دلچسپی نہ لے سکتے تھے، میں بتا کر ہوا ہی میں، کہ تھی بڑی تعداد میں لوگ یہاں  
نہ تھے، ان کا اتفاق ایک نکل پر ہے، ایک عقیدہ پر ہے، ایک مقصد پر ہے، ایک طریقہ پر  
ہے، اس لیے مجمع ہے کہ جو کرے، یہاں گمانی تہتو نہیں کہ عرفات و کسی کی یاد دلاتا ہے اور  
اس سے بڑھ کر تبلیغ تشریح میں، یعنی کہ امتیاز کی تشبیہ و تلمیح کی سہی رہے



عانتیں نہ کر کے نہ ۱۳۱۰ء میں چلے والے احمدیوں کے ساتھ  
 کے ساتھ ۱۳۱۰ء میں یہ کانپور اور ملتان کے لیے ایک ہی جہاز میں  
 لے گئے۔ ان میں سے ایک شخص کا نام احمد علی تھا۔ وہ احمدیوں کے  
 مسوولوں کے ساتھ ایک قیدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ  
 علیوں کے ساتھ ایک قیدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ  
 لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔

بعض لوگوں کے لیے

۱۳۱۰ء میں احمدیوں کے ساتھ ایک قیدیوں کے ساتھ لے گئے۔

میں "انکس" کے ساتھ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ  
 لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔  
 احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ  
 لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔  
 احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ  
 لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔  
 احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ  
 لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔

یہ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ  
 لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ  
 لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ  
 لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ  
 لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ  
 لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ  
 لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ

اور احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ  
 لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ  
 لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ  
 لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ لے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ

سے تو کسی نے بہتر اور مناسب موقع اور نیا وہ دیا میں اس قول کرنے کا ارادہ سے اور نئی وجہ کے راقی رہنے کا ارادہ سے کہ اس وقت تک اللہ تبارک و تعالیٰ جو کہ حلقہ کائنات سے، وہ خوب جانتا ہے کہ ابھی انسان میں جتنی چیز کی خاصیت موجود ہے، اور یہ شے صحیح راستہ پر نئی کی خواہش سے، آپ جب تین کا، سچ اور عائنہ کا حکم کر رہے، رسول پر چلے گئے، جہاں جس پر میں نے ملک میں چل رہے، اللہ وہ ہو کا سوا کا پھیل چکا ہے کہ، جہاں میں جہاں میں ہیں اور نفی ہیں آپ بھی انہی ہوتے تھیں، مرنے والے مرنے والے کا ہمارا ہوتے نہیں مگر کہ، آپ کا کہہ دینے والے اور اٹھنا آ جائے۔

ایک شخص نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ یہ شاید نہ ہو سکتی ہو، کہ آپ جس ملک میں ہیں، جس سر زمین پر رہ رہے ہیں، اس میں آپ کو عثمان قناری کے ساتھ رہنا چاہیے، "فرمان" سے کہتے ہیں، اس کی شاہ طوں کوئی چاہتے، کہ وہ اس سے عقائد بدل جائیں، صحت بدل جائیں، لایا بدل جائیں، احساسات بدل جائیں، کہ مسلمان اتنی بڑی تعداد میں اس ملک میں ہوں، اور اثر ڈال نہ سکیں، اللہ عالم العیوب والہ باد، ہے اور حلقہ کائنات سے دور فرما رہا ہے کہ۔

ان تعلقوا اللہ بجعلکم فرقانا

(ترجمہ) کہ اگر تم اللہ سے وابہ ہو گے تو تمہارے اندر امتیاز کی شان پیدا کر دے گا۔

ایسا حال طاری ہو جائے گا کہ، دیکھتے ہی لوگوں کی اصلاح ہوگی، اللہ کا خوف پیدا کرنے لگ جائے گا، آئینہ ہمارے، اور قوت، تاثیر کا جو مظاہر ہے، یہ اس بات کی عملی دلیل ہے کہ ہم نے "ان تعلقوا اللہ" پر پورا عمل نہیں کیا مگر "ان تعلقوا اللہ" پر عمل ہوا، اللہ سے ہمیں اور صرف ہمیں، اس کے نبی کی تعلیمات سے رہنمائی کی لائی ہوئی شریعت پر عمل کریں اور صرف عقائد ہی نہیں، اعمال یا کسی چیز، وحدہ ہے، احساسات، تعلقات، وہ حلقہ و کردار اس میں دو فرق ہو جائے، جو ہم سے مطلوب ہے، پھر تمہارے ہو گا کہ چھٹیاں اٹھیں گی، اللہ کی سیس پر چھٹیں گے، روز تیری کار خیز بدل کر تیری طرف ہو جائے گا، اور لوگوں کو مسلمان بنانے کا وہاں کی اکثریت کو اپنا سہارا بنانے کا وہاں کو تھا، مشکل ہو جائے گا کہ اسلام تیزی سے پھیلنے لگے گا، مگر گھر چپے چپے بدلنے کا حکم مل جائے گا، اور







[illegible][illegible][illegible]

جس نے ان کو دین کی خبریں طاقی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْكَافِرِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَّهُمْ أَلْحِقَهُمُ

(ترجمہ) کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں سے ان کے جان و مال کو خرید لیا ہے جنت کے عوض میں۔

وہ اس کے بعد کوئی طاقت نہ کوئی مصفحت اور کوئی بھی ان کو خرید نہیں سکتا۔ یہ کفر کرنا ہونا چاہئے مسلمانوں کا، اُمرات یہ ہوتا تو پورا ملک مسلمانوں سے محبت کرنے والا مان کے لئے جان اپنے والا اور اسلام سے لڑا فائدہ اٹھانے والا ہو جاتا، ہر جہاں نہیں ایسا ہوا، اسی طرح ہوا، کہ لوگوں نے دین لیا کہ دین کا دین سچا ہے، ان کے یہاں اصول پستہ کی ہے خدا نرسی ہے، ان میں آفریت شہی ہے، حقیقت شناسی ہے، اور آج جو اسلام باقی ہے، ہر رے کی ملک میں نہیں، ساری دنیا میں ہو باقی ہے، اس میں بہت بڑا اہل اسلام کے نمونہ کی ہے، ایک فرد چلا گیا ایک ایک کون میں ہزاروں لاکھوں لوگ مسلمان ہو گئے، دور نہ چاہئے ہندوستان کی کوئے بچتے، کہ حضرت خولہ بنت اخیوتہؓ (رضی اللہ عنہا) نے آئے اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ مسلمان ہوئے۔ وہاں طریقہ سے میر کبیر سید علی احمدانی کشمیر کے دور وہاں کی اکثریت نے اسلام قبول کیا، ایسے ہی کسی کسی کا، م لیا جائے کہ ایک دو گئے انہوں نے کچھ لوگ تیار کیے اور پھر اس طرح پھیلنے لگا کہ کھنڈر محمد علیہ السلام پھیلا۔ (۱۰۱)

پس ہمیں اپنی زندگی میں ملنے والی بات ہے کہ ”یَسْجَعِلْ لَكُمْ لِفْطَانًا“ دلی صورت پیدا ہو جائے کہ خدا شانِ امتیازی پیدا کرے گا، انگلیاں انہیں کی، کان کھڑے ہوں گے، آنکھیں کھلیں گی، اذان دے ہوں گے، اس سے باہر کر لوگ قہہ ہوں پر گریں گے، کہ یہ مسلمان ہیں، اس کے علاوہ یہ ہیں، اس کے احوال یہ ہیں، اس کے اخلاق یہ ہیں اس کے جذبات یہ ہیں، اس کے اندر سادہ یہ ہیں، اس کی خواہشات یہ ہیں، اس کے مہیر یہ ہیں، یہ ہونا چاہئے یہ پیغام نے کر یہاں سے جائے۔

(۱) سورہ بقرہ: ۱۷۷

(۲) قرآن مجید کی تلاوت میں توبہ۔ (۱) اور ایک کر دیکھتے یہ تعداد بتاتی ہے۔

(۳) اس مسئلہ میں حضرت سید محمد شہیدؒ نے لکھا ہے کہ ان کے فناء و موت درجہ کی خدمات کا کمال فراموش نہیں کہ جہاں سے ان کا ذکر ہو، وہاں ایمان کی خبر دینی اور اسلام کا نور پھیل گیا، تحصیل کے لئے جاکر، اور ہم کی کتاب ”سیرت سید محمد شہیدؒ جلد اول“ ص ۱۴۴۔ جب جہان کی یاد دہانہ ملے۔

مزید اس وقت کہ آپ کی ضرورت نہیں سمجھتے، نہ امت تبلیغ کے جو امور ہیں، نہ ایسی  
حکومتیں، اس پر کچھ کچھ کہیں نہیں کہ اس پر بہت کچھ چاہیہ ہے، اور جو روحیہ ہو گا وہ بھی بہت  
یہ کہ اس کے دل میں سے سکھایا ہے، آپ بھی دیکھتے ہیں، لیکن یہ بات سمجھ کر  
بھولنے کا۔ بعد اس کو اپنی رو میں بانہ لکھتے کہ آپ کی زندگی میں ایک اختیار ہونا چاہیے، ایک  
کچھ ہوا فرق ہونا چاہیے، اس کے لئے قرآن حکیم کے الفاظ سے جو کہ کوئی دوسرا ایسا عقد ہو ہی  
نہیں سکتا، یہ ہے "فرکان" کہ آپ کی زندگی میں ایک فرقان ہونا چاہیے، یہ ہوا دیکھئے کہ یہ  
مسلمان ہے، یہ مسلمان کا کام نہیں، یہ بائیس ہزار باوقعات ہیں تاریخ میں، کہ مسلمانوں سے  
وہ بھی ہو گا کوئی شخص کہ ملکہ تھا، کہ ایسی بھی کوئی قربانی، دیکھتے ہیں، ایسی بھی کوئی مدت نہ سکتا ہے، یا یہ  
بھی کوئی ایثار نہ سکتا ہے، لیکن مسلمان نے یہ، تاریخ میں سب موجود ہے، یہ دیکھا کہ یہ جو  
ہر ذی (اسلام) میں محفوظ ہے، مسلمانوں کے، یہ اختیار ایک ممتاز اور سیاری طرف اہل  
دین ہزار ہا ہزاروں کہ ان میں مسلمان ہے، میں بتاؤں میں آپ پر جو میں مسلمان نے فتح پانے  
کے بارہ دیکھے، ہم کا ملک کیا، کیسی اسلامی جد روی کا مظاہر کیا، کہ لوگ ہوق، ہوق مسلمان  
ہون شروع ہو گئے، اور انہوں نے کہا کہ ہم کو مسلمان کر چکے، جو لوگ نے آئے تھے وہ کہہ سوں  
نہیں، اور اس نام قبول کیا۔

انہی باتوں پر ہندوستان میں محفل ہر رے اوپر دینی اور اسلام کا حق کو نہیں ملک و وطن کا حق  
 بھی ہے۔ یہ سب حال ہمارا وطن ہے، اللہ نے ہم کو یہاں پیدا کیا اور ہمارے لئے اس سرزمین کا  
 اکتاب کیا، اس کا بھی حق ہے، آدمی کو اپنے گھر سے محبت ہوتی ہے، یہ سب محرم ہے، اس میں  
 ہمیں قیود و طرز عمل اختیار کرنا چاہئے کہ لوگوں کی اصلاح ہو، بلکہ مذہبوں میں انقلاب آ جائے،  
 یہ ظلم و ستم جو سماجی و دینی میں تو ہوتی رہا ہے کبھی کبھی ہمارے ملک میں بھی ہو رہا ہے، ہندو  
 بھی سیاست کے راستے سے، کبھی حکومت و اقتدار کے راستے سے، کبھی مفصلہ و مقابلہ کے ذریعہ  
 سے۔ یہ سب ہندو، انصاف نہیں دے رہا، خدا کا خوف عام ہو تو لوگوں میں ایک نہ انداز کریں یہ لہو، اندھ کا  
 خوف پیدا ہو، انسانیت کا احترام ہو۔

یہاں مجھے صرف یہی کہنا ہے کہ اور اس بات پر فخر کرنی ہے کہ آپ یہاں سے یہ عہدہ  
 یہیں کر کے جائے اور جانے سے پہلے یہ طے کر لیں اور تو یہ کر لیں کہ ہم کابینہ کی زندگی ایسی

جانی ہے کہ دنیا میں ہمیں وہ چیزیں انہیں بخلا کر دے انہیں کہ جن کی طرف جہاد ان سے سکھو جو ان سے فائدہ اٹھاؤ، جب جائز لڑنا، لہذا یہ وہ جہاد اور طرح سے انہیں اب تکلیف ہوگا، ہر صورت سے مبارک ہوگا، وہ انہیں بھی مبارک ہے، اور نہایت مبارک ہے، یہ معصومی بات نہیں ہے۔ کہ اللہ کے نام پر اور دین کی اہمیت پر فائق بڑی تعداد میں لوگ جمع ہو جائیں، یہاں پر اللہ تعالیٰ کا فضل ادا کرتے ہیں، اور شکر کرتے ہیں، اور معلوم ہندوؤں اور مسلمانوں کے ہاتھوں کی مدد پر خوش ہو رہی ہوئی کہ آج یہاں اتنا بڑا اجتماع ہو رہا ہے، یقین اس کے۔ ماضی قریب کی بڑی ضرورت ہے کہ آپ کی زندگیوں میں انقلاب آئے، اور یہ انقلاب لازمی نہ ہو بلکہ متحد ہو، کہ دیکھ کر لوگ متاثر ہوں، لہذا ان کے اعتبار سے بھی، انہیں اخلاق کے اعتبار سے بھی، اعمال کے اعتبار سے بھی، معاملات کے اعتبار سے بھی، اور لوگوں کے اعتبار سے بھی، اور کوششوں کے اعتبار سے بھی، اور ہر طرف سے آپ کی زندگی سب کے لئے مثالیں دلو، بنے اور دعوت اسلام کا کام دے، مصلحتا طیس کا کام دے، اور مصلحتا جس کی حیثیت ہی کی ہے، اگر وہ لوگ کو سمجھ سکتا ہے تو کیا مسلمان کسی قوم کی کسی آبادی کو سمجھ نہیں سکتا، یہ مصلحتا طیس کا کام دے، مسلمان کے ایمان پر لہجہ ہیں، اگر مسلمان میں اتنی طاقت نہیں، ان میں مصلحتا طیسیت نہیں تو جہاد جہاد ہے، مصلحتا طیسیت بھی ضروری ہے، جہادیت ہوئی چاہئے، لہذا ہمیں اور آپ کو تو فہم دے۔ آمین۔

قائم و مؤسسہ آئی و جرنل محمد علی شاہ

**نصائح:** طالع ۴۴

[illegible][illegible]

ہشتمی ویرا لاشعنت